UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226190

UNIVERSAL
LIBRARY

قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

بعون الله الوهاب المجيب الكتاب العجيب والسفر الغريب المسمى به

دمغ الاكاذيب
لكتاب عين التقليد

الذى صنفه الزكى الالمعى الفاضل اللبيب مولانا السيد يوسف الاديب الاريب

بمطبع [illegible] باهتمام مولوى سيد [illegible] طبع

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَلَّ عَنِ الْحُدُوْثِ وَالزَّوَالِ
وَالْبُطْلَانِ وَالذُّهُوْلِ وَالنِّسْيَانِ وَالْمَكَانِ
وَالْاِمْكَانِ فَلَا تُدْرِكُهُ الْاَزَلِيَّةُ وَالْاَبَدِيَّةُ
اَبَدًا ۞ وَتَقَدَّسَ عَنِ الْكُفْوِ وَالشَّرِيْكِ
وَالصَّاحِبَةِ وَالْوَلَدِ فَلَمْ يَزَلْ اَحَدًا وَفَرْدًا وَ
صَمَدًا ۞ هُوَ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَحَبِيْبِهٖ
وَغَايَةِ خَلْقِهٖ وَسِرَاجِهِ الْمُنِيْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَهُ الْكَرِيْمَ وَكَلَامَهُ الْقَدِيْمَ مِنَ
[illegible]

ترجمہ۔ تمام تعریف ثابت ہے اللہ تعالیٰ کو جو برتر ہے پیدا ہونے اور زائل ہونے اور باطل ہونے
اور غافل ہونے اور بھولنے اور مکان اور زمانہ سے اور نہیں پاتی اسکو ابتدا اور
انتہا ہمیشہ ۔ اور پاک ہے شریک اور مثل اور عورت اور لڑکے سے پس ہمیشہ ہے ایک اور یگانہ اور محتاج الیہ ۔ وہی
اللہ ہے جس نے اتارا اپنے رسول اور حبیب اور غایۂ خلق اور چراغ روشن پر جو محمد ہیں صلے اللہ علیہ
وسلم ہیں اپنی کتاب معظم اور کلام قدیم کو [illegible]

وَمَنْ نَظَرَ اِلَيْهِ بِعَيْنِ التَّخْرِيْبِ فِيْ لِبَاسِ التَّرْتِيْبِ
تمات نَدَامَةً وَّخَجَالَةً وَحَسْرَةً وَّكَمَدًا ٭ اَمَّا بَعْدُ
اَحْقَرُ السَّادَاتِ سَرَاپَا سَيِّئَاتِ الرَّاجِيْ اِلٰى رَحْمَةِ
رَبِّهِ الْغَنِيِّ الْهَادِيْ السَّيِّدُ مُحَمَّدُ الْحُسَيْنُ بِنْ يُوْسُفَ
الْحُسَيْنِيُّ ابْنِ مُقْتَدَاءِ الصُّلَحَاءِ وَاِمَامِ الْكُمَلَاءِ شَيْخِ
السَّادَةِ وَزِيْنَةُ الْمُحْسِنِيْنَ الَّذِيْنَ لَهُمُ الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ
ذِي الْهِمَمِ الْعَلَوِيَّةِ وَالْاَيَادِي الْفَاطِمِيَّةِ ثَمَرُ الْاَمَاجِدِ
وَالْهُمَامِ الْمَاجِدِ شِعْرُ مَا قُلْتُ فِيْ وَصْفِهِ شَيْئًا
لَامَدْحَهُ ٭ اِلَّا وَجَدْتُ ثَنَاهُ فَوْقَ مَا وَصَفَ
خَايِنُ الْحَسَنَاتِ مَجْمَعُ الْبَرَكَاتِ قُدْوَةُ بَنِيْ عَقِيْلٍ سَمِيِّ
اَبِيْ يُوْسُفَ النَّبِيِّ مَوْلٰنَا وَسَيِّدُنَا اَلْحَاجُّ

اور جسنے دیکھا طرف اوس کلام کی خرابی کی آنکھ سے لباس ترتیب مین تو ہوگا شرمندگی اور حسرت اور غم نہانی مین ٭ مشہور ٭ پیشوا و بزرگ سادات ٭ علی رض کی ہمتون والا و فاطمہ رض کی قدرت والا ٭ اولاد بزرگون کا ٭ پیشوائے بزرگ ٭ نہین کہا مین نے تعریف مین اوسکی کچھ کہ مدح کردن مین اوسکی مگر یہ کر پایا مین نے تعریف کو اوس کی زیادہ اوس سے جو تعریف کیا گیا ٭ جامع نیکیون کا ٭ پیشوا سے اولاد علی ؑ ٭ ہم نام یعقوب نبی کا۔

لسنيد يعقوب الحسيني الاورنك ابادي سلمه الله
عن كل شر بحرمة سيدنا محمد خير البشر وحرسه
مجده و اعلى جده اہل اسلام کثرہم الله تعالی کی خدمت شریفہ

مین ایک ضروری بات عرض کرنا چاہتا ہے اور اوس کا سمجھنا چونکہ چند مقدمات
کی تمہید پر موقوف ہے اسواسطے اولا اونکو ممہد کرتا ہے امید کہ حضرات طبقہ اسلامیہ
اپنی عقول دہانیات اور شعریات بلکہ مظنونات مشوبہ بالوہم سے بھی صاف کرکے
اور ادراکات کے عیون مین کحل تجرد لگا کے اوسکے ملاحظہ کیطرف میل فرماوین
پہلا مقدمہ یہ ہے کہ اللہ تعالے وتقدس قران مجید اور فرقان حمید کے اندر سورہ
حجر مین ارشاد فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذكر و انا له لحافظون یہ رد ہے کفار کے
انکار تنزیل اور استہزا کا جو انحضرت علیہ و علی آلہ و اصحابہ آلاف التحیات و التسلیمات
کے خدام ذوی الاحتشام کے ساتھ کیا کرتے تھے اور تسلیہ ہے واسطے آپ کے
یعنی ہم نے باوجود اس کے کہ ہماری شان بہت بڑی ہے اور آستانہ شریف
ہمارا نہایت بلند ہے اس ذکر کو جس کا یہ خبثا* انکار رکھتے ہین اور اوسکے عدم نزول کی
تشہیر تہمت کرکے تیری طرف نسبت جنون کی کرکے اپنا شنہ کالا کرتے ہین ہمنے

یہ شہر اورنگ زیب کا آباد کیا ہوا ہے جو سابق مین حیدرآباد کا پایہ تخت تھا خدا حفاظت کرے اور قدر کی
کو اوسکی بیت اور بڑی ہو عزت اوسکی ۱۲ تحقیق ہم نے اوتارا قران کو اور ہم اوسکے حافظ ہین ۱۲
تسلی دینا ۱۲ * جمع خبیث ۔

تھیرا اوتارا ہی اور ہم اوسکے حافظ ہین - یہان + (لہٗ) کے مرجع مین
اختلاف قدما ہی فرا ** کا یہ قول ہے کہ (لہٗ) کی ضمیر پھرتی ہے آنحضرت
علیہ الصلواۃ والسلام کیطرف تو معنی اسکے یہ ہونگے کہ ہمنے یہ ذکر اوتارا ہی
اپنے پیغمبر پر اور ہم اوس پیغمبر کے حافظ ہین - اور اکثر کے نزدیک مرجع (لہٗ)
کا قران ہی تو اس تقدیر پر اسکے معنی کئی طرحپر ہوتے ہین - ایک یہ کہ ہم اوسکے
حافظ ہین بمعنی اسبات کے کہ اوسکو ایسا کلام معجز کر دیا ہی کہ کلام بشر سے متباین
ہے تو اگر کوئی شخص اوسمین زیادت یا نقصان چاہے تو ضرور ہے کہ نظم قران
مین تغییر واقع ہو جائے گی پس جسکو عقل صحیح ہو گی معلوم کر لے گا کہ یہ زیادت
یا نقصان قران سے نہین ہی - دوسرے معنی اسطور پر ہونگے کہ اللہ تعالے و تقدس
نے اوسکو ایسا محفوظ کیا ہی کہ کوئی شخص خلق مین سے اوسکے معارضہ پر قادر نہین رہا
تیسرے معنی اوسکے محفوظ رہنے کے یہ ہین کہ خلق کو اوسکے باطل کر دینے کی
قدرت نہین اسطرحپر کہ ایک عالم کو اوسکے حفظ کرنے اور درس دینے اور شہرت
دینے کی طرف آمادہ کر دیا ہی کہ آخر یوم + بقا تکلیف تک اوسکو شہرت دیتے چلے جائین
اور وہ شہرت مانع رہی کسیکی تغلیط اور تکذیب سے کہ ایک شیخ مہیب نہایت معزز و
معتبر فی الخلق اگر ایک جائے پر اوسمین سے غلطی کرے تو اوسکو نابالغ بچے ٹوک سکتے
اور کہہ سکتے ہین کہ حضرت سلامت آپکو قران غلط یاد ہی یون نہ پڑھیئے یون پڑھئے

+ یعنی آیہ انا نحن لہٗ ** یہ علم صرف کے امام کا نام ہی + روز محشر -

ایسی حفاظت غور سے دیکھیے تو کسی کتاب کے جہان مین نہین ہوئی جو
کتاب ہے سوا اس قرآن مجید کے اوس مین کچھہ نہ کچھہ تہوڑی یا بہت
تصحیف وتحریف وتغیر داخل ہوگئی ہے اور اس کتاب کا مضمون رہنا
جمیع جہات تحریف سے باوجود دواعے متوفرہ کی یہود ونصاری ومجوس
سے اوس کے ابطال اور افساد پر بڑا معجزہ نمایان ہے کہ تیرہ سو برس اسپر
منقضی ہوئی چشم بد دور ایک حال پر ہے اور اس ایک حال پر
رہنے سے یہ ہی معلوم ہوا کہ جیسے قرآن مجید و فرقان حمید تغییر و تبدیل
تصحیف وتحریف سے فی الالفاظ والکلمات محفوظ ومصئون ہے اسی
طرح وہ ترتیب قدیم ہی جو آج تک بدلنے نہین پائی منظور نظر عالی ہے -
دوسرا مقدمہ یہ ہے کہ حضرت سرور کائنات فخر و شرف موجودات
شفیع ولد آدم ظہر دعوت ہجدہ ہزار عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے ارشاد فرمایا خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ تو قرنی کے لفظ سے ایک اشارہ
لطیف اس بات کی طرف ہے کہ ابو بکر سے لیکر علے رضی اللہ
عنہا تک آن حضرت علیہ وعلی آلہ الاف الصلواۃ والتسلیمات کا قرن

۞ بہت سر دوسے ※ لفظون اور کلمون مین ✠ پشت وپناہ + سرلد اولاد آدم
✤ اچھا سب قرنون مین میرا قرن ہی -

مولانا

ہے۔

کیون کہ لفظ قترگنی مرکب ہے چار حرف سے اور ایک ایک اون میں

سے ہے اون حضرات رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کے اسماء شریفہ

کا آخر حرف ہے (ق) قاف آخر حرف ہے حروف صدیق

یا عتیق کا کہ اونکا اسم شریف قدیم ہے اور (ر) رآ آخر حرف

ہے حروف عمر کا۔

اور (ن) آخر حرف ہے حروف عثمان کا۔ اور ی یا

آخر حرف ہے حروف علی کا۔

اور اس لفظ سے دوسرا اشارہ اس بات کی طرف بھی ہے کہ

عند اللہ مراتب صحابۂ کرام رضے اللہ عنہم کے اسی ترتیب سے ہیں

جس ترتیب سے خلافت واقع ہوئی۔

اور اس لفظ سے دو تیسرا اشارہ لطیف اس بات کی طرف بھی ہے کہ

خلافت ابی بکر اور خلافت عمر اور خلافت عثمان اور خلافت

علی رضی اللہ عنہم کے مجموع ایام ایک قرن ہے اور اوس کو آپ

نے اپنی طرف منسوب کیا اس سبب سے کہ ان چارون کی خلافت کے

جو دن تھے سو ایام نبوت کے ہیں جو کچھہ خاص ہمارے نبوت کے

دن ٹھہرے ہین وہ جامع ہین ان کے ایام خلافت کو یعنے قُرُونُهُم اَجْزَاءُ قَرْنِیْ چنانچہ دوسری جگہ سے ثابت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو کوئی شخص میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنّت پر چلیگا وہ فرقۂ ناجیہ سے ہے اور جو اون کی سنّت سے علیحدہ چلیگا اوس نے خلاف سنّت کیا وہ بدعتی ہے اور جو بدعتی ہے وہ ناری ہے کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ بس دریافت کرلو کہ جو کچھ اون حضرات کے ایام خلافت مین عمل درآمد ہوا ہی اوسکا خلاف بدعت ہی اور ناری ہوتا ہی ازانجملہ ایک امر مہام جمع و ترتیب قرآن ہی جو سارے دین اسلام کا دار و مدار ہی اوسمین کوئی شخص سخافت رائے سے اپنا دخل اوسکے خلاف اجماع کے دینا چاہیگا تو فرقہ ناجیہ سے باہر نکل جائیگا۔

مقدمۂ ثالث

اور تیسرا مقدمہ یہ ہی کہ ایک دن سلطان انبیا خواجہ ہر دوسرا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ممبر مبارک پر جلوہ فرماکر پورب کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ اسطرف سے قرن شیطان نکلیگا سو واقعی صدق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جتنے مخرّبین دین متین سنے گئے سب اوس ممبر کے

ایام خلافت اور سنکے جز ہین میرے قرن کی ۔ ٭ نجات پانے والا گروہ ۔ سب نو پیدا چیزین گمراہی ہین۔ اور ہر گمراہی دوزخ مین جاے گی۔

پورب ہی کی طرف سے نکلے پہلو مین مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی اور طلیحہ اور پچھلون مین یہ ھندی بھی زبان عربی سے محض سترا سینے آبا و اجداد کی علی الرغم چند قذف ریزونکے طمع مین باوجود دعوے اسلام انجیل مقدس کے ڈنکی پر چوٹ لگانیوالے ۔ سلطان المعزین امام العصات عجب ذات شریف ہے کہان کہان سے اپنا سینگ نکالتا ہے آگے نہ ظاہر اسکے کہ قرآن کی بولی ٹھیٹ عربی ہے اگر کسی عجمی کو اوسکے تخریب کے ھتکنڈے سکھاتا تو عقلاء روزگار پر کھل جاتا کہ وہ لعین اپنی قسم پوری کرنا چاہتا ہے لیکن اوس سے کچھ بن نہین پڑتا عجم بیچارہ ایسی لسان عربی مبین کے فہم لطائف ترکیب پر قدرت رکھتا ہے کہ اوسمین اصلاح اور ہیرپھیر کرسے عربی بولی والونکو بہت کچھ درغلاتا لیکن اعجاز قرآن نے اون کے منہ سنگ گران عجز سے کچل دیے سوا اسکے کہ اُضحوکۂ عالم ہین کوئی سعی اونکی مشکور نہ ہوئی ۔ دیکھو مسیلمہ کذاب خالص خلص عربی بولی کا عالم تھا باغوا شیطان لعین چند عبارات عربی کا تک جوڑ کر کیسا مسخرہ اور اضحوکۂ عالم ہوا چنانچہ ایک عبارت اوسکی جسکو کتاب آسمانی کا سورہ کھتا تھا یہ ہے اَلْفِیْلُ مَا الْفِیْلُ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْفِیْلُ مَالَہٗ خُرْطُوْمٌ طَوِیْلٌ وَاِنَّہٗ مِنْ خَلْقِ رَبِّنَا لَقَلِیْلٌ بس سورہ کود یکھئے اور اوسکے دعوی نبوت کو اگر جمیع عرب

ف شیطان لعین + رسوا + باتل کیا ہے بانی اور نہین جانتا کہ کیا ہے بانی وہ ہے جسکو سونگھ ہی لالچ اور حیس کر باتی ہار سے خدا کی مخلوق سے البتہ تھوڑی ہین ۔

سے نکلکر کھبری گیں ٹکڑے کے جنگل مین آنا تو انہ من خلقہ ربنا لفلیل اس سورہ مین سے نکالڈالتا کہ وہان ہاتہیونکا حساب نہین اسپنے گہر مین ٹہیا کلہیا مین گڑ بہوڑ اکیا بعد تمہید ان مقدمات ثلثہ کے وہ بات جسکا فہم متوقف تہا ان مقدمات پر عقلا روزگار کی خدمات عالیہ مین پیش کیجاتی ہے کہ جو شخص قرانِ مجید کی تحریف و تصحیف و تغیر و تبدیل کسی نہج سے چاہے تو بناء علی المقدمۃ الاولی وہ فرقۂ عالیہ ناجیہ سے خارج ہو جائیگا اور جو شخص خلفاے راشدین رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کے متفق علیہ بات کو بدلنا چاہے وہ مبتدعین مین داخل اور دائرۂ سنّت وجماعت سے باہر ہو جائے گا اور جو شخص مبتدع ہے وہ اہلِ ضلالت سے ہے اور جو اہلِ ضلالت سے ہے وہ بناء علی المقدمۃ الثانیۃ ناری ہے۔ اور زمان فیض تو امان نزولِ قرآن سے آج تیرہ سو برس تک کوئی شخص عرب عربا سے یا عجمی قرآن کی تحریف و تبدیل اور مقابلہ پر قادر نہین ہوا اگرچہ شیطان لعین نے اسباب مین بڑی عرقریزیان کین اور موافق خبر مخبر صادق سمبر شریف کے پورب کیطرف سے اپنی فہم ناقص سے کچہہ لوگ اس کار بزرگ اور شغلِ سترگ کے واسطے چہلے تہے مگر سعی انکی بناءً علی المقدمۃ الثالثۃ مبدول نہ ہوئی اور اوّل دور سے اس آخر زمانہ تک جس نے اس خبیث کی اغوا سے سر اوٹہایا اوسکو اسنے ماتجل ہاں مین چہوڑ کر آپ غائب غلا

: یہ ایک بڑا جنگل ہے لکھنو کے اتر کو اسمین ہاتی بہت ہوتے ہین ۔

ﺑ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ۔ + ہیچ مذی

ہوا اور اوس غریب کی زد و کوب پر رحم نہ کہایا یہ لعین ٹہرا بے مروت ہے
اللہ تعالی اسکی اور اوسکی دونون کی مشکین ساتھہ ہی باندہے گا چنانچہ فرماتا
ہے کَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ
مِنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا
أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا وَذَلِكَ
جَزَاءُ الظَّالِمِينَ اب آپ پوچھین کہ اسبات کے مبرہن کرنے کی تمہید
مقدمات کیا ضرورت داعیہ لمجیبہ لاحق ہوئی ہی؟ تو اسکا جواب یہ ہے
کہ تیرہ سو برس بعد اب پھر اوس خرف لعین نے باقتضاے خرافت کہان سے
سینگ نکالا ہی کاکوری سے وہ ایک قصبہ ہی کہ چند بھولے بھولے لوگ ہندی
وہان بستے ہین اون بھولون مین سے ایک کو جنکو شیخ رفیع الدین سعدی کہتے ہین
اوسنے لوری بنایا بہلا اوس سے کوئی کہے کہ اس غریب بھولے کو جسکی مادری
زبان عربی نہین ایسے کام پر کیون آمادہ کیا ہی جسکی جو زبان مادری نہ ہوگی
وہ اوس زبان کے اصطلاحات کب سمجہہ سکتا ہی اور جب سمجہہ نہین سکتا تو
اوسمین اپنا تصرف کیا کر سکے گا۔ کہتے ہین کہ ایک فارسی بان کسی محفل رقص
و سرود ہندی مین حاضر تہا لولی رقاصہ نے گایا موری رنگیلی چھبیلی سینے کہا

یعنی اون یہودیون کا حال مثل شیطان کے ہے جب کہتا ہی انسان سے کہ کفر کر پس جب کفر کرتا ہی کہتا ہی
مین بیزار ہون تجھسے مین خوف کرتا ہون اللہ رب العالمین سے پس ہوگی عاقبت اون دونون کی
یہ کہ دونون ہمیشہ کو آگ مین رہین گے اور یہ جزا ہی ظالمون کی ۔

اغا فہمیدی آغا نے کہا چرا نفہمیدم از شصت سال دہند میماخم او سنے پوچھا فہمیدی
آغا نے جواب دیا و ذکر شش گز بہ رنگین میکنند ایسا ہی سارے السنہ کا
حال ہی اور جب دوسری زبان کا فہم مشکل ہوا اور بغیر کتب لغات اور اوس کی
صرف و نحو کے اوسکے کسی جملہ کا ترجمہ نہ ہو سکا تو اوسمین کچہہ اپنا تصرف کرنا اوسکا
سے خالی نہ ہوگا۔ یہ اوسمین گفتگو تہی جو بندہ کی بندہ سے مٹہ بہیٹر ہوا اور
اگر خدا سے کہین سابقہ پڑا تو معاذ اللہ کیسی تانا بہاری کا ڈر ہے۔ یہ شیخ
زین انکا کو رویہ باغواء رفیق المترفین غالبًا بامید احراز مال سر ترتیب تخریب
پر آمادہ ہوستے اور مآل حال یہ ہی بقول ارباب العرفان والکمال اشعار آئندہ

مَاصَنَعَتْ يَدُ الْاَحْدَاثِ + فِي الشِّيْبِ وَالشُّبَّانِ وَالْاَحْدَاثِ + اَوْذِي الْمُعَافِي
مِنْهُمْ وَالْمُبْتَلِي + وَاَخُوالصَّلَاحِ وَذُوالْفَسَادِ الْعَائِثِ وَالَّذِي
جَمَعُوْهُ طُوْلَ حَيَاتِهِمْ + نَهْبَ الْعِدَا اَوْ قِسْمَةَ
الْوُرَّاثِ + خَلَطَهُمْ بَعْضًا بِبَعْضٍ اَرْضُهُمْ + مَا بَيْنَ
ذُكْرَانٍ وَبَيْنَ اُنَاثٍ + لٰكِنَّهُمْ عِنْدَ الْحِسَابِ
يُمَيَّزُوْا + مِنْ طَيِّبِيْنَ وَاٰخَرِيْنَ خَبَاثٍ +

خبر دی مجہکو کیا کیا قبر زنگی ہاتہہ نے بیچ بڈہون اور جوانون اور بچون کی اور صحت والے
اونہین سے اور بیمار اور صلاح والے اور فساد والا حیران اور جو کچہہ کہ جمع کیا اونہون نے
زندگی بہر اپنی۔ غارت اعدا ہے یا حصہ ہے وارثون کا۔

یَا مَنْ یَسِیْرُ بِمَالِہٖ لَکَ فِی الثَّرٰی ۰ بِیْتَ سَتَسْکُنُہٗ بِغَیْرِ اَثَاثٖ اب عقلاے روزگار پر مکشوف و مبرہن ہو کہ یہان سے شیخ صاحب کا کو روی کے کلمات موجزہ کی (جو اندنون رسالۂ حسن نمبری گیارہ مین مرقوم ہوئی ہین) شرح کاشف العوام لکھی جاتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَبِہٖ نَسْتَعِیْن

بیا باغبان خرمی ساز کن ٥ گل آمد در باغ را باز کن

شیخ رفیع الدین صاحب سعدی ھداہ اللہ الی سواء الصراط کے (جنکا ارادہ قرآن کی نئی ترتیب دینے کا ہے) شاید اسلام کے کمپونڈ (حاطہ) کے باہر ولادت ہوئی ہے کہ باوجود ایسے دعوے بزرگ کے اسلام کے معنی اسلامیونکی تصریح کے محض خلاف بیان کرتے ہین وہ یہ کہ فق لاجہم فطرت خدا کا کام قران خدا کا کلام اور اون دونوپر ایمان لانا اسکا نام اسلام ہے انتھے

قول اول

اوّل تو ایمان کے معنی اہل اسلام کے نزدیک اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب ہین اور اسلام عبارت ہے مرکب اس ایمان اور اعمال جوارح سے یعنے

ترجمہ

اے وہ جو سیر کرتا ہے ساتھ مال اپنی تیرے سیے قبر مین – گھر ہے کہ رہے گا تو اوسمین بغیر اثاثے کے –

فقط اعتقاد لانا اللہ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت اور ماجاء بہ النبی پر ایمان ہے اور ساتھہ اس ایمان کے نماز وروزہ و حج وزکوٰۃ کا التزام کرنا اسلام ہے یہ بزرگ انہین دونون (فطرت اور قرآن) پر ایمان لانے کا نام اسلام ٹھہراتے ہین۔ اور ایسے کوئی پوچھے کہ فقط فطرت اور قرآن پر ایمان لانے کو جب اسلام ٹھہراتے ہو تو ہم پوچھین گے کہ وہ اسلام اسلام کامل ہے یا اسلام ناقص اگر ناقص ہو تو یون کہنا کہ اسکا نام اسلام ہے غلط ہوگا کیونکہ اس فقرے سے متبادر ہی کہ اسلام کامل ہے اور اگر اسلام کامل ہو تو یہ اعمال صالحہ (نماز روزہ حج زکوٰۃ) اسلام سے باہر نکل جائین گے۔ اور اگر اسکا جواب یون دین کہ قرآن پر ایمان لانے کے معنی یہ ہین کہ سب اعمال صالحہ موافق قرآن کے بجا لاوے تو پوچھا جاوے گا کہ یہ فطرت بھی قرآن کے موافق ہوگی یا کوئی چیز باہر قرآن سے اگر وہ بھی قرآن سے ثابت ہوتی ہو تو فطرت اور قرآن دو چیزین علٰحدہ نہ ہوئین جیسے نماز وروزہ وحج وزکوٰۃ الگ الگ نہین ہین۔ اور اگر وہ قرآن سے علٰحدہ کوئی چیز ہے اور قرآن سے ثابت نہین ہوتی تو یا کسی کتاب آسمانی سے ثابت ہوتی ہوگی یا عقل فلسفی کا ایجاد ہوگا بہرحال اونکے نزدیک اسلام عبارت ہوا اعتقاد قرآن اور اعتقاد غیر قرآن سے حالانکہ اسکا نام اسلام کسی مسلم کے نزدیک نہین ٹھہرا۔ سوا اسکے ایک اور خرابی یہان ہے وہ یہ

اللہ تعالے نے ابراھیم علی نبینا وعلیہ الصلواۃ والسلام کو قرآن مجید مین مسلم فرمایا ہے اور بقول تمہارے اسلام عبارت ہی فطرت اور قرآن پر ایمان لانے سے تو ضرور ہی کہ اللہ تعالے نے اونکو بھی اسی معنی کر مسلم فرمایا ہوگا۔ حالانکہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے وقت مین قرآن کا نزول نہین ہوا تھا کہ اوسپر ایمان لاتے اور مسلم کہلاتے۔ اگر یہ کہو کہ قرآن اگرچہ اونکے وقت مین نہین اوترا مگر اونکو حکم دیا گیا تھا کہ تم ہماری فطرت اور ہمارے قرآن پر ایمان لاؤ تو مسلم ہوگے تو اس تقدیر پر بھی بڑی قباحت لازم آتی ہی وہ یہ کہ خدا کی کتابین چار ہین توریت انجیل زبور فرقان ان سبکو حق جاننا چاہیئے نہ صرف قرآن کو علاوہ اسکے پوچھا جاوے گا کہ فقط قرآن کا حق جاننا صرف اسلام ابراہیمی مین شرط ہی یا ہم محمدیون کے اسلام مین بھی۔ اگر یہان بھی ہی تو ؎ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ کہنا مناسب نہین بلکہ امنت باللہ وملائکتہ وکتابہ کہنا چاہیئے۔ اور ایسا نہین کہتے بلکہ ایمان بجمیع کتب کو اسلام محمدی مین شرط ٹھہراتے ہین تو اب دو حال سے خالی نہین یا ایمان بجمیع کتب اسلام ابراھیمی مین بھی شرط ہے یا نہین اگر نہین ہی تو اسلام ابراہیمی اور چیز ہے اور اسلام محمدی اور شئے پھر اللہ تعالے کا ارشاد +

؎ ایمان لایا مین ساتھ اللہ تعالے کے اور فرشتون اوسکے اور کتابون اوسکی۔

+ اوسنے نام رکھا تمہارا مسلمان پہلے سے۔

اسکے خلاف ہوا۔ اور اگر اسلام ابراہیمی مین ہی شرط ہی تو پھر ابراہیم علی
نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو (ہماری فطرت اور فقط قرآن پر ایمان لاؤ تو
مسلم ہوگی نہین تو نہین) کہنا بالکل کذب و بہتان نکلے گا بہرحال یہ کلمہ
شیخ جی سے باقتضائے بے علمی اور بے عقلی صادر ہوا ہی یا استعلام و
استدلال عاقلانہ منظور ہے عقلاء روزگار کے ایما و اشارہ سے اور یہ
کام ہی کبھی باظہار حمق و نادانی ہوا کرتا ہی تجربہ کی بات ہی ہیکہ یونکی گھات ہے
بقول حافظ:

روزگارے شد کہ در میخانہ خدمت میکنم — در لباس فقر کار اہل دولت میکنم
تا نگر در دام وصل آرم تذروے خوشخرام — در کمینم انتظار وقت فرصت میکنم

مگر حضرات محمدیہ اسکو وہ حمق و نادانی سمجھتے ہین جسکا مآل خیبۃ
و خسران ہے دنیا مین اونکو حیوان ناحق کے ساتھہ ایک ترنیتی ہین اور
آخرت مین مالک کا مملوک ہونا یقین جانتے ہین دنیا اور لذت دنیا کو بے اعتبا
سمجھتے ہین اور ایسے ماکس بن کو اشرار اشعار + آیَا مِنْ خَلْفِہِ الْاَجَلُ +
وَ مِنْ قُدَّامِہِ الْاَمَلُ + اَمَا وَ اللّٰہِ مَا یُنْجِیْ + لَکَ
اِلَّا الصِّدْقُ وَ الْعَمَلُ

+ اے وہ شخص کہ پیچھا اوسکے موت ہے اور آگے اوسکے امیدین ہین + خبردار ہو قسم اللہ کی نہین نجات دیگا تجھکو مگر سچائی

فہمیدہ جاہلین

سَلِ الْاَیَّامَ عَنْ اُمَمٍ * یَتَا الْمَاضِیْنَ مَا فَعَلُوْا * اَمَا
شَغَلُوْا بِاَنْفُسِهِمْ * فَصَارَ لَهُمْ بِهَا شُغُلٌ * وَصَارُوْا
فِیْ بُطُوْنِ الْاَرْضِ * رَهْنٌ وَارَهَنُوْا بِمَا عَمِلُوْا * وَكَانُوْا
قَبْلَ ذَالِكَ ذَوِی الْ * مَهَابَةِ اَیْنَمَا نَزَلُوْا * وَكَانُوْا
یَاْكُلُوْنَ اَطَایِبَ الدُّنْیَا فَقَدْ اُكِلُوْا * *
فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ

اسکے آگے اونکی اورعقلمندی دیکھیے وہ فرماتے ہین کہ (قولہ) حق وباطل کی تمیز درفادمران قوم کی جہان مین سنے اسلام کی افضلیت اور سچائی مین کچہہ شبہ باقی نہین رکھا مفسرین کی تفسیرون علماے متقدمین اورمتاخرین کے تصنیفات اوربزرگان دین کی تحقیقات نے وہ تمام خدشات لوگون کے دلون سے مٹادیے جوجہالت کے باعث اونکے متعصب دلون مین جاگزین تھے انتہی یہ دوباتین ہوئین ایک یہ کہ حق وباطل کی تمیز اوررفادمران قوم کی جہان مین سنے اسلام کی افضلیت اورسچائی مین کچہہ شبہ باقی نہین رکھا دوسری بات یہ کہ مفسرین کی تفسیرون اورمتقدمین اور

سوال کرتو زمانہ کو صاحبان ملک سے * ہماری جو گذرگئی ہین کہ کیا کیا اون لوگون نے ایا نہین شغل کیا اونہون نے ساتہ ذاتون اپنی کی * پس ہوگیا واسطے اونکے ساتہ نفسون اون کے کے شغل - پس گئے بیچ بطون ارض کے * اورمرہون ہوئے بسبب اسکے جو عمل کئے تھے - اورتھے آگے اسکے صاحب ہیبت * جہان کہین اوترتے تھے - اورتھے کہ کہاتے تھے طیبات * دنیا سے پس تحقیق کہائی گئی *

متاخرین کے تصانیف اور بزرگان دین کی تحقیقات نے لوگون کے دلی خدشات مٹادیے تو پہلے سے فقط افضلیت اور سچائی ثابت ہوئی۔ اور دوسرے سے جاہلانہ خدشات دفع ہوئے۔ انسے کوئی پوچھے کہ حق و باطل کی تمیز کوئی فطری چیز ہے یا اسکے بہی حصول کا سبب تفاسیر مفسرین اور تصانیف متقدمین اور متاخرین اور تحقیقات بزرگان دین ہی۔

شق ثانی پر لازم آتا ہی کہ قبل وجود تفاسیر و تصانیف متقدمین و متاخرین اور تحقیقات بزرگان دین اسلام کی افضلیت اور سچائی مین شبہہ تہا جب سے یہ تفاسیر وغیرہا پیدا ہوے اسلام کی افضلیت اور سچائی مین بہی شبہہ نہین رہا اور خدشات جاہلانہ بہی دفع ہوے حالانکہ یہ بات محض غلط ہے قرن اوّل کے لوگون کو جو اعتقاد افضلیت اور سچائی قرآن کا تہا وہ پچہلاون کو کہان حاصل ہوا کہ انگلون نے اپنی جانین او سپر نثار کردین اور قربان ہوگئے اور شق اوّل پر یعنے حق و باطل کی تمیز فطری ہو تو تمہاری تقریر کے موافق یہ تمیز فقط صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حاصل ہو گی نہ پچہلونکو تو لازم آتا ہی کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے زمانہ مین لوگون کے دلون سے خدشے نہین مٹے فقط افضلیت قرآن کی اور اوسکی سچائی ثابت ہوئی یہ بَیْنُ مَا سَنُوْنٌ کی سی بات ہی کہ قبل خدشات مٹنے کے افضلیت اور سچائی ثابت ہو۔ ہان اگر یہ کہو کہ وہ خدشات تمیز فطری کے وقت مین

پیدا ہوے تھے پیچھے سے پیدا ہوے جو تفاسیر وغیرہا کے ذریعہ سے مٹے تو تمیز واجب تھا کہ (جو خدشے تمیز فطری کے بعد پیدا ہوے وہ بذریعہ تفاسیر وغیرہا کے مٹ گئے) کہتے نہ یہ کہ تفاسیر وغیرہا سے وہ تمام خدشات لوگون کے دلون سے مٹا دیے جو جہالت کے باعث اونکے متعصب دلون مین جاگزین تھے۔

يَا اَيُّهَا الشَّيْخُ كُلُّ مَا تَقُوْلُ غَلَطٌ + وَكُلُّ مَا تَفْعَلُ سَخَطٌ
اَظُنُّ اَنَّ فِيْ عَيْنَيْكَ اِيُوجَدُ اِلَى عَشًا + وَعَلٰى
قَلْبِكَ غِشًا + لِاَنَّكَ سَكَنْتَ بِهٰذِهِ الْمُزَخْرَفَاتِ
اِلَى دَارِ الدَّوَائِرِ + وَانْحَرَفْتَ لِزَوَالِ الدِّيْنِ
اِلَى حَرْفِ جُرُفٍ هَائِرٍ + اَنْتَ رَاحِلٌ وَتَظُنُّ
اَنَّكَ مُقِيْمٌ لَابِثٌ + وَغَافِلٌ عَنْ مُلِمٍّ قَلِيْلٍ حَادِثٍ
اَسْعِ اِكْدَحْ لِنَفْسِكَ قَبْلَ الْمَوْتِ فِيْ مَهَلٍ +
وَلَا تَكُنْ جَاهِلًا بِالْحَقِّ مُرْتَابًا + اِنَّ الْمَنِيَّةَ مَوْرُوْدٌ
مَنَاهِلُهَا

+ اے شیخ جو کچھ کہ تو کہتا ہے غلط ہے اور جو کچھ کرتا ہے وہ کام ناراضی کا ہے مین گمان کرتا ہون کہ بصیرت مین تیری خلل ہے اور دل پر تیرے پردہ ہے اسواسطے کہ تو نے سکون کیا ساتھ ان لغویات کیطرف تمام دنیا کی اور پھر گیا تو بسبب زوال دین طرف کنارے کھائی گرنیوالی کی تو چلنیوالا ہے اور گمان کرتا ہے کہ مین مقیم ہونیوالا اور غافل ہے تو جمع کی ہوئی چیزون سے جو تھوڑی سی حادث ہے ۵ کوشش کر واسطے نفس اپنے کے آگے موت کے بیچ مہلت کے + اور نہ ہو تو جاہل ساتھ حق کے شک کرنیوالا + تحقیق کہ موت جا ورود ہے انہار دو سکے۔

لَا بُدَّ مِنْهَا وَلَوْ عُمِّرْتَ أَحْقَابًا + فَفِي اللَّيَالِي
وَفِي الْأَيَّامِ تَجْرِبَةٌ + يَزْدَادُ فِيهَا ذَوُو الْأَلْبَابِ
أَلْبَابًا + بَعْدَ الشَّبَابِ يَصِيرُ الشَّابُ مُنْحَنِيًا +
وَالشَّعْرُ بَعْدَ سَوَادٍ كَانَ قَدْ شَابَا + كَمْ
مِنْ مَهِيبٍ عَظِيمِ الْمَجْدِ مُتَّخِذٌ + دُونَ
السُّرَادِقِ حُرَّاسًا وَحُجَّابًا + أَضْحَى حَقِيرًا
ذَلِيلَ الشَّانِ مُنْفَرِدًا + وَمَا يَرَى عِنْدَهُ
فِي الْقَبْرِ
بَوَّابَا

قولِ ثانیہ

اسکے بعد اور کچھہ فرماتے ہین جس سے اور اونکی لیاقت کا ثبوت ہوتا ہے وہ یہ کہ (قولہ اسلام کی خوبیان کچھہ اسلام کی سوسائٹی تک محدود نہین بلکہ علمائے مسیحی نے منصفانہ راسئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ظاہر فرمائی ہی اوس سے وہ اعتراضات جو خبث اور تعصب مذہبی کے آئینہ ہین بالکل مٹ گئے انتہی) اس شخص کے اس کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت

ضرور ہی اوس سے اگرچہ تو زندگی دیے جاکے بے انتہا
اور بیچ راتون اور دنون کے تجربہ ہی + زیادہ ہوتے ہین صاحب عقل عقلونکو - بعد جوانی کے
ہوجاتی ہی جوان ٹیڑہا + اور بال بعد سیاہی کے ہوجاتے ہین سفید - بہت ہیبت والے بڑی عزت والے
ٹہراتے ہین + پاس پردون کے نگاہبان اور حاجب + ہوجاتا ہی چہوٹا بے عزت اکیلا نہین دیکہتا ہی
نزدیک اپنے بیچ قبر کے دربان کو -

کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت اور رسالت پر فقط عیسائی لوگ اپنے خبث باطنی اور تعصّب مذہبی سے اعتراضات رکھتے تھے وہ اونکے علما کی منصفانہ رائے سے بالکل مٹ گئے حالانکہ جسکو اسلام سے زیادہ دشمنی ہے اوسکے اعتراضات اسلام پر زیادہ ہونگے مثل یہود اور مشرکین کے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہی لَتَجِدَنَّ

اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّا نَصٰرٰى ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا

وَاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ

پس حصر کردینا خبث باطنی اور تعصب مذہبی کا فقط مسیحیون مین اور اونہین کے علما کی منصفی کو موجب دفع اعتراضات ٹھہرانا سراسر بے عقلی کی بات ہی ایسی عقل کا آدمی قرآن کی نئی ترتیب دینا چاہتا ہی خدا کا حفظ شامل حال ہے - اور اگر یون کہے کہ علمائے مسیحی کی منصفانہ رائے سے جتنے اعتراضات یہود و مشرکین کے باقتضائے خبث باطنی اور تعصب مذہبی صادر ہوئے تھے وہ مٹ گئے تو تمہارے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ علمائے اسلام کو اتنی قدرت نہ تھی

ف ہر آئینہ پاویگا تو بڑا دشمن مومنون کا یہود اور مشرکون کو اور ہر آئینہ پاویگا تو محبت کرنیوالا مومنون کے ساتھ اوس قوم کو جو کہتے ہیں کہ ہم نصارا ہیں اور سبب اسکا یہ ہی کہ نصاراؤں میں قسیس اور راہب لوگ ہیں اور وہ تکبر نہین کرسکتے -

کہ علمائے یہود اور مشرکین کے اعتراضات کو مٹا دیتے جب علمائے مسیحی انکے ساتھ شریک ہوئے اور منصفانہ راسے پر آگئے اوسوقت جتنے اعتراضات تھے وہ مٹ گئے افسوس تمہارے اسلام پر کہ دعوے اسلام کا کرکے علمائے اسلام کو احمق اور نالایق ٹھہراؤ ہم جانتے ہین کہ جب ایسا اعتقاد اونکے ساتھ تمکو ہے تو ضرور ہے کہ اپنی ترتیب مین جہان خرابی پیدا ہوگی علمائے مسیحی منصفین سے استمداد کروگے یہ کار بزرگ تمہارا تم سے نہو سکے گا عجب پھیر پھار ہین کچھ حال نہین کھلتا تم کسکے موافق اور کسکے مخالف فی الدین ہو کبھی مداح مسیحین ہو اور کبھی ذام مسلمین اور کبھی اوسکا عکس یہ تمہاری ہتکنڈے غالب ہر کہ سوا ہمارے کسینے نہ سمجھی ہونگی بقول شاعر ؎

کسینے دریا باندھا کسینے دستان باندھا ❊ گرہم نے تو تجھکو اے صنم چنگیز خان باندھا

اشعار

يَا مَنْ بِدُنْيَاهُ اشْتَغَلَ + وَقَدْ غَرَّهُ طُولُ الْأَمَلِ

أَوَلَمْ يَزَلْ فِي غَفْلَةٍ + حَتَّى دَنَا مِنْهُ الْأَجَلُ +

الْمَوْتُ يَأْتِي بَغْتَةً + وَالْقَبْرُ صُنْدُوقُ الْعَمَلِ +

اِصْبِرْ عَلَى أَهْوَالِهَا + لَا مَوْتَ إِلَّا بِالْأَجَلِ +

ف اے وہ شخص کہ ساتھ دنیا اپنی کے مشغول ہوا اور تحقیق فریب دیا اوسکو امید کی درازی نے + ہمیشہ رہا غفلت مین یہانتک کہ نزدیک ہوئی اوس سے موت + موت آتی ہے یکایک + اور قبر صندوق ہے اعمال کا - صبر کر اوپر ہولون اوسکے + کہ نہین ہے موت مگر حکم سے -

آگے آپ کی اور خوش تقریر دیکھئے فرماتے ہین (رفع لہ) قران خدا کا وہ بے مثل کلام ہے جسکو اوسنے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے خلق اللہ کو بھیجا اور اوسمین تمام دینی اور دنیوی بہبودیون کا دستور العمل معاش اور معاد کی تدبیرین توحید اور خداپرستی کی پاک تاثیرین آداب و اخلاق کی درستی کی مصالح خوف و رجا کی حالت عذاب و ثواب کے اسباب دوزخ و بہشت کی کیفیات امور سلطنت و جہانداری کے قواعد سیاست مدن کے ضابطے رفاہ عام کے طریقے قومی ہمدردی کی تعلیم ہمسایہ کے ساتھہ سلوک حکمت فلسفہ منطق وغیرہا تمام علوم و فنون کا بیان شرح و بسط سے کر کے اوسکو تمام دین و دنیا کی بھلائیون کا ملجا و ماوا قرار دیا انتہی) اس سارے کلام کا حاصل یہ ہوا کہ قران جامع ہے تمامی حکم نظریہ اور عملیہ کا پھر حکم نظریہ خواہ اسلامی ہون خواہ فلسفی اور حکم عملیہ خواہ تہذیب الاخلاق ہون خواہ تدبیر المنزل خواہ سیاست مدنی یہ بھی اسلامی ہون خواہ فلسفے اور جامع ہے فن منطق اور اور علوم و فنون کا بھی ساتھہ شرح و بسط کے۔ اسمین اتنی بات تو صحیح ہے کہ یہ کتاب تہذیب الاخلاق اور تدبیر المنزل اور سیاست مدنی کو جامع ہے خواہ اجمالاً ہو خواہ تفصیلاً مگر ذات شریف یہ نہین جانتے کہ تہذیب الاخلاق کسے کہتے ہین اور تدبیر المنزل کیا ہے اور سیاست مدنی کس کا نام ہے۔ پہلا جملہ یعنی (اوسمین تمام دینی اور دنیوی بہبودیون کا دستور العمل

یہ جامع تھا تمامی اقسام حکم کو پھر کہتے ہین (معاش و معاد کی تدبیرین) اس جملہ کا حاصل اور پہلے جملہ کا ایک ہی پھر کہتے ہین کہ (توحید و خدا پرستی کی پاک تاثیرین) (آداب و اخلاق کی درستی کے سامان) (آور خوف و رجا کی حالت) (عذاب و ثواب کے اسباب) (دوزخ و بہشت کی کیفیات) یہ پانچ جملہ تہذیب الاخلاق مین داخل ہین حاجت تطویل کی نہ تھی فقط اتنا کہہ دینا کہ (جامع ہی تہذیب الاخلاق کا) کافی تھا۔ پھر کہتے ہین (امور سلطنت و جہانداری کے قواعد) سیاست مدن کے ضابطے) (رفاہ عام کے طریقے) (قومی ہمدردی کی تعلیم) یہ چار جملے سب فن سیاست مدن مین داخل ہین حاجت تطویل کی نہ تھی۔ پھر لکھتے ہین (ہمسایہ کے ساتھ سلوک) اس جملہ کو چاہو تہذیب الاخلاق مین داخل کرو یا تدبیر المنزل مین۔ خیر یہانتک کی توجیہ اور اونکی طرف سے عذر ہو سکتا ہی کہ گو ایک جملہ کا مآل اور دوسرے جملہ کا حاصل ایک ہو مگر تفصیل مین وہ مزا ہے جو اجمال مین نہین اسواسطے ہم نے مفصلاً بیان کیا مگر یہ تو فرمائے کہ قرآن مین حکمت فلسفہ و منطق وغیرہا تمام علوم و فنون کا بیان شرح و بسط سے کہان ہی؟

یہ کہان ہی؟ کہ جسم مرکب ہی ہیولی اور صورت سے جز لا تیجزی سے ترکیب اوسکی ثابت نہین ہوتی۔ اور جسم متحرک اور ساکن ہوا کرتا ہے اور حرکت کے تین قسم ہین۔ حرکت طبعی۔ حرکت قسری۔ حرکت ارادی

اور حرکت ذاتی اور حرکت عرضی کس کس مقولہ مین ہوا کرتی ہے۔

اور یہ قرآن مین کہان ہر؟ کہ ہر جسم کے واسطے مکان ضرور ہے اور مکان کہتے ہین سطح باطن حاوی کو جو مماس ہو سطح ظاہر محوی کو۔ بُعد معطورہ اور بُعد موہوم کو مکان نہین کہتے اور یہ قران مین کہان ہے؟ کہ ہر جسم کے واسطے حیز طبعی اور حیز غریب ہوا کرتا ہے اور یہ قرآن مین کہان ہر؟ کہ زمانہ امکان کا نام ہے اور زمانہ ازلی ابدی ہے۔

اور یہ قرآن مین کہان ہر؟ کہ فلک کی حرکت ارادی ہے اور فلک مین ایک عقل کُلّی ہے اور نفوس جزئیہ ہین اور حرکت اوسکی دائمی ہے۔

اور یہ قرآن مین کہان ہر؟ کہ ہر ایک فلک کا ہیولی علحدہ ہے اور عناصر کا ہیولی ایک ہر۔

اور یہ قران مین کہان ہر؟ کہ جوہر کا مقولہ ایک ہر اور عرض کے نو مقولہ ہین اور مقولہ جوہر کے نیچے عقل اور نفس اور ہیولی اور صورۃ اور جسم داخل ہے۔

اور یہ قرآن مین کہان ہر؟ کہ جو چیز خارج و ذہن مین محتاج مادہ خاصہ کے نہین مگر کبھی مقارن ہو جاتی ہے اوسکے ساتھ اوسکو علم کُلّی اور فلسفۂ اولی کہتے ہین۔ اور جو شے مقارن ہی نہ ہو اوسکو اثولوجیا کہتے ہین۔ یہ تو فلسفہ کا حال مجملًا معلوم ہوا اب فرماسے کہ منطق کا بیان شرح و بسط سے

سے قرآن مین کہان ہے ؟

قرآن مین یہ کہان ہر ؟ کہ کلی کے پانچ قسم ہوتی ہین جنس ۔ فصل نوع ۔ خاصہ ۔ عرض عام ۔

اور یہ قرآن مین کہان ہر ؟ کہ ہر دو کلی مین چار نسبتون مین سے ایک نسبت ضرور ہوتی ہے خواہ تساوی کی خواہ تباین کی خواہ عام خاص مطلق کے خواہ عام خاص من وجہ کے ۔

اور یہ قرآن مین کہان ہر ؟ کہ لفظ مفرد کی خواہ ایک معنی ہون خواہ کئی دو حال سے خالی نہین ۔ اگر ایک معنی ہونگے تو دو حال سے خالی نہین یا وہ معنی مشخص ہونگے یا نہ ہونگے ۔ اگر ہونگے تو وہ مشخص جزئی ہوگا ۔ اور اگر نہ ہونگے تو اوسکے بہت سے افراد ہونگے ۔ پھر دو حال سے خالی نہین یا وہ معنے سارے افراد پر برابر صادق آوینگے یا تفاوت سے ۔ اگر برابر صادق آوین تو اوسکو کلی متواطی کہتے ہین ۔ اور اگر تفاوت سے صادق آوین تو اوسکو کلی مشکک کہتے ہین ۔ اور اگر لفظ مفرد کے معنی کثیر ہونگے تو پھر دو حال سے خالی نہین یا وہ لفظ ہر معنے کے واسطے موضوع ہوگا بوضع علحدہ اوسکو مشترک کہین گے ۔ اور اگر ایک کے واسطے موضوع ہوا ہو اور دوسرے مین مستعمل ہو کسی علاقہ سے پھر پہلے مین مشتہر ہو تو اوسکو حقیقت و مجاز کہتے ہین ۔ اور اگر دوسرے مین مشتہر ہوا ہو تو اوسکو منقول کہین گے ۔ اور

علی ھذا القیاس جمیع مباحث تصورات -

اور یہ قرآن مین کہان ہی؟ کہ قضیہ ایک حملیہ ہوتا ہے اور دوسرا شرطیہ اور پہر ان دونون کے اقسام کہان ہین -

اور قرآن مین یہ کہان ہی؟ کہ قیاس دو قسم کا ہے ایک اقترانی دوسرا استثنائی -

اور قرآن مین یہ کہان ہی؟ کہ قیاس کے چار شکلین ہوتی ہین اور اونکے انتاج کے کیا کیا شروط ہین - اور علی ھذا القیاس جمیع جزئیات مبحث التصدیقات +

اب کہو یہ سب تمہارا قول دعوی بیفروغ ہوا یا نہین اسکا سبب انتہا درجہ کا تمہارا جہل ہے یہ علم ہے اور اوسپر یہ دم خم کہ قرآن کی نئی ترتیب دینے کا دعوے ہی سبحان اللہ وہ تعالی وتقدس بے پروا ہے شاید ہندوستان مین ایک دن کی سلطنت پر* چام کی چکتی

---

* قصہ چام کی چکتی کا یون ہی کہ جب ہمایون بادشاہ شیر شاہ سے ہزیمت پاکر بہاگا تو راستہ مین گہبراہٹ سے گہوڑا دریا مین ڈالن دیا چونکہ وہان پانی زور پر تہا اس سبب سے بادشاہ دریا مین مع گہوڑا ڈوبنے لگا اتفاقاً اوس دریا کے کنارے پر ایک سقہ کہڑا تہا اوسنے پانی مین کود کر بادشاہ کو تہام لیا اور کنارے پر لایا - بادشاہ نے اوس سے کہا مانگ کیا مانگتا ہی - اوسنے کہا اگر پہر خدا تجہکو اس ملک کا بادشاہ کرے تو مجہکو ایکدن تخت پر بٹہا دینا اتفاق سے بارہ برس کے بعد جب پہر ہمایون مع افواج قاہرہ ایران ہندوستان مین آیا اور اپنی سلطنت پر قایم ہوا تو سقہ نے جاکر سلام کیا اور وعدہ یاد دلایا - بادشاہ نے موافق اپنے وعدہ کے اوسکو ایک دن تخت پر بٹہا دیا اور کہا کہ سوا ہمارے قتل کے اور جو تیرا جی چاہے کر - تو اوسنے اوس دن چمڑے کی چکتی مین سونے کی میخ لگاکر روپیہ کی جاے پر چلا دیا منہ

چلایا چاہتے ہو۔

کل کو کہان وہ جام کہان وہ چلنی ÷

یَا شَیْخَ الْکَاکُوْرِیْ اِلیٰ مَتٰی تَحْرِصُ عَلَی الدُّنْیَا وَتُنَاہِزُ سَتَصِیْرُ وَتُسَافِرُ عَنْ قَلِیْلٍ مِنَ الْاَیَّامِ اِلَی الْاَجْدَاثِ وَالْمَقَابِرِ یَشْعُرُ کَاَنَّکَ بِالنَّفْسِ قَدْ اُزْعِجَتْ + وَاُخْرِجَتْ مِنْ قَصْرِکَ الْعَامِرِ فَدَبِّرْ لِنَفْسِکَ قَبْلَ الْمَمَاتِ + فَاِنَّ اللَّبِیْبَ یَرَی

الْاٰخِرَ +

آگے اسکے ایک قول طولانی ہے وہ یہ کہ (قولہ) قرآن دینی و دنیوی مقاصد کا وہ جامع و معنی قانون ہے جسکی ترمیم یا تنسیخ کی ضرورت تیرہ سو برس ہوئے نہ اب تک ہوے نہ آیندہ قیامت تک ہوگی اور کیونکر ہو اگر یہی ہو تو کلام خدا اور کلام بشر مین کیا فرق رہجاوے قرآن کے بے انتہا برکتین اور لازوال رحمتین اس امر کی محتاج نہین کہ انسانی قوت بیان کا دسترس اوسکی نورانی اور

(قول ۱۵ مسی)

+ اے شیخ کاکوری کے کب تک حرص کریگا تو دنیا کی اور کب تک اس کام مین لگا رہیگا قریب ہے کہ تو جاویگا اور سفر کریگا تھوڑے دنون مین طرف قبرون اور مقبرون کے ۔ گویا کہ تو ساتھ اپنے نفس کے ہے کہ وہ انقلاب مین ہے۔ اور گویا کہ نکالا گیا تو اپنے مکان معمور (جسم حیوان) سے ۔ پس تدبیر کرو واسطے نفس اپنے کے قبل موت کے پس تحقیق کہ عقلمند دیکھتا ہے انجام کو ۔

پاک چہرہ پر تمہیدی کلمات کے ذریعہ سے ہو سکے عرب کی ابتدائی حالت
اور قرآن کے فوری اثر کو جب ہم غور کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں تو نہ ہمکو صرف
ایک معمولی حیرت بلکہ استعجاب کا بہت بڑا طلسم دکھائی دیتا ہے وہ وحشی قومیں
جنکا خونریزی ایک ادنے شعار اور کینہ پروری ایک خاص شیوہ تھا وہ قومیں
جو ایک خفیف سی مخاصمت پر اسدرجہ برانگیختہ ہو جاتی تہین کہ جنکی خانہ جنگیاں صدیوں
تک فرو ہونے کا نام نہ لیتی تہین جہالت جنکی گھٹی مین پڑی تھی اور بت پرستی
اور وحشیانہ حرکتین فطرت ثانی ہو رہی تہین تہذیب وشائستگی کا نام کوسوں
تک مفقود تھا اور حق پسندی کی ہوا بھی چھو نہ گئی تھی قرآن مجید اور فرقان حمید
کی تعلیم اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی پرجوش تلقین نے انکی
ایسی کایا پلٹ کر دی کہ دفعتہً وہ تمام فرقہ چاہ ضلالت وگمراہی سے نکلکر اسلام
کے خوشنما منظر مین اپنے ایک خدا پر جان دینے والے اور اپنے سچے
رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے کی منادی بلند کرنے کے لیے
اطراف کے ملکون مین پھیل گئے جوش اعتقادی اور مستقل ہمت کے ارادوں
نے چشم زدن مین شہنشاہ عالم کر دیا۔ قیاصرہ فارس مصر اندلس
کی عظیم الشان سلطنین اونکے ارادے کے ساتھ اونکے قدموں کے نیچے
تہین اونکو اپنی سچی خداپرستی پر پورا یقین اور اپنے رسول مقبول الوف
التحیہ والثنا کے کلام پر دلی اعتماد تھا مگر ملک گیری اونکے ہوائے نفسانی

کا نتیجہ نہ تہا بلکہ اشاعت کلمۃ اللہ کا صلہ تہا آخر دلی لازوال نعمتونکی خوبیون نے
ایسا سحر سا اونکے دلونکو مسخر کر لیا تہا کہ دنیا کیطرف اونہون نے نظر اوٹہاکر بہی
نہ دیکہا وہ دنیا کو ہمیشہ زال بیوا سمجہتے رہے اور الدنیا جیفتہ و طالبہا کلاب
پر کاربند رہے آرایش و تکلفات دنیا۔ یا اونکی نظرون مین محض سراب
تہے اور ظاہری آرام و چین الدنیا سجن المومنین و جنۃ الکافرین کے خیال
سے حباب آسا غرض فتح گیری نے اونکے دلونپر دنیا کی بے ثباتی کا
پورا نقشہ جما دیا تہا اور وہ خوب سمجہ گئے تہے کہ یہ زوال پذیر دولت
کل کہان تہی اور آج کسکے پاس ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم
اور کلام معجز نظام کے اثر نے اونکی سعادت مندطبیعتون کو الایش دنیا سے
بالکل متنفر رکہا اور اونکی سچی خدا پرستی نے اونکو دنیا کیطرف جہونٹون
بہی رخ نہ کرنے دیا (سندھی) حاصل اس کلام طولانی کا یہ ہے کہ قرآن
ایک قانون ہے مکمل جسکی ترمیم و تنسیخ کیضرورت نہ آجتک ہوئی ہے اور
نہ ہوگی اور کیونکر ہو اگر ایسا ہی ہو تو کلام خدا اور کلام بشر مین کیا فرق رہجائے
اور وہ قانون جامع ہے تمامی مکارم اخلاق کا تہذیب الاخلاق اور
تدبیر المنزل اور سیاست مدنی اور فنون محاربات اور سکے اقسام سے
ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تہوڑی سی مدت مین تمام بادیہ نشینان
و خیابانگان عرب کو تمامی فنون و اقسام و انواع و اجناس علوم سے زبان

پیرمین آراستہ و پیراستہ کرکے اونکے ہاتھون سے سارے جہان کے
قیاصرہ اور سلاطین اور اکاسرہ اور خواقین کے گردن شکنی کی
اور سبب اونکی آمادگی کا اس کار بزرگ اور شغل سترگ پر سوا اسکے اور کچھہ
نہ تہا کہ وہ ترتیبات قدیمہ قرآن کے جو مراتب ثلثہ مین واقع ہوے اور
ترتیبات اوس زمانہ کے لوگونکے واسطے اور اوس زمانے کے مابعد والونکے
واسطے اسباب لحوق جوشش و خروش و علل تامہ جانبازی و
فدائیت تھے جو اونسے ظہور مین آئی ۔ اسکے بعد اور تھوڑا سا چلکر یہ ذات
شریف کہتے ہین کہ (مین بحیثیت ایک محمدی کے کہ کلام اسلام سچائی مین
سرگرم اور فرقۂ خلیفہ کے پاک مشرب مین کاربند ہون اور کافر ہون
اگر اسلام کو ہر امور مین غیر مذاہب پر ترجیح نہ دون لیکن مین یہ ضرور
کہونگا کہ قرآن کی ترتیب موجودہ زمانہ حال کی بہت ناموزون ہے حاصل
اس قول کا یہ ہے کہ اسلام کی سچی اور اچھے اور افضل ہونے مین کسیطرحکا
ہمکو شک نہین ۔ فقط اتنی بات ہے کہ قرآن کی ترتیب قدیمہ اس زمانہ کی
مناسب نہین) ان دونون قولونکو ملاؤ تو حاصل یہ نکلتا ہے کہ قرآن مین
جتنے منافع اور اعجاز قدیم زمانہ مین تھے وہ اب تک موجود ہین کسیطرحکا فرق
نہین یعنے پہلے لوگ جسطرح اوسپر ایمان لاتے تھے اوسیطرح پر اب بھی
ایمان لاتے ہین اور جیسے عبادات اور معاملات مین اوسکے احکام مندرجہ

پرعمل کرتے تہے وہ اب بہی ہے بلکہ ماشا و اللہ یوماً فیوماً ترقی پر ہے مگر
ایک بات جو پہلے تہی وہ اب نہین ہے وہ یہ کہ اوسکے پڑہنے اور سننے
سے دلون مین جوش آوے اور مسلمین فتوح بلاد اور ممالک ستانی پر آمادہ
ہون تو اسکا سبب سوا اسکے اور کچھہ نہین کہ ترتیب قدیم سے جس سے
مسلمین کو جوش آتا تہا وہ اس زمانے کے مناسب نہین اوسکو بدلنا
چاہیے کہ پھر ویسا ہی جوش و خروش جو پہلے ترتیب والونکو تھا اس زمانہ
والونکو بھی حاصل ہو اور سلطنتون پر اوسی جوش و خروش کے ساتھہ
حملہ کرین اور شنبیان انتظام ممالک سلاطین موجودہ حال مین خلل انداز
ہون اور نکلے ہوے ملک ضعف تاثیر ترتیب اول قران سے جو تحت تصرف
مسلمین اولین بزور شمشیر ہوگئے تہے پھر ہاتھہ آجائین انتہے - یہ ترتیب
حال کی غایت اونکے کلام سے ظاہر ہوتی ہے اگر واقع مین یہی سونچی
ہے جیسا کہ سیاق وسیاق قرین سے ظاہر ہوتا ہے تو اس ہوش
وحواس گم کردہ نے بڑا بھاری سبب ذلت وخواری اسلامیان حال پیدا
کیا ہی اور وہ ممکن نہین معلوم ہوتا سوا اسکے کہ اسکا خبط ظاہر ہو - یہان ایک شبہ
بات کا شبہ تھا کہ قرآن مین کسیکا دخل نہین نہ ترمیم و تلسنیخ مین نہ
ترتیب مین بلکہ ترتیب اوسکے توقیفی یعنی الہی ہے اور جب ترتیب قدیم
الہی ہوئی تو یہ ترتیب ثانی جس سے استمداد اور استمتاع مقصود ہے

آدمی کے نتیجے خصوص ہندی سے کیونکر ہو سکے گی تو آپ ہوشیار ہو گئے
سے تھوڑا آگے چلکے اور ایک قول اوگلی ہین جس سے معلوم ہوتا ہے
کہ ترتیب خلیفہ ثالث کے وقت مین ہوئی ہے - اور جب ترتیب اوسکے
کیفیے بشرین سے دی تو دوبارہ بھی پھر ترتیب دینا ممکن ہوا وہ
قول یہ ہے کہ (ہمارے پیارے محمدی بھائیون کا اعتقاد کامل ہے
کہ کلام مجید کی ترتیب خلیفہ ثالث حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ
عنہ کے دست مبارک سے ہوئی اور اسیوجہ سے آپ کا لقب جامع القران
ہے) یہ پیارے محمدی بھائی انکے جنکا یہ اعتقاد کامل ہے کہ کلام مجید
کی ترتیب خلیفۂ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دست مبارک
سے ہوئی انہین کے مشرب کے ہونگے دِھاتی جنہون نے کبھی ھاتی
ندیکھا تھا کہین رات کو اونکے گاون سے نکلگیا صبحکو اوسکے پیر کا نشان
دیکھکر اپنے لال بوجھکڑ سے پوچھنے گئے تھے اوسنے کہا " بوجھین لال
بجھکڑ اور نہ بوجھے کوئی + پاؤن مین چکّی باندھ کے ہرن نہ کودا ہوے
محمدی لوگ جو حقیقت مین محمدی ہین وہ اسکے قایل نہین کہ خلیفۂ ثالث
رضی اللہ عنہ مرتب ہین البتہ ایک معنے کر جامع ہونے کے سب قایل
ہین - اب تم جامع کو مرتب کہو تو تمہاری کمال زیرکی کی بات ہے
اری میان تو نے یہ باتین کبھی نہین سنین تو اب سن لے کہ قرآن

کی ترتیب قدیم توقیفی ہے یعنے آئی ہے کسی بشر کو اوسمین دخل نہین اگر دخل ہوا ہے تو فقط جمع قرآن مین اَکتَافٌ و لِخَافٌ و عُسُبٌ وغیرہا سے زمان کرامت نشان حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ مین اور ساتھہ جمع کے باقی رکھنے مین لغت قریش پر اور اختلاط لغات سے صاف کرنے مین عہد عدالت مہد حضرت خلیفہ ثالث رضی اللہ عنہ مین نہ کسی آیت کے نکالنے مین جو زمان فیض نشان حضرت سید الانس والجان علیہ الصلوٰۃ والسلام مین داخل تھی چنانچہ دو صحیح حدیثون سے یہی ظاہر ہوتا ہے +

حدیث اوّل

حَدَّثَنَا مُوْسَی ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِھَابٍ عَنْ عُبَیْدِ ابْنِ السَّبَّاقِ اَنَّ زَیْدَ ابْنَ ثَابِتٍ قَالَ اَرْسَلَ اِلَیَّ اَبُوْبَکْرٍ مَقْتَلَ اَھْلِ الْیَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

حم + جمع کتف بمعنی بازو نہ سفید پتھر + کھجور کی پتی -

ترجمہ حدیث کی ہمکو بخاری نے موسیٰ ابن اسمعیل سے اور اونھون نے ابراہیم بن سعد سے کہا ابراہیم نے حدیث کی ہمکو ابن شہاب نے عبید بن سباق سے کہ کہا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ بلایا مجھکو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جبکہ جنگ یمامہ ہوا سمین جاکر دیکھتا کیا ہون کہ اونکے پاس عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیٹھے ہین -

عِنْدَهٗ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ
قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى
اِنْ اِسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبُ
كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ
قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ
يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ
لِذٰلِكَ وَرَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ قَالَ
زَيْدٌ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا
نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْهُ
فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ

پس فرمایا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھسے کہ عمر آئے میرے پاس اور کہا کہ یمامہ
کی لڑائی میں بہت سے قاری شہید ہوے اور میں ڈرتا ہوں کہ قراکی زیادتی قتل سے کہیں
بہت سا قرآن جاتا نرہے لہذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ حکم دیویں جمع قران کا تو میں نے عمر سے کہا
کہ تم وہ بات کیوں کرتے ہو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تو عمر نے جواب دیا
کہ واللہ یہ بات بہت اچھی ہے اور عمر نے یہانتک اسبات پر اصرار کیا کہ اللہ تعالے نے میرے سینے کو کھولدیا
اسکیلئے اور مناسب معلوم ہوا مجھکو عمر کا کہنا۔ کہا زید رضی اللہ عنہ نے کہ کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھسے کہ تم جوان
آدمی ہو اور عقلمند ہو ہم تمکو تہمت نہیں لگاتے خیانت کی کیونکہ تم وحی لکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے تم جمع قران میں جہد بلیغ کرو پس واللہ اگر یہ لوگ تکلیف دیتے مجھکو ایک پہاڑ کے نقل کے
پہاڑوں سے۔

مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ
كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ
اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ
فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ
وَصُدُورِ الرِّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ
مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ
غَيْرِهِ (لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ
مَا عَنِتُّمْ) حَتَّى خَاتِمَةِ بَرَاءَةٍ فَكَانَتِ الصُّحُفُ
عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ
حَيَاتَهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ

تو مجھپر بار نہ تھا اوس سے کہ حکم دیا تم نے قرآن کے جمع کرنے کا - کہا میں نے اوس چیز کو کیوں کرتے ہو تم جسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا - کہا واللہ وہ بات خیر ہے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہان تک اصرار کیا کہ اللہ تعالے نے میرے سینے کو کھولدیا اوس بات پر کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے سینوں کو کھولا تھا پس میں جمع کرنے لگا قرآن کو کھجور کے پتوں اور اونٹ کی پسلیوں اور پتلے سفید پتھروں اور آدمیوں کے سینوں سے یہان تک کہ پایا میں آخر سورۂ توبہ کو پاس ابو خزیمہ انصاری کے کہ اون کے سوا اور کسی کے پاس نہیں پایا - وہ آیت یہ ہے لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم خاتمہ تک براءۃ کے - پس تھے صحیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اون کی وفات تک پھر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اون کے حیات تک پھر حفصہ عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے پاس - تمت

حدیث ثانی

حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ
اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ اَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلٰى
عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِي اَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ اَرْمِينِيَّةَ
وَاَذْرَبِيجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَاَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اِخْتِلَافُهُمْ
فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَدْرِكْ
هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اِخْتِلَافَ الْيَهُودِ
وَالنَّصَارٰى فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰى حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِي اِلَيْنَا
بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا
اِلَيْكِ فَاَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ اِلٰى عُثْمَانَ
فَاَمَرَ زَيْدَ
بْنَ ثَابِتٍ

روایت کی ہم کو بخاری سنے موسے سے کہا موسے نے حدیث کی ہمکو ابراہیم سنے کہا حدیث کی ہمکو ابن شہاب سنے کہ حدیث کی اوسکو انس بن مالک نے کہ حذیفہ بن الیمان عثمان رضی اللہ عنہا کے پاس آسئے اور وہ تیار کر رہے تھے اہل شام کو آرمینہ اور آذربیجان کے فتح میں ساتھ عراق والونکے پس ڈرایا حذیفہ رضے اللہ عنہ کو قرأں کے اختلافات قرارت سنے میں کہا حذیفہ سنے عثمان سے اے امیر المومنین اس امت کی خبر لو سیہلے اسکے کہ اختلاف کریں قران میں مثل اختلاف یہود ونصارے کے پس کہلا بھیجا عثمان رضی اللہ عنہ سنے حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس کہ ہمارے پاس صحیفہ بھیجدو تاکہ ہم اوس مصاحف میں نقل کر کے تمہارے پاس بھیجدینگے پس بھیجا حفصہ سنے عثمان کے پاس وہی قران پس حکم کیا عثمان رضے اللہ عنہ سنے زید بن ثابت

وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ
بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ
عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلٰثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ
أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوهُ
بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتّٰى إِذَا
نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلٰى حَفْصَةَ
وَأَرْسَلَ إِلٰى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا
سِوَاهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ
قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ
بْنِ ثَابِتٍ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ
فَقَدْتُ اٰيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا
الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ
أَسْمَعُ

اور عبد اللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبد الرحمن بن حارث بن ہشام کو پس لکھا ان
لوگون نے مصاحف مین اور کہا عثمان رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ اور سعید اور عبد الرحمن کو کہ اگر
تم اور زید بن ثابت کسی بات مین اختلاف کرو تو لکھو نوشتہ قریش مین کیونکہ قرآن اوترا ہے لغت
قریش مین پس کیا اونہون نے یہان تک کہ جب لکھا صحیفونکو مصاحف مین پھیر دیا عثمان رضی اللہ عنہ نے صحیفہ
صحیفہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو اور روانہ کیا ہر طرف ایک مصحف اونمین سے جو لکھی گئی تہے اور حکم دیا کہ سوا اونکے جو صحیفہ ہو
وہ جلایا جاے - کہا ابن شہاب نے کہ خبر دی مجھکو خارجہ بن زید بن ثابت نے کہ سنا زید بن ثابت سے کہا گم کی مین نے
ایک آیت سورہ احزاب سے وقت لکھنے مصحف کے کہ سنتا تہا مین

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ (مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ) فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ + هٰكَذَا رَوَى الْبُخَارِيُّ فِي بَابِ جَمْعِ الْقُرْآنِ

حاصل معنے ان دونوں حدیثوں کا یہ ہے کہ دو مرتبہ قران شریف کے جمع کرنے کا عُسُب[1] و لخاف[2] و اکتاف[3] و اضلاع[4] و اقتاب[5] و رقاع[6] و صدور[7] رجال سے اتفاق ہوا۔ ایک مسلمہ کذاب کی لڑائی اور شہادت قرا کے بعد زمانۂ خلافت خلیفۂ اوّل سیّدنا ابوبکر صدیق رضے اللہ عنہ مین بہ تجویز ورائے وہی امیرالمومنین خلیفہ دوم سیّدنا عمر بن خطاب رضے اللہ عنہ کے۔ اور دوسرا عہد خلیفۂ ثالث سیّدنا عثمان بن عفان رضے اللہ عنہ مین بمشورہ و ایما سیّدنا حذیفہ بن الیمان

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ آیت پڑہتے ہوئے۔ پس ڈہونڈہا ہمنے اوس آیت کو پس پایا ہمنے اوسکو پاس خزیمہ بن ثابت انصاری کے وہ یہ ہے (من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ) پس ملا دیا ہمنے اس آیت کو اوسکے سورہ مین بیچ مصحف کے + ایسیطرح روایت کی بخاری نے جمع قران کے باب مین تمت ١٢

[1] کہجور کی تیلی۔ [2] جمع لخف بمعنی سفید پتہر۔ [3] جمع کتف بمعنی شانہ [4] جمع ضلع بمعنی پسلیان [5] جمع قتب بمعنی چیزیکہ دران غلہ پر کردہ بر خر نہند ہندی مین خرجی و بمعنی ورق [6] جمع رقعہ بمعنی نبشتۂ مختصر [7] آدمیونکے سینے۔

رضی اللہ عنہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان

دونوں دفعہ مین سوا جمع کے اشیاء مصدرۃ الذکر سے ترتیب آیات و

سور مین کچھہ* دخل تازہ نہین ہوا جو کچھہ ترتیب وغیرہ واقع ہوئی ہے وہ

سب زمانہ رسالت مین موافق وحی آلہی کے ظہور مین آئی اور ان دونون

وقت جمع مین سوا اسبات کے کہ پہلے مرتبہ مین اشیاء معلومہ سے

بعرق ریزی زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کاتب وحی کے جمع ہوا کچھہ اور

تصرف نہین ہوا اور دوسری بار مین تحہ جمع کرنیکی اشیاء معلومہ سے اور لغات خالص کے نعت قریش

پر جسپر کہ نازل ہوا تھا چند مصاحف مین نقل کیا گیا اور سوا اسکے کسیطرح

ترتیب وغیرہ کا اتفاق نہین ہوا نہ سور مین نہ آیات مین جیساکہ ان دونون

حدیثون سے ظاہر ہے جسکو عقل صحیح ہو انکا ترجمہ کرکے معلوم کرے پس

اب مدعیکو لازم ہے کہ پہلے ترتیب کو خلیفہ ثالث کے زمان خلافت

مین ثابت کرے اور سکے بعد کاہ برکوہ کے نباڈالے ورنہ سعی اوسکی

برباد ہوئی اور عجیب بات ہی کہ امر عدمی کو وجودی ٹہراکر ایک امر وجودی کو

کہ عدم محض سے بدتر ہے اوسپر مرتب کرنا چاہتا ہے - اور مقام تعجب ہے

کہ عازم ترتیب وتفسیر قرآن کا حوصلہ تو ایسا فراخ کہ ایسی کتاب پر کہ

جسکی فصاحت و بلاغت کے سامنے تمامے فصحاے عرب نے میدان

مین سپر بیکدی ہاتھہ ڈالنا چاہتا ہے اور بے علمی کا حال یہ ہے کہ اوسکے

جامع مانع

ایک قول مین (جامع اور مانع) کو (جامع و معنی) لکھتا ہے سبحان اللہ
جسکو مانع اور معنے مین امتیاز نہ ہو وہ جامع اور مرتب کیونکر ہو سکتا
ہے خصوصاً قران مجید اور فرقان حمید کا یہ محض لغو ہے لب مشقوق
اَفْشَانِیْ مَاع این کار از تو آید و مردان چنین کنند ؎ شیخ جی ہمکو
اطمینان ہے کہ فصحا و بلغاے عرب کے قدم آگے نہ بڑہ سکے تو ایک
جعفر سواد ہندی عربی گھوڑونکی گھوڑ دوڑ مین اپنے مرکوب کے
کنوتی کیونکر ملا سکتا ہے اللہ تعالے اس دین کا حافظ ہے اور
الحمد للہ تم بھی قایل ہو۔ اور اگر مانع کو معنے لکھنے کا عذر یون کرو کہ
اس لفظ مین تصرف ناسخ ہوا ہے تو بھلا امرء القیس کو میر القیس لکھنا
اور حضرت علیہ الاف التحیۃ والثنا کو حضرت الوف التحیۃ والثنا
لکھنا بھی اوسی ناسخ کی بےوقوفی سے ہوا ہے؟ یا آپ نے اوس
غریب دابۃ الشیئی کو ہر جگہ اپنا سپر بنایا ہے ۔ خیر لفظون مین کون
پھنسے ہمارا اتنا دماغ کہان کہ ایسے جوز و مویز کی طرف التفات
کرین یہ جو کچھ واقع ہوا اوسکا سبب سوا اسکے اور نہین ہے کہ
اسوقت کثرت جہل اور وفور نادانی سے چونکہ ہر جگہ خصوصاً اس

؎ اصطلاح عرب بمعنی احمق —

شہرستان ہند مین لوگ سیہ ہر چیز بکتی ہے خوف ہوا کہ جہلا کہین قرآن مجید
اور قرآن حمید کو چھوڑ کر اس گرنت کا کورا دی کو اختیار کر کے حطب جہنم نہو جائین
کیونکہ جہنم ملجا و ماوا ے کافران نعمت ہے کما یقال اشعار

اَلنَّارُ مَنْزِلُ اَهْلِ الْكُفْرِ كُلِّهِمْ + طِبَاقُهَا سَبْعَةٌ
مُسْوَدَّةُ الْحُفَرِ + جَهَنَّمُ وَلَظٰی مِنْ بَعْدِهَا حُطَمَةٌ +
ثُمَّ السَّعِيْرُ وَكُلُّ الْهَوْلِ فِی سَقَرٍ + وَتَحْتَ
ذَالِكَ جَحِيْمٌ ثُمَّ هَاوِيَةٌ + تَهْوِیْ لَهُمْ اَبَدًا
فِیْ حَرٍّ مُسْتَعِرٍ + فِيْهَا الْعَقَارِبُ وَالْحَيَّاتُ قَدْ
نَزَلَتْ + جُلُوْدُهُمْ كَالْبِغَالِ الدُّهْمِ وَالْحُمُرِ +
فِيْهَا السَّلَاسِلُ وَالْاَغْلَالُ مُجْتَمِعٌ
مَعَ الشَّيَاطِيْنِ جَهْرًا جَمْعَ مُنْقَهِرٍ

ترجمہ جیسا کہ کہا جاتا ہے اشعار دوزخ جائے ہے کافرون سب کی کل اونکے کے + درجہ اوس دوزخ کے سات ہین کالی گڑہی - جہنم ہے اور لظے ہے پھر بعد اوس کے حطمہ ہے - پھر سعیر ہے اور سب ڈراؤنی چیزین سقر مین ہین + اور نیچے اوس کے جحیم پھر ہاویہ ہے - گہیرے ہے واسطے اون کے ہمیشہ کو بیچ گرمی سخت کے - اوس مین بچھو ہین اور سانپ ہین - کیا اونہون نے - چمڑون کو کافرون کے مثل خچر کالے اور گدہون کے - اوس مین زنجیر اور طوق ہین جمع ساتھ شیطانون کے - کھلی ہوئی مانند جمع قہر والون کے -

لَهُمْ طَعَامٌ مِنَ الزَّقُّوْمِ يَعْلِقُ فِيْ

حُلُقُوْمِهِمْ شَوْكَةً كَالْعُنَّابِ وَالصَّبِرِ

سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ شَعْفَاءُ مُوْحِشَةٌ + دُهْمَاءُ مُحْرِقَةٌ

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ + اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهَا ثُمَّ عَوَّضَنَا + بِجَنَّةِ

الْخُلْدِ بَيْنَ الرَّوْضِ وَالزَّهْرِ + اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ اس کی

بلا محتوم ہے اور رجا معدوم سالک اوسکے مظلم ہین اور مہالک

اوسکے مبہم اوس کے باشندون کے شراب لذید حمیم ہے

اور عذاب بے حساب اون کمبختون پر مقیم + لِاَنَّ هٰؤُلَاۤءِ النَّاسِ

اَعْنِیْ مُرَتِّبَ الْقُرْاٰنِ عَلٰی خِلَافِ التَّرْتِیْبِ الْقَدِیْمِ التَّوْقِیْفِیِّ

یُلْهُوْنَ بِاٰمَالِهِمْ وَمَوْتُهُمْ مِنْ وَرَآئِهِمْ وَیَشْتَغِلُوْنَ

عَنْ ذِکْرِ فَنَآءِهِمْ بِبَقَآءِهِمْ + وَلَا یُمَیِّزُوْنَ

اَحِبَّاۤءَهُمْ عَنْ اَعْدَاۤءِهِمْ + وَلَا یُفَرِّقُوْنَ بَیْنَ

اون کا فروختنے سیے کھانا ہے زقوم سے کہ لگتا ہے گلون مین اونکی مانند عصارہ کی کڑوی چیز کے اور ایلوے کے ۔ کالی ہے اور اندہیرے کے اور بڑی ہے ازرو سے وحشت کے ۔ اور کالے ہے ازروے جلانیوالی ہونے کے جلانے والی ہے کھال کی + بچا دے اللہ ہمکو اوس دوزخ سے پھر بدلا دیوے ہمکو + سات جنت ہمیشہ کے درمیان باغ اور میوون کے + یہ اسلیے کہ یہ لوگ ایمادہ کرنا ہون مین ترتیب دینے والون کو قران کے خلاف ہین ترتیب قدیم آئے کے غافل ہین اپنے آرزون سے حالانکہ موت اون کے پیچھے ہے ۔ اور مشغول ہوتے ہین ذکر سے فنا اپنے ساتھ بقا اپنی کے اور نہین تمیز کرتے دوستون کو اپنے دشمنون سے + اور فرق نہین جانتے درمیان ۔

نَعمَآءِهِم وَبَلاَءِهِم * يَبعُدُونَ عَنِ الاَخيَارِ وَيُصَاحِبُونَ الاَشرَارَ * لَـكِنَّهُم اُوجِدُوا لِطَبَقَاتِ النَّارِ * وَخُلِقُوا لِبِئسَ القَرَارِ * عُوذُ بِفَنَآءِهِم قَد يَبَسَ * وَنُورُ حَيَاتِهِم قَدِ انطَمَسَ * اس سے بڑھکر اور کافر نعمت کون ہوگا جو نور ان سی نعمت الٰہی کو ادل بدل کر ڈالے اور قلوب سامعین کو گنھل ڈالے کوئی کلمہ کو اسپر راضی اور شاد کب ہے جو سنتا ہے اوسکو عجب ہے -

اور طرفہ بات یہ ہو کہ قواعد لفظی و انتشار نظر اور امور کے اوّل سے آخر تک تمام اقسام بلاغت و فصاحت سے لا مال ہے - اگر دو لفظ ہی اوسکے اوپر ادہر کیے جائینگے تو ضرور ہے کہ کسی صنعت کلامی مین خلل آجاتیگا گی ہماری عقل ناقص ہین اوسکا خلل نہ آوے اور اسباب کو ہم متعین اس جہت سے کرتے ہین کہ بعض فنون سہلہ مثل فن بدیع کے کہ توابع علم معانی اور بیان سے ہے قدر قلیل بعد اکتساب بسیار ہماری عقل مین آتا ہے - اگر اوسکا فقط پھیر پھار کیا جاے تو کتنی خرابیان

نعمتون اور بلاؤن اپنی کے دور رہتے ہین نیک لوگون سے اور بیٹھتے ہین بدون کے پاس گروہ لوگ مخلوق ہوئے درجات دوزخ کے لیے - اور پیدا کیے گئے بدانجام کے واسطے - کدوان بقا اونکی کے سوکھہ گئین - اور نور زندگی اون کا زایل ہو گیا -

نظم ترتیب مین آجاوین گی مثلاً وجوہ تحسین کلام سے ایک تحسین
معنوی مطابقہ ہے جسے صنعت طباق و تضاد بھی کہتے ہین اوس مین
جمع بین المتضادین ہوتی ہے یعنے دو لفظ جمع ہون یا ایک نوع سے
خواہ وہ دونون اسم ہون جیسے تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ خواہ
فعل جیسے يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ خواہ حرف جیسے لَهَا
مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ یا وہ دونون دو نوع سے
ہون جیسے اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنَاهُ
اور من جملہ محسنات معنویہ ایک مراعات النظیر ہے جسکو تناسب
اور توفیق اور ایتلاف اور تلفیق بھی کہتے ہین - اور مراعاۃ النظیر
عبارت ہی جمع سے کسی امر کے ساتھ نا مناسب رہنے کے لا بالتضاد
اور کبھی پایا جاتا ہے بالجمع بین الامرین جیسے اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ
اور از جملہ مراعات النظیر وہ ہے جسکو بعضے بلغا تشابہ الاطراف کہتے ہین
اور تشابہ الاطراف کے معنے یہ ہین کہ کلام ختم کیا جاوے ساتھ اوس چیز کے

---

(١٥) گمان کرے تو اونکو جاگتے اور حالانکہ وہ سوتے ہین سورۂ کہف پارہ سبحان الذی
زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے - نفع اوس نفس کو ہے اوس چیز سے جو اچھا کام کیا اور ضرر اوسپر اوس چیز سے جو برا کام کیا سورۂ بقر پارہ تلک الرسل (٣)
ایا اور جو شخص کہ تھا مردہ پس زندہ کیا ہم نے اوسکو سورہ انعام پارۂ ولو اننا (٨)
آفتاب اور ماہتاب ایک حساب سے ہین سورۂ الرحمن پارہ قال فما خطبکم (٢٧)

جو مناسب ہو اوسکے ابتدا کو سنے المعنی جیسے لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ
وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ تو لفظ لطیف مناسب ہے اوس تعالےٰ
اور تقدس کے غیر مدرک بالابصار ہونے کو اور لفظ خبیر مناسب ہے
اوسکے مدرک الابصار ہونے کو + اور ازجملہ محسنات معنویہ کی مشاکلہ
ہے اور مشاکلہ بلغا کی اصطلاح مین کہتے ہین ذکر شئے کو بہ لفظ غیرہ
واسطے واقع ہونے اوس شئے کے فی صحبتہ ذلک الغیر اوس کی
دو قسم ہین - ایک تحقیقی - دوسری تقدیری - تحقیقی جیسے تَعْلَمُ
مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ یہان اللہ تعالے کے ذات پر اطلاق
نفس کا اسواسطے ہوا کہ وہ نفسی کی صحبت مین واقع ہوا ہے اور
تقدیری جیسے قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا الی قولہ صِبْغَةَ اللّٰهِ
وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ط
یہان مشاکلہ تقدیری یون ہوئے کہ اللہ تعالے نے مسلمین کو حکم
کیا کہ وہ کہین کہ اللہ تعالے نے ہم کو رنگین کیا ساتھہ رنگ ایمان
کے اور یہ رنگ یعنے ظاہر کرنا ہم کو تمہارے رنگ سے اچھا ہے

تعریف مشاکلہ

ف نہین پاتے ہین اوسکو بصر اور وہ پاتا ہی بصر کو اور وہ لطیف اور خبیر ہے سورہ انعام
پارہ اذا سمعوا (۷)
ترجمہ جانتا ہی تو جو کچھہ کہ میرے دل مین ہی اور نہین جانتا ہون مین جو کچھہ کہ تیرے دلمین ہی سورتہ مائدہ پارہ اذا سمعوا (۷)
ف کہو تم کہ ایمان لاتے ہم ساتھہ اللہ کے اور ساتھہ اوس چیز کے جو اتاری گئی طرف ہمارے سورہ بقر پارہ الم ۱

نصاریٰ کا قاعدہ تھا اور ہے کہ اپنے اولاد کو ماء اصفر مین جسکا
نام ماء معبودیہ رکھتے ہین ڈبوتی ہین اور رکھتے ہین کہ یہ غسل اس ماء
اصفر مین تمہارے تطہیر ہے تو اللہ تعالے نے ایمان لانے کو صبغۃ اللہ
اوسکے مقابلے مین ٹھیرایا یہ تعبیر کرنا اللہ تعالے کا ایمان کو ساتھ
صبغۃ اللہ کے مشاکلۃ ہے تقدیرًا بسبب واقع ہونے اوس کے
صحبت صبغۃ النصاریٰ مین + اور ازجملہ محسنات معنویہ کے عکس
ہے اور عکس کہتے ہین مقدم کرنے کو ایک جزء کے کلام مین سے
اوپر دوسرے جزء کے پھر مقدم کرنے کو جزء موخر کے اوپر جزء متقدم
کے اور یہ کئی طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ عکس واقع ہو درمیان دو
متعلقون دو فعلونکے جو واقع ہون دو جملون مین جیسے یُخْرِجُ الْحَیَّ
مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ یہان حی و میت دونون متعلق
ہین یُخْرِجُ کے — پہلے مقدم کیا گیا حی میت پر اور دوبارہ میت
حی پر آور دوسرے یہ کہ واقع ہو درمیان دو لفظون کے دو
طرفون جملتین مین جیسے لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ

ف نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردے کو زندہ سے سورہ روم پارہ اتل ما اوحی (۲۱)

ن نہ وہ عورتین حلال ہین واسطے اون مردونکے اور نہ وہ مرد حلال ہین واسطے اون عورتون کے سورہ ممتحنہ پارہ قد سمع اللہ (۲۸)

توریہ مجردہ

یہان اولاً مقدم کیا ہے حَقّ کو ثَمّ پر اور ثانیاً ثَمّ کو حَقّ پر + اور
ازجملہ محسنات معنویہ توریہ ہے جسکو ایہام بھی کہتے ہین - توریہ
وہ ہے کہ بولا جائے ایک لفظ اور اوسکے معنے دو ہون ایک قریب
دوسرے بعید اور ارادہ کیا جاوے اوس سے معنے بعید اعتماداً علی
قرینہ خفیہ پھر وہ دو قسم پر ہے - ایک مجردہ دوسرا مرشحہ
مجردہ وہ ہے کہ نہ جمع ہو بالکل اوس چیز سے جو مناسب ہو معنے
قریب کو جیسے اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی* یہان اللہ تعالے نے استوی
سے معنے بعید کو ارادہ کیا جو استولی ہے اور نہین ملا ہے ساتھہ
اوسکے ایسی شے جو مناسب ہو معنے قریب کو یعنے استقرار کو اور
مرشحہ وہ ہے کہ مجامع ہو کسی شے کو کہ وہ مناسب اور ملایم
ہو معنے قریب کو جیسے ※ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ
یعنے یہان ارادہ کیا ہے اَیدی سے معنی بعید کا جو قدرت ہے
اور ملائے ساتھہ اوسکے ایسی شئے کو کہ مناسب ہے معنے قریب یعنے
جارحہ مخصوصہ کو وہ قول اوسکا بَنَیْنٰھَا ہے اسواسطے کہ بنا ملایمات ید سے ہے

---

* رحمن عرش پر مستقر ہوا سورہ طہ پارہ قال الم اقل لک (۱۶)

※ اور آسمان بنایا ہم نے اوسکو اپنی قدرت سے اور ہم آئینہ وسعت دینے والے ہین سورہ الذاریات پارہ قال فما خطبکم (۲۷)

تعریف اللف والنشر

اور از جملہ محسنات معنویہ لف و نشر ہے اور لف و نشر کہتے ہین متعدد چیزون کے ذکر کرنے کو علے التفصیل یا علے الاجمال پھر ذکر کرنے اوس چیز کو جو واسطے واحد کے ہو احاد سے اوس متعدد کے پھر جن چیزون کا ذکر علے التفصیل ہوا وسکی دو قسم ہین - ایک مرتب دوسرا غیر مرتب مرتب وہ ہے کہ ہووے اوّل متعدد سے فی النشر واسطے اوّل کے متعدد سے فی اللف اور ثانی واسطے ثانی کے جیسے وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ[1] اس آیہ شریف مین ذکر کیا لیل و نہار کو علے التفصیل پھر ذکر کیا اوس چیز کو جو لیل کے واسطے ہے یعنے سکون کو اور جو نہار کے واسطے ہے یعنے ابتغاء من فضل اللہ تعالے - اور غیر مرتب وہ ہے جو اسکے خلاف ہو + اور از جملہ محسنات معنویہ جمع ہے اور

تعریف الجمع

جمع اوسکو کہتے ہین کہ جمع کرے درمیان متعدد کے ایک حکم مین خواہ وہ متعدد دو ہون یا زیادہ جیسے اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا[2] یعنے مال اور بیٹے دونون زینت ہین حیات دنیا کے اور

---

[1] اور رحمت سے اپنی کیا رات اور دن تاکہ آرام کرو تم اوسمین اور تاکہ ڈہونڈو تم اوسکی فضل سے سورہ قصص پارہ امن خلق (۲۰)

[2] مال اور بیٹے زینت ہین حیوۃ الدنیا کی سورہ کہف پارہ سبحن الذی (۱۵)

از جملہ محسنات معنویہ جمع مع التفریق والتقسیم ہے جیسے یَوْمَ یَاْتِ لَا تَکَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّشَهِیْقٌ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ ط

اس آیہ مین جمع مع التفریق والتقسیم دونون ہین یعنے جمع کیا ہے اسنے نفس کو قول (لاتکلم نفس) مین پھر فرق کیا درمیان اونکے بعض کو شقی اور بعض کو سعید بقول (فمنهم شقی وسعید) فرماکر پھر تقسیم کی اشقیا کیطرف عذاب نار اور سعدا کی طرف نعیم جنت کی بقول (فاما الذین شقوا الخ) سے مضاف کرکر +

یہ چند محسنات معنویہ تفصیل سے لکھدے گئے اگر اسیطرح تفصیلاً سارے

(۱ ایکدن آنیوالا ہی کہ نہ کلام کرے گا کوئی نفس مگر حکم سے اوسکے پس بعض اون نفسون مین سے شقی ہین اور بعض اون مین سے سعید ہین پس وہ لوگ جو شقی ہوے پس بیچ آگ کے واسطے اونکے اوسمین چلانا ہے باریک آواز سے اور موٹے آواز سے ہمیشہ رہنے والے بیچ اوسکے جب تک کہ آسمان اور زمین ہین مگر جو چاہے پروردگار تیرا تحقیق کہ پروردگار تیرا کرنیوالا ہے جو ارادہ کرتا ہے اور جو لوگ کہ سعید کیے گئے پس بیچ بہشت کے ہین ہمیشہ رہنے والے بیچ اوسکے جب تک کہ زمین و آسمان مگر جو چاہے پروردگار تیرا بخشش ہے نہ کھنڈنے گا۔ سورۂ ہود پارہ ومامن دابہ ر ۱۲)

محسنات معنویہ اور لفظیہ لکھے جائین تو ما نحن فیہ سے نکل جانا پڑے گا
اسلیے اونکے اسماء پر اکتفا کیا جاتا ہے جسکو اونکی تعریفات اور تمثیل
معلوم کرنا ہو وہ کتب بلاغت کیطرف رجوع کرے۔ اسماء اون کے یہ ہین
۱ ارصاد + ۲ رجوع + ۳ استخدام + ۴ تجرید + ۵ مبالغہ مقبولہ +
۶ مبالغہ مردودہ + ۷ مذہب الکلامی + ۸ حسن التعلیل +
۹ تفریع + ۱۰ تاکید المدح بما یشبہ الذم + ۱۱ تاکید
الذم بما یشبہ المدح + ۱۲ استثنا + ۱۳ ادماج +
۱۴ توجیہ + ۱۵ ہزل + ۱۶ تجاہل العارف + ۱۷ قول
بالموجب + ۱۸ اطراد + یہان تک محسنات معنویہ کے ہین
محسنات لفظیہ بھی بہت ہین ازانجملہ ۱ جناس بین اللفظین +
۲ ردالعجز علی الصدر + ۳ سجع + ۴ موازنہ + ۵ قلب + ۶ تشریع +
ہے اگر ترتیب الٹی مین کچھ اولٹ پھیر کیا جائے گا تو ضرور ہے کہ
ان وجوہ تحسین کلام مین قسیح آجائے گا۔ عجمی ہندی لا یعلم و لا یعقل سے
اسکا سنبھالا کیونکر ہو سکے گا۔ اسی پر قیاس کرلو اون صنایع کو جو
سوا ان صنایع لفظیہ اور معنویہ کے ہین اور اوسپر ہم ہندی نژاد عدم
مناسبت سے ہے نہین لیجا سکتے کبھی اولٹ پھیر کرنے سے مسخ نہ ہونگے
انسان اگر اپنے امکان بھر غور کرے اور نظر صحیح سے دیکھے تو ترتیب

قدیم قرآن مین کیا کیا اعجاز بھرے ہین مگر جسکی آنکھ احول ہو اور ایک ایک کی دو دو سوجھتی ہون اوسکے دیکھنے کے سند نہین یا کوئی اچھی آنکھین رکھنے پر بھی نہ دیکھے تو اوس سے کہ نہین **شعر**

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ٭

ارباب بصیرت پر منکشف ہو کہ منجملہ اور اعجاز کے اس کلام پاک مرتب بہ ترتیب توقیفی مین ایک یہ بھی معجزہ ہے کہ بین النظم والنثر واقع ہوا ہے نہ فقط نظم ہے نہ صرف نثر اور یہ بات محالات سے ہے کہ کوئی جن و بشر اسپر قادر نہین اور باوجود بین النظم والنثر ہونے کے کچھہ آیات اسمین بعد تفتیش کامل کے موزون پائی گئی ہین جو بعضے مصاریع اور بعضے ابیات ہین - اسمین بھی کوئی حکمت ربانی ہوگی اوس حکمت کو سوا اوسکے اور کون جانے ـ

چنانچہ یہ آیت بحر طویل مین ہے بطور مصرع کے[۱] وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ بالاشباع تقطیع اسکی فُعُولُنْ مَفَاعِیلُنْ ہر دو بار اسطرح سے

---

[۱] اور مت قتل کرو تم ایسے نفس کو جسکو حرام کیا اللہ تعالے نے سورہ بنی اسرائیل پارہ سبحن الذی ۱۵

وَلَا تَقْ فعولن تلوا النفس لن مفاعیلن لکی حرّ فعولن رام اللّٰهُ

مفاعیلن ـ

۲ اور آیہ شریفہ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ بالاسکان

اسی بحر سے ہے تقطیع اسکی یون ہے یُحَلْلَوْ فعولن نَ فِیْهَا مِنْ

مفاعیلن اَسَاوِ فعول رَ مِنْ ذَهَبْ مفاعلن ـ اور آیہ ۳

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْیَقِیْنِ بہ سکون ہای لَهُوْ بحر مدید مجزو سے ہے

تقطیع اسکی اِنْنَ هَا ذَا فاعلاتن لَهُوْ حَقْ فاعلن قُلْیَقِیْنْ

فاعلان ـ

۴ اور آیہ وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ بالاشباع بحر بسیط سے ہے

بروزن مفاعلن فاعلن مستفعلن فعلن تقطیع اسکی وَعِنْدَهُمْ مفاعلن

قَاصِرَا فاعلن تُطْطَرْفِ اَتْ مستفعلن رَا بُوْ فعلن ـ اور آیہ ۵ وَیُخْزِهِمْ

وَیَنْصُرْکُمْ عَلَیْهِمْ وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ باشباع نون

بحر وافر سے ہے بروزن مفاعلتن مفاعیلن فعولن ـ مفاعلتن

مفاعیلن فعولن بطور بیت کے تقطیع اسکی وَیُخْزِهِمْ مفاعلتن

؎ اور نزدیک اونکے جھکی انکھون والے ہم عمر ہین سورہ ص پارہ ومالی (۲۳)

+ اور شکست دیگا اونکو اور نصرت دیگا تمکو اوپر اون کے اور شفا دیگا دلون کو قوم مومنین کے سورہ توبہ پارہ واعلموا (۱۰)

وَيَنْصُرْكُمْ مفاعيلن عَلَيْهِمْ فعولن + وَيَشْفِ صُدُوْ مفاعلتن -

رَقَوْمٍ مُؤْ مفاعيلن مِنِيْنَا فعولن -

اور آیہ وَاَنَّ اللّٰہَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ بالاشباع ہے بحر وافر سے ہے تقطیع اسکی وَاِنَّ اللّٰ مفاعیلن هَ يَهْدِيْ مَنْ مفاعیلن يُّرِيْدُ فعولن +

اور آیہ يَاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ بالاسکان بحر کامل سے ہے بروزن مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ مُتَفَاعِلُنْ مستفعلن متفاعلن بطور بیت کے تقطیع اسکی يَاْتِيَكُمُتْ مستفعلن (مستفعلن) تَابُوْتُ فِيْ مستفعلن هِ سَكِيْنَتُنْ متفاعلن مِرْ رَبِّكُمْ مستفعلن وَبَقِيَّتُنْ متفاعلن مِمَّا تَرَكَ مستفعلن -

کامل

اور آیہ وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا بحر رجز سے ہے بروزن مَفَاعِلُنْ مَفَاعِلُنْ مَفْعُوْلُنْ بطور مصرع تقطیع اسکی وَذُلِّلَتْ مفاعلن قُطُوْفُهَا مفاعلن تَذْلِيْلًا مفعولن -

رجز

(۱۷)

بنبہ اور تحقیق اللہ تو سے ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے سورہ حج پارہ اقترب للناس

+ آویگا تمہارے پاس تابوت بیچ اوسکے وقار کی چیز ہے تمہارے رب کی اور بقیہ ہے متروکہ آل موسی سے اور آل ہارون کا سورۂ بقر پارہ سیقول (۲)

تنبیہ اور نزدیک کئے گئے ہیں نزدیکہ کرنے پر سورہ دہر پارۂ تبارک الذی (۲۹)

اور آیہ مُسلِمَاتٍ مُّوؤمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ + تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ بالاسکان

بحر رمل مسدس سے ہے بروزن فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ بطور بیت

کے تقطیع اسکی مُسلِمَات فاعلاتن مُؤمِنَات فاعلاتن قَانِتَات

فاعلاتن تَائِبَات فاعلاتن عَابِدَات فاعلاتن سَائِحَات فاعلاتن

آ سکے گی - اور اگر تاء قَانِتَاتُ سَائِحَاتُ کو متحرک پڑہیں تو بروزن

فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ سالم ہوگی اور تقطیع اس کے

مُسْلِمَاتُنْ فاعلاتن مُؤمِنَاتُنْ فاعلاتن قَانِتَاتُنْ فاعلاتن تَائِبَاتُنْ

فاعلاتن عَابِدَاتُنْ فاعلاتن سَائِحَاتُنْ فاعلاتن آسکے گی -

اور آیہ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ + ثُمَّ اَنْتُمْ هٰؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ سے

اسی بحر میں ہے بطور بیت کے تقطیع اسکی ثُمَّ اَقْرَرْ فاعلاتن

تُمْ وَاَنْتُمْ فاعلاتن تَشْهَدُوْنَ فاعلاتن ثُمَّ اَنْتُمْ فاعلاتن هٰؤُلَآءِ

فاعلاتن تَقْتُلُوْنَ فاعلاتن -

اور آیہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ بالاسکان بحر رمل مجرد

سے ہے بروزن فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلِیَّانْ

پھر اقرار کیا تم نے اور تم شاہد ہو پہر تم وہ لوگ ہو مارڈالتے ہو سورہ بقر پارہ الٓمٓ (۱)

+ ہرگز نہ پہونچوگے بہلائی کو یہاں تک کہ خرچ کرو اوس چیز سے کہ دوست رکہتے ہو - سورہ آل عمران پارہ لن تنالوا (۴)

* مسلمان عورتیں ایمان والیاں فرمانبرداری کرنیوالیاں توبہ کرنیوالیاں عبادت کرنیوالیاں روزہ رکہنے والیاں خداوند دیکہا ہوا ہو - سورہ تحریم پارہ قد سمع اللہ - (۲۸)

بحر رمل مسدس سالم

[illegible]

بطور مصرع تقطیع اوس کی لَنْ تَنَالُ فاعلاتن بِرَّ حَتّٰی فاعلان
تُنْفِقُوْ مِمْ فاعلاتن مَا تُحِبُّوْنَ فاعلیان +

سبع
۱۲
اور آیہ اَلَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اسی بحر سے
ہے بطور مصرع تقطیع اسکی باسکان کاف ظہرک وذکرک الذی ان
فاعلاتن قَضَ ظَهْرَكَ فعلاتن وَرَفَعْنَا فعلاتن لَكَ ذِكْرَكَ فعلاتن +
اور بروزن فَاعِلَاتُنْ فَعِلَاتُنْ فَعِلَاتُنْ فَعِلَاتُنْ مخبون ہے -

۱۳
اور آیہ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ بالاشباع اسی بحر سے ہے تقطیع
اسکی اِنَّمَا اَللّٰ فاعلاتن هُوَ اِلٰهُنْ فاعلاتن وَّاحِدُنْ فاعلن -
مجدد

۱۴
اور آیہ اِذْ نُسَوِّیْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ بالاسکان اسی بحر سے ہے مگر
مسطور تقطیع اسکی اِذْ نُسَوِّیْ فاعلاتن كُمْ بِرَبِّلْ فاعلاتن عَالَمِیْنَ
فاعلان +

۱۵
اور آیہ وَاَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِیْجٍ بالاسکان بحر سریع سے ہے
بروزن مَفَاعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ فَاعِلَانْ تقطیع اسکی وَاَنْبَتَتْ مفاعلن مِنْ كُلْ
زَوْ مستفعلن جِنْ بَهِیْجٍ فاعلان +

---

* یعنی سوائے اسکے نہیں کہ اللہ معبود اکیلا ہے۔ سورہ نسار پارہ لا یحب اللہ (۶)

+ جو وقت کہ برابر کرتے تھے تم ساتھ پروردگار عالموں کے۔ سورۂ شعرا پارہ وقال الذین (۱۹)

+ اور اگاتی ہے ہر قسم قسم نفیس سے۔ سورہ حج پارہ اقترب للناس (۱۷)

اور آیہ[۱۷] زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ بھی اسی بحر سے ہے تقطیع اسکی

زَلْزَلَتَسْ مستفعلن سَاعَۃِ شَیْ مفتعلن اُنْ عَظِیْم فاعلان ـ

اور آیہ[۲۸] نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ بالاسکان اسی بحر سے ہے تقطیع اسکی

نَصْرُ مِنَلْ مستفعلن لَاہِ وَفَتْ مستفعلن حُنْ قَرِیْبْ فاعلان ـ

اور آیہ[۱۹] اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ ۔ فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ

بالاسکان بحر خفیف سے ہے بروزن فعلاتن مفاعلن فعلاتن ۔ فعلاتن

مفاعلن فاعلان بطور بیت کے ہے تقطیع اسکی اَرَاَیْتَلْ فعلاتن

لَذِیْ یُکَذْ مفاعلن زِبُبِدْدِیْ فعلاتن نِفَذَا کَلْ فعلاتن لَذِیْ یَدُعْ

مفاعلن عُلْیَتِیْمْ فاعلان ـ اور آیہ[۲۰] فَاسْتَقِیْمُوْا اِلَیْہِ وَاسْتَغْفِرُوْہُ بالاسکان

اسی بحر سے ہے تقطیع اسکی فَسْتَقِیْمُوْ فاعلاتن اِلَیْہِوَسْ مفاعلن

تَغْفِرُوْہُ فاعلان ۔ اور آیہ[۲۱] اُنْظُرُوْا اِلٰی ثَمَرِہٖ بالاسکان بحر مقتضب

مجزو سے ہے بروزن فاعلاتُ مفتعلن بطور مصرع کے ہے تقطیع

اسکی اُنْظُرُوْا فاعلات لَاثَمَرِہٖ مفتعلن ۔

---

۱۷ زلزلہ قیامت کا چیز ہے بڑی ۔ سورۂ حج پارہ اقترب للناس (۱۷)

۱۸ مدد خدا کیطرف سے اور فتح نزدیک سورہ صف پارہ قد سمع اللہ (۲۸)

۱۹ کیا دیکھا تو نے اس شخص کو کہ جھٹلاتا ہے دن جزا کو ۔ سورہ ماعون پارہ عم (۳۰)

۲۰ پس سیدھے چلو طرف اوسکے اور بخشش مانگو اوس سے ۔ سورہ حم سجدہ پارہ فمن اظلم (۲۴)

۲۱ دیکھو طرف پھل اوسکے کے ۔ سورہ انعام پارہ اذا سمعوا (۷)

۲۲ اور آیہ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ بحر مجتث مجزو سے ہے بروزن مستفعلن

فاعلاتن تقطیع اسکی وَهُوَ الْغَفُوْ مستفعلن رُ الْوَدُوْ دُ فاعلان + اور

۲۳ آیہ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ بالاسکان اسی بحر سے ہے تقطیع اسکی فِیْہَا نَعِیْ

مستفعلن مُمُّقِیْم فاعلان + اور آیہ ۲۴ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ

بالاشباع بحر متقارب سے ہے بروزن فعولن فعولن فعولن

فعل بطور مصرع تقطیع اسکی وَمَنْ يَتْ فعولن تَقِ اللا

فعولن هَ يَجْعَلْ فعولن لَهُوْ فعل + اور آیہ ۲۵ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

بالاسکان اسی بحر سے ہے بروزن فعولن فعولن فعولن فعل

بطور مصرع تقطیع اسکی وَيَرْزُقْ فعولن هُمِنْحَیْ فعولن ثُلَایَحْ فعولن

تَسِبْ فعل + اور آیہ ۲۶ وَاُمْلِیْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ بالاسکان اسی

بحر سے ہے بروزن فعولن فعولن فعولن فعول تقطیع اسکے وَاُمْلِیْ فعولن

لَهُمْ اِنْ فعولن نَكَيْدِیْ فعولن مَتِیْنْ فعول ۔ اور آیہ ۲۷ فَاِنَّكَ اَنْتَ

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ بھی اسی بحر سے ہے بروزن مذکورہ تقطیع اسکی

---

۲۲ اور وہ ہے بخشنے والا دوستدار ۔ سورہ بروج پارہ عم (۳۰)

۲۳ بیچ اون کے نعمت ہے پائدار ۔ سورہ توبہ پارہ واعلموا (۱۰)

۲۴ اور جو کوئی ڈرے اللہ سے کر دیگا واسطے اوسکے ۔ سورہ طلاق پارہ قد سمع اللہ (۲۸)

۲۵ اور روزی دیگا اوسکو اوس جگہ سے کہ نہیں گمان کرتا ۔ سورہ طلاق پارہ قد سمع اللہ (۲۸)

۲۶ اور رخصت دونگا اون کو تحقیق کہ مکر میرا مضبوط ہے سورہ اعراف پارہ قال الملاء (۹)

۲۷ پس تحقیق تو ہے غالب حکمت والا ۔ سورہ مائدہ پارہ اذا سمعوا (۷)

وَاِنَّہٗ فعولن لَکِتٰبٌ فعولن عَزِیْزٌ لَّا فعولن یَاْتِیْہِ فعول +

اور آیہ لَا تَسْمَعُ فِیْہَا لَاغِیَۃً بالتنوین بحر متدارک سے ہے

بر وزن فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ بطور مصرع تقطیع اس کی لَا تَسْ

فعلن مَعُ فِیْ فعلن ھَا لَا فعلن غِیَتَنْ فعلن + + +

بیان اگر کوئی اعتراض کرے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَمَا عَلَّمْنٰہُ

الشِّعْرَ وَمَا یَنْبَغِیْ لَہٗ یہ تم نے اوسمین سے ابیات و مصاریع کیسے

نکالی ؟

تو جواب اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالے جو شعر و شاعر سے کا انکار

کرتا ہے اوسکے معنی یہ ہین کہ یہ کتاب (قران) براہین قاطعہ

سے بھرے ہے اسمین قضایا سے شعریہ نہین ہین جن کا دار و مدار

تخیلات پر ہے اور پیغمبر ہمارا شاعر نہین ہے یعنے اوسکے سب

باتین سچی ہین اور واقعیات ہین نہ تخیلی اور وہمی وو ہمانے جیسے

لرکون اور خام مغزو نکے ہوا کرتے ہین، اور دلیل اسپر یہ ہے کہ کفار

حضرت کو شاعر کہتے تھے ساتھ اسکے نہ شعر و شاعر سے اور عروض

+ نہین سنتے اوسمین بیہودہ ۔ سورہ غاشیہ پارہ عم (۳۰)

+ اور نہین سکہایا ہم نے اوسکو شعر اور نہین لایق اوس کے ۔ سورہ یٰسین پارہ و مالی (۲۳)

و قافیہ سے تھے اور یہ کلام پاک عروض و قافیہ سے عاری ہے
تو مراد اونکی یہ تھی کہ یہ کلام واقعیات سے نہیں ہے اسکے بنا
تخیلات پر ہے نہ یہ کہ اِمْرَءُ[1] الْقَیْسُ وَابْنُ[2] اَبِی صَلْتْ وَنَابِغَہ[3] وَ
لَبِیْدْ[4] وَخَنْسَاءِ[5] وَضَبِّی[6] وَزُهَیْرْ[7] اِبْنِ رَبِیْعَۃُ الْعَامِرِیْ وَصَابِیْ[8] وَجَرِیْرْ[9] وَ
اَبُوْنُوَاسْ[10] وَکُمَیْتُ[11] وَاَعْشٰی[12] وَطَرْفَۃ[13] ابْنِ الْعَبْدِ الْبَکْرِیْ وَکُثَیِّرْ[14] وَعَزَّہْ[15]
وَحَارِثْ[16] ابْنِ حِلِّزَۃِ الْیَشْکُرِیْ وَعَمْرُو[17] بْنْ
کُلْثُوْمْ تَغْلَبِیْ کہ اشعار کی شعر ہین۔ اور
اگر یہ بھی کہا جاے کہ اونہون نے کہین تفتیش سے ایسے ہی ابیات
و مصاریع پاے تھے اس جہت سے شاعر کہنے لگے تو اتنی بڑی
کتاب مین یہ چند فقرہ موزون نکلنے سے اوس کتاب کا صاحب شاعر
نہین کہلاتا اس سبب سے آپکو شاعر کہنا کفار کی کمال حماقت تھی کیونکہ
نہ تو کلام اللہ مجید مقدمات شعریہ و تخیلیہ سے مرکب ہے نہ سب یا اکثر
کتاب موزون ہے با وجود ان متعارفہ شعرا جمین عروض و قافیہ کی
رعایت کی گئی ہو بلکہ ان خرافات سے کلام خدا ے عزوجل خالی ہے
کہین کہین جو لطف جو پیدا ہوا ہے کچھ حکمت سے خالی نہ ہوگا۔ رہے
اور کلام خدا کے سوا احادیث شریفہ مین سے کہین کہین ایسا پایا گیا
ہو یہ سب شعراے عرب کے نام مین جو اپنے زمانے مین بے مثل تھے۔

تقطیع احادیث شریفہ بحر رجز وافی مجزو

چنانچہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت مبارک کیطرف اشارہ کرکے فرمایا هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ ✢ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ باشباع تا بحر رجز وافی سے ہے بروزن مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ فَعُوْلُنْ ✢ مفاعلن مستفعلن فعولن تقطیع اسکی هَلْ اَنْتَ اِلْ مستفعلن لَا اِصْبَعٌ مستفعلن دَمِيْتِيْ فعولن ✢ وَفِيْ سَبِيْ مفاعلن لِلّٰهِ مَا مستفعلن لَقِيْتِيْ فعولن ہے ✢

اوراسی بحر سے ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ الدَّارَ دَارُ الْاٰخِرَةِ ✢ فَاَكْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةْ مگر آغاز وزن کا بعد الف لام اللھم کے ہے اور کلمہ ال کا خرام (یعنے وزن سے باہر) ہے تقطیع اسکی لَاهُمَّ اِنْ مستفعلن نَدْدَارَ دَا مستفعلن رَالْاٰخِرَةِ مستفعلن ✢ فَاَكْرِمِلْ مفاعلن اَنْصَارَ وَلْ مستفعلن مُهَاجِرَةْ مفاعلن ہے ✢

اور بحر رجز مجزو سے ہے اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ✢ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ بروزن مَفَاعِلُنْ مَفَاعِلُنْ ✢ مَفَاعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ تقطیع اسکی اَنَا النَّبِيْ مفاعلن يُلَا كَذِبْ مفاعلن اَنَا بْنُ عَبْ مفاعلن دُ الْمُطَّلِبْ مستفعلن

نہین ہے تو مگر ایک اونگلی کہ تو خون آلودہ ہوگئی ✢ اور بیچ راہ خدا کے نہین مل گئی
پس عزت دی انصار اور مہاجرین کو۔
✢ مین نبی ہون جھوٹ نہین - مین ہون بیٹا عبد المطلب کا۔
اے اللہ میری تحقیق کہ گھر گھر آخرت کا ہے۔

اور بحر رجز مشطور سے ہے اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلیٰ لَکُمْ
بروزن مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ تقطیع اس کی اَللّٰہُ مَوْ مستفعلن لَانَا وَلَا
مستفعلن مَوْلیٰ لَکُمْ مستفعلن ہے ۔

اور مجزو رجز وافی سے ہیں یہ تین شعر عبداللہ بن رواحہ کے
جنکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرف فرمایا ہے ۔ وَاللّٰہِ لَوْلَا
اللّٰہُ مَا اھْتَدَیْنَا + وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا + فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً
عَلَیْنَا + وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا + اِنَّ الْاُولیٰ
قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا + اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا +

جن کا عروض و ضرب فعولن یا مفعولن ہے اور باقی ارکان
مستفعلن یا مفاعلن ہیں تقطیع ان کی وَاللّٰہِ لَوْ مستفعلن لَااللّٰہُ مَہْ مستفعلن
تَدَیْنَا فعولن وَلَا تَصَدْ مفاعلن دَقْنَا وَلَا مستفعلن صَلَّیْنَا فعولن
فَاَنْزِلَنْ مفاعلن سَکِیْنَتَنْ مفاعلن عَلَیْنَا فعولن + وَثَبِّتِلْ مفاعلن
اَقْدَامَ اِنْ مستفعلن لَاقَیْنَا مفعولن + اِنَّ الْاُولیٰ مستفعلن قَدْ بَغَوْ مفاعلن
عَلَیْنَا فعولن اِذَا اَرَا مفاعلن دُوْفِتْنَۃً مستفعلن اَبَیْنَا فعولن

+ قسم اللہ کی اگر نہ ہوتا تو ہم سیدھی راہ پر نہ ہوتے + اور نہ زکوۃ دیتے ہم اور نہ نماز پڑھتے + پس اے خدا سکینہ نازل کر تو اوپر ہمارے وقار کو + اور جما دے تو پاؤں وقت مقابلہ کفار کے + تحقیق کہ اگلے کافروں نے بغاوت کی اوپر ہمارے - جب کہ ارادہ کیا انہوں نے ہمارے بہکانے کا تو ہم نے انکار کیا -

یہ بعضے احادیث جو موزون نہ نکلیں یا نحن فیہ میں سے اور علاوہ نہیں ہوتیں فقط اسواسطے لکہدی
ہے کہ معلوم ہوجاوے مسلمین کو کہ کلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل ہے کلام اللہ کا جو بات اسمین
اسمین بھی ہے اور کلام اللہ کے بعض آیات موزون جو ہم نے نقل کیے اسکا سبب وہی
ہے جسکے طرف پہلے اشارہ کیا گیا یعنے اگر ترتیب قدیم توڑ کے
چھوڑے جائے تو جس جگہ سے توڑی جائے گی شاید وہان وہ
کلام پاک موزون ہو اور ٹوٹ جائے۔ یَا شَیْخُ الْکَاکُوْرِیْ اِیَّاکَ
وَالطَّمَعَ وَالْحُطَامَ ۞ وَاِیَّاکَ وَالتُّهْمَةَ عَلَی اللّٰهِ وَکُلُّ شَیْءٍ
حَرَامٌ ۞ سَتُبْلٰی لَحْمُکَ وَعِظَامُکَ ۞ وَتَبْقٰی بَعْدَ هٰذَا ذَنْبُکَ
وَاِجْرَامُکَ یَا شَیْخُ اِنَّ الدُّنْیَا وَلَذَّاتِهَا کَخَطْفِ الْبُرُوْقِ اَلْیَوْمَ
کُلَّمَا تَفْعَلُ تَخْرِیْبَ الْقُرْاٰنِ وَغَیْرِهَا سَهْلٌ وَلٰکِنْ بُکْرَةً
تَنْخَرِقُ الْخُرُوْقُ یَا شَیْخُ اَرَضِیْتَ الْیَوْمَ بِالدَّنَایَا فَاصْبِرْ
اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَظْهَرُ الْخَفَایَا یَا شَیْخُ اَنْتَ الْیَوْمَ فِیْ مَحَبَّتِ
الدُّنْیَا مُتَهَالِکٌ وَمَا تَعْلَمُ اَنَّکَ غَدًا اَوْ بَعْدَ غَدٍ

اے کاکوری کے شیخ بچا اپنے کو طمع اور مال دنیا سے اور پرہیز کر تہمت کرنے سے اوپر اللہ کے اور ہر شے حرام ہے قریب ہے کہ گل جائیگا گوشت تیرا اور ہڈیان تیری اور باقی رہجاوینگی بعد اوسکے گناہ تیرے اور جرم تیرے۔ اے شیخ تحقیق کہ دنیا اور لذتین اوسکی مثل چمک بجلی کی ہین آجکے دن جو کچھ کہ کرتے تو خراب کرنے سے قرآن مجید وغیرہ اوسکی آسان ہے لیکن کل بہت پھاٹ جائیگا۔ اے شیخ آیا آج راضی ہو گیا تو ساتھہ ناپاک چیزون کے۔ پس صبر کر اگر چاہے اللہ ظاہر ہوجاوینگی پوشیدہ باتین۔ اے شیخ تو آج بیچ محبت دنیا کے ڈوب رہا ہے اور نہین جانتا ہے کہ کل یا پرسون

هالك يا شيخ انظر إلى نفسك قبل أن يستحيل النظر وتفكر
في أحوالك الدنيّة قبل أن لا ينفعك الفكر يا شيخ
المفرّطين في الواجبات والسنن والفرض يا شيخ الناشين
يوم الحسابات والعرض كن كيف شئت واعمل
ما شئت نعوذ بالله من إراداتك وأعاذنا الله عن
مراداتك اشعار إذا اعتصم المخلوق من فتن الهوى
بخالقه أنجاه منهن خالقه ومن هانت الدنيا
عليه فإنني + ضمين له أن لا تذم خلائقه
أرى صاحب الدنيا مقيماً بجهله + على ثقة
من صاحب لا يوافقه +

اسکے آگے کا قول اس سے بھی زیادہ عجب اور مضحک ہے وہ یہ کہ اپنے شک
خوش بیانی بھی ایک زبردست قوت ہے - لیکن کلام پاک کی فصاحت

توجان دینے والا ہے اے شیخ دیکھ تو طرف نفس اپنی کی پہلے اس سے کہ محال ہو جاوے دیکھنا اور فکر کر اپنی خراب
حال میں پہلے اس سے کہ نہ نفع دے تجھکو فکر اے شیخ کمی کرنیوالوں کے بیچ واجبوں اور سنتوں اور
فرض کے اے شیخ ہونے والے نکے دن حسابوں اور عرض کی ہو جا تو جیسا تیرا جی چاہے اور کر تو
جیسا تیرا جی چاہے پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ سے ارادوں سے تیرے اور بچاوے ہمکو اللہ
مرادوں سے تیری اشعار - جب کہ چنگل مارے مخلوق بچکر فتنوں سے خواہش نفس کے بساتھ خالق اپنے کے
تو نجات دیتا ہے ان سے خالق اوسکا - اور جو شخص کہ ہو گئی ہو دنیا اوپر اوسکے پس تحقیق کہ میں + ضامن
ہوں واسطے اوسکے کہ نہ مذمت کریگی اوسکو خلایق خالق - دیکھتا ہوں میں صاحب دنیا کو ساتھ جہل
اپنا کی + اوپر اعتماد ایسے رفیق کے جو نہیں موافق ہے اوسکا -

و بلاغت نے فصحاے عرب کو اس امر کا قایل کر دیا تھا کہ قرآن کلام خدا ہے ایسا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جو محض اُمّی ہو اوسکا یہی ایک معجزۂ رسالت کیا کم ہے کہ اوسکا کلام فصحاے عرب کے مقابلے مین باوجود بے علمی کے ہر امور پر فوق لیگیا اور اوسکے انتظام سیاست اور قواعد تمدن نے جہلاے عرب کو اونکی زندگی کا مطلب اور اونکی ہستی کا سبب بخوبی ذہن نشین کردیا عرب کے بادیہ گرد قوین کیا امرالقیس ایسے فصحاے عرب کی طلاقت لسانی کے قایل نہ تھین؟ نہین! تھین!! ضرور تھین لیکن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی پرجوش تلقین سچی خدا پرستی کی رہبر تھی۔ اسلیے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پورا پورا کامیابی۔ اور آپ کی تقریر کا برقی اثر فوراً محسوس ہوا انتہے

اس قول کی ریزی پرزے ایسے سخیف ہین کہ اون کا ردو قدح اوقات عزیزہ کو ضایع کرتا ہے مگر مجبوری ہے اگر چپکی ہورہین تو جہال عجز پر محمول کرینگے دیکھو ایک ریزہ سخیف یہ ہے کہ بعد قول (بے شک خوشبیانی بھی ایک زبردست قوت ہے) کی لکھتے ہین (لیکن کلام پاک کی فصاحت و بلاغت نے فصحاے عرب کو اس امر کا قایل کر دیا تھا کہ قرآن

کلام خدا ہے) یہ لفظ لیکن کس کا استدراک ہے کس کلام
نفی پر وارد ہوا ہے کہ اپنے بعد اوس کلام کو ثابت کرتا ہی
اسکے جواب مین دو احتمال ہین اور دونون بے معنے - ایک
یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین خوشبیانی تھی لیکن وہ خوش بیانی
خلق کے مومن بنانے مین کافی نہ ہوے جب تک کہ کلام
پاک نہ سنایا - دوسرا احتمال یہ ہے کہ فصحاے عرب مین خوشبیانی
تھی مگر کسیکو اپنا مسلم و مومن بنا نہ سکے جب کلام پاک نبی
صلے اللہ علیہ وسلم پر اوترا تب لوگ اوسکے فصاحت و بلاغت
کو دیکھکر قایل ہوگئے کہ یہ کلام خدا ہے - پہلا احتمال تو اسواسطے
بے معنے ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کب اپنی خوشبیانی سے
قران اوترنے کے آگے لوگون کو گرویدہ کرنا چاہتے تھے جو
تم لکھتے ہو کہ بے شک خوشبیانی بھی ایک زبردست قوت ہے
لیکن کلام پاک کی فصاحت و بلاغت نے فصحاے عرب کو قران
کی قرانیت قبلوادے یعنے اون مین خوشبیانی تھے مگر جب تک
قران نہ سنایا اونکے خوش بیانی کافی نہین ہوئی - دوسرا
احتمال اسواسطے بے معنے ہے کہ فصحاے عرب مین خوشبیانی
تھی اور اوسکے عرب لوگ قایل تھے چاہتے تو خلق کو اپنے

نبوت کا قایل کر لیتے مگر اتفاق ہے قران جو اوترنے لگا تو اوسکی فصاحت و بلاغت دیکھکر لوگ قایل ہو گیے کہ یہ کلام خدا ہے - یعنے نبی نبی کی قدرت فصحائے عرب مین تھے مگر اس کلام سکے اوترنے سے نہین ہوئے - دیکھو یہ کیسا کلام مجنونانہ ہے - دوسرا ازیرہ سخیف یہ ہے کہ ایسا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جو محض امّی ہو اوسکا یہی ایک معجزۂ رسالت کیا کم ہے کہ اوسکا کلام فصحائے عرب کے مقابلے مین باوجود بے علمے کے ہر امور پر فوق لے گیا) اس بولی سے یہ شخص لا یعقل محض معلوم ہوتا ہے کہ اسکو بات کرنی بھی نہین آتی یا ہوشیار ہے کہ مسلمین کو احمق جان کر اپنے کفر بات اگل رہا ہے اگر کوئی اوسکو کسی کلمہ پر ٹوکے تو صاف جہل وحماقت کا دعوے اور عذر کر کے چھوٹ جائے - ان دونون شقون مین کبھی وہ شق غالب رہتی ہے کبھی یہ شق - لایعقل ہونے کی شق تو یون غالب ہے کہ ہر امر پر فوقیت لے گیا ہے کہنے کی جگہ پر (ہرامور مین فوق لیگیا ہی) بولتا ہے یہ بولی ایسی ہے جیسے کہا کرتے ہین کہ فلان شخص قابلیت مین فلان شخص سے زیادہ ہے کوئے صاحب اسکی جگہ پر کہین فلان شخص قابل مین فلان شخص سے زیادہ ہے - یا کہتے ہین کہ آج

حاکم کے سامنے زید کی ولدیت بہ نسبت عمر کے ثابت ہوئی۔ کوئی صاحب اس فقرے کو یون اوگلین کہ آج حاکم کے سامنے زید کی ولدیت بہ نسبت عمر کے ثابت ہوئی وعلی ہذا القیاس اور بیہوشیاری ہونے کی شق اون غالب ہے کہ وہ کہتے ہین کہ ایسا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جو امّی محض ہو اوسکا یہی ایک معجزہ رسالت کیا کم ہے کہ اوسکا کلام فصحائے عرب کے مقابلے مین باوجود بے علمی کے ہر امور مین فوق لے گیا۔ اس جملہ کے الفاظ دیکھو ۵

چشمش بطرفے میرود مژگان نمناکش نگر
در سینہ دارد آتشے پیراہن چاکش نگر

کفر غلیظ کے ٹکڑے ہین کہتے ہین کہ ایسا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جو محض امی ہو (امی محض کے معنی جاہل مطلق لیئے ہین) چنانچہ اگلا فقرہ یعنی باوجود بے علمی کی ہر امور پر فوق لے گیا ہے اس امر پر دال ہے کہ لاَیَتَأَمَّلُ اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جاہل کہنا یا وہ لفظ جو اس عیب پر موہم ہو کفر ہے اور اوس کا قایل کافر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم امّی تھے جاہل نہ تھے العیاذ باللہ امّی اور ہے جاہل اور اور اس اجہل نے ان دونون مین تمیز نہ کی اناللہ وانا الیہ راجعون جاہل اوسکو کہتے ہین

کہ علم نہ رکھتا ہو جیسا کہ یہ خود ہے کہ علم وجہل مین فرق نہین کرتا اور امّی کے معنے یہ ہین کہ کسے ملائے مکتبی کے سامنے کتاب نہ کھولی ہو اور اوس قلیل العلم کے سامنے زانو تہہ نہ کیا ہو نہ یہ کہ اللہ تعالے نے بھی اوسکو نہ سکھایا ہو اور شدید القوے ذو مرّہ کو اوسکے تعلیم کے واسطے مقرر اور معین نہ کیا ہو۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے نے بشر کے تلمذ سے بچایا اور کہین آپ ہے بلا واسطہ تعلیم کے جیسا کہ فرماتا ہے عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ* اور کہین اس کام پر جبرئیل کی تعینانی کی خبر دی جیسا کہ فرماتا ہے عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ذُوْ مِرَّةٍ* اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ فقرات بھی بہ تقتضائے بے وقوفی سا در ہو سے ہون اور ہم ہوشیاری سمجھتے ہون +

لیجئے اور ایک بوند غلیظ نجس آپ کے قلم ادبار رقم سے ٹپکی ہے جسمین عقلمندی کی لی ہے وہ یہ ہے کہ قران شریف کو اسکا کلام کہہ گئے ہین اس لطیفہ گوئی سے اپنے ہمچشمون مین مُفتخَر (مفتخر) ہوے ہونگے۔

تیسرا ریزہ سخیف یہ ہے کہ اوراوسکے انتظام سیاست اور قواعد تمدن

---

* اور سکھایا تجھکو جو کچھ نہ تہا تو جانتا۔ سورہ نساء پارہ والمحصنت (۵)

* سکھایا اوسکو سخت قوتون والی نے صاحب قوت ہو۔ سورہ نجم پارہ قال فما خطبکم (۲۷)

نے جہلائے عرب کو اونکی زندگی کا مطلب اور اونکی ہستی کا سبب
بخوبی ذہن نشین کر دیا عرب کے بادیہ گردوںمین کیا امیرالقیس ایسے فصحائے
عرب کی طلاقت لسانی کی قایل نہ تھین ؟ نہین ! نہین !! ضرور تھین
۔ لیکن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی پرجوش تلقین سچی خدا پرستی
کی رہبر تھی اسلیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یوماً فیوماً کامیابی
اور آپ کی تقریر کا برقی اثر فوراً محسوس ہوا) اسکا حاصل یہ ہے کہ
طلاقت لسانی امیرالقیس (امرء القیس) اور طلاقت لسانی رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم ایک ہی سے تھے مگر چونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ
وسلم مین ایک بات یہ زاید تھی کہ اونکو تلقین پرجوش اور سچی خدا پرستی تھی
اسواسطے یوماً فیوماً کامیابی ہوئی اور آپ کی تقریر کا برقی اثر فوراً محسوس ہوا
اور امیرالقیس (امرء القیس) مین یہ تلقین پرجوش اور سچی خدا پرستی
نہ تھی اسواسطے باوجود طلاقت لسانی کامل کے اوسکے یوماً فیوماً ترقی
نہ ہوئی استغفراللہ کہان فصاحت و بلاغت و طلاقت لسانی امرء القیس
اور کہان فصاحت و بلاغت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوسمین
اور اسمین ممکن اور واجب کا فرق ہے اوسکی طلاقت لسانی حد امکان
سے باہر نہ تھی اور قران مجید و فرقان حمید کے طلاقت لسانی
دائرہ امکان سے باہر ہے کسی بشر کو باوجود کثرت دعاوے کے

آجتک مثل اقصر سور الانی کی طاقت نہ ہوئی اونکے کلام مین باوجود دعاوے فصاحت و بلاغت کے تنافر کلمات اور تعقیدات بھرے ہین اور یہ کَلَامُ الْمَلِكُ مَلِكُ الْكَلَامِ از اوّل تا آخر ہر عیب لفظی اور معنوی سے صاف وشفاف ہر چنانچہ اون شعرا و فصحا نے خود ہی انصاف کیا ہے کہ نزول قرآن کے وقت قصائد سبعہ معلقہ کعبہ کے دروازے سے اوتار لیے - اور اس کلام پاک مین وہ صفات کاملہ ہین کہ کسی بندے کا کلام اوسکو کسی جہت سے نہین پہونچتا كَمَا قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ كُلُّ جُمْلَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ مُعْجِزَةٌ وَحُفِظَ مِنَ التَّحْرِيْفِ وَالتَّبْدِيْلِ عَلٰى مَمَرِّ الدُّهُوْرِ وَقَارِيْهِ لَا يُمِلُّهُ وَسَامِعُهُ لَا يُمِجُّهُ بَلْ لَا يَزَالُ مَعَ تَكْرِيْرِهٖ وَتَرْدِيْدِهٖ غَضًّا طَرِيًّا تَتَزَايَدُ حَلَاوَتُهُ وَتَتَعَاظَمُ مَحَبَّتُهُ وَغَيْرُهٗ مِنَ الْكَلَامِ يُمَلُّ مَعَ التَّرْدِيْدِ وَيُعَادٰى اِذَا اُعِيْدَ يُوْنُسُ

جیسا کہ کہا بعضے علماء نے کہ ہر جملہ قرآن سے معجزہ ہے اور محفوظ رہا ہے تحریف اور تبدیل سے اوپر گذرنے زمانہ کے اور قاری اپنے کو ملالت مین نہین ڈالتا اور سامع اپنے کو تکلیف نہین دیتا بلکہ ہمیشہ رہتا ہے ساتھہ تکرار اوسکے اور اولٹ پہیر کے تر و تازہ دن بدن زیادہ ہوتی ہے شیرینی اوسکی اور دن بدن بڑہتی ہے محبت اوسکی اور غیر اوسکا کلام سے ملال دیتا ہے ساتھہ چند بار پڑہنے کے اور بُرا لگتا ہے جب کہ اعادہ کیجئے جاوے اور قرآن ایسا ہی کہ ابجنس

بِهٖ فِي الْخَلَوَاتِ وَ يُسْتَرَاحُ بِتِلَاوَتِهٖ مِنْ شَدَائِدِ
الْأُمُوْرِ وَ اشْتَمَلَ عَلٰى جَمِيْعِ مَا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ جَمِيْعُ الْكُتُبِ
الْإِلٰهِيَّةِ وَ زِيَادَةً أَرَادَ بَعْضُ الْفُصَحَاءِ بِمُعَارَضَةِ بَعْضِ
سُوْرَةٍ وَ قَدْ أُوْتِيَ مِنَ الْفَصَاحَةِ وَ الْبَلَاغَةِ الْحَظَّ الْأَوْفٰى
فَسَمِعَ صَبِيًّا فِي الْمَكْتَبِ يَقْرَءُ وَ قِيْلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِيْ
مَاءَكِ وَ يَا سَمَاءُ أَقْلِعِيْ وَ غِيْضَ الْمَاءُ وَ قُضِيَ الْأَمْرُ
رَجَعَ مِنَ الْمُعَارَضَةِ وَ مَحَا مَا كَتَبَهٗ وَ قَالَ مَا هٰذَا
مِنْ كَلَامِ الْبَشَرِ

اور بس عجب ہے اس شیخ کاکوری سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کے فصاحت کے مقابلے مین فصاحت و طلاقت
امرالقیس کو ذکر کرنا ہے شاید کہ یہ شخص عقل و ذہن سے نہایت بے بہرہ
ہے اور قطع نظر ایمان اور اوسکے عدم کی ذوق صحیح بھی اگر اس شخص

سے لیے جاتا ہے ساتھہ اوسکے تنہائیون مین اور راحت طلب کیجاتی ہے ساتھہ تلاوت
اوسکی کے سخت کامون سے اور ملا ہوا ہے اوپر تمام اون چیزون کے کہ جنکو شامل ہین
ساری کتب الہیہ اور زیادہ کو ارادہ کیا ہر بعضے فصحا نے معارضہ بعض سور اوسکی کو اور حال
یہ کہ دیا گیا تہا وہ فصاحت اور بلاغت سے نصیب وافر پس سنا اوسنے ایک لڑکے کو مکتب
مین کہ پڑہتا تہا (اور کہا گیا اے زمین نگل جا پانی اپنا اور اے آسمان بس کر لینے تہم اور
خشک کیا گیا پانی اور تمام کیا گیا کام) پہر گیا معارضہ سے اور مٹا دیا وہ جو کچھ کہ لکھا تہا اور کہا
نہین ہے یہ کلام بشر سے +

کو ہوتا تو اسی قرآن کے ذکر کے ساتھ امرء القیس کی فصاحت کا ذکر نہ کرتا دیکھو دو چار شعر امرء القیس کے بڑے دعوے کے مذکور ہوتے ہین اور اوسکی مقابل مین قرآن کی آیات غور کرو کہ اوس سے اس سے کچھ علاقہ بھی ہے یا نہین +

اشعار

قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرَى حَبِيبٍ وَمَنْزِلِ + بِسِقْطِ اللِّوَى بَيْنَ الدَّخُولِ فَحَوْمَلِ + فَتُوضِحَ فَالْمِقْرَاةِ لَمْ يَعْفُ رَسْمُهَا + لِمَا نَسَجَتْهَا مِنْ جَنُوبٍ وَشَمْأَلِ +

تَرَى بَعَرَ الْآرَامِ فِي عَرَصَاتِهَا
وَقِيعَانِهَا كَأَنَّهُ حَبُّ فُلْفُلِ +

دیکھو ان اشعار مین کیا مزہ ہے پہلے تو غریب مواضع کے نام دَخُول و حَوْمَل و تُوضِح و مِقْرَاة مذکور ہین اور پھر یہ ضرورت شعری شمال کو شَمْأَل باندھا ہے اور مضمون کیا واہی ہے کہ اپنی معشوقہ کے عرصات و قیعان کی تعریف یہ ہے کہ مینگنیان ہرنیون کی وہان ایسی معلوم ہوتی ہین جیسے گول مرچ کے دانے یہ مشابہت

ترجمہ ٹھہر جاؤ تم دونون کہ رولین ہم ذکر حبیب اور منزل سے + سقط اللوی (نام مقام) مین درمیان دخول اور حومل (نام مواضع) کی + پھر توضح اور مقراۃ (نام مواضع) کہ نہین زایل ہوا اثر اوسکا + اسواسطے کہ جسوقت چھپا لیتی ہے اوسکو کوئی ایک ہوا جنوب اور شمال سے ساتھ مٹی کے تو کھولدیتی ہے دوسری + دیکھے تو مینگنیون کو ہرنے کے اوس کے میدان اور برابر زمینون مین۔ گویا کہ وہ دانہ ہین گول مرچ کے

دیکھئے اوس بیچارے کو اور کوئی مضمون ہاتھہ نہ لگا تو یہی باندہ دیا
جسکو سائنس مین ڈائکر نوٹس کرتے ہونگے اور بضرورت شعری کاَنّہ
کو کاَنَّہٗ پڑہنا پڑتا ہے ورنہ تقطیع مقطوع ہو جاتی ہے ۔ اب
اسکے سامنے قرآن کی آیات کو دیکھیے فرماتا ہے ۔ ثُلَّةٌ مِّنَ
الْاَوَّلِيْنَ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۵ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ
مُّتَّكِئِيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ
مُّخَلَّدُوْنَ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ
مَّعِيْنٍ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ وَفَاكِهَةٍ
مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ط وَحُوْرٌ
عِيْنٌ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا اِلَّا قِيْلًا
سَلٰمًا سَلٰمًا وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ وَّ
طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ

+ بڑی جماعت ہے پہلوں مین سے اور تہوڑی پچھلوں مین سے اوپر جڑاؤ تختوں سونے کے تاروں سے بنے ہوئی کی ہین تکیہ لگے ہوئے اوپر اونکے آمنے سامنے پہرینگی اوپر اونکی لڑکے ہمیشہ رہنے والے ساتھہ آبخوروں کے اور آفتابونکی اور پیالیوں کے شراب صاف سے نہین سر دکھایا جائیگا اس سے اور نہ بکواس بکینگے اور میوے اوس قسم سے کہ پسند کرین اور گوشت جانوروں کے اس قسم سے کہ چاہین گے اور واسطے اونکے عورتین گوری بڑی آنکھوں والیاں مانند موتیوں چھپائے ہوئے کے بدلا اوس چیز کا کہ تھے وہ کرتے نہین سنینگے بیچ اوسکے بیہودہ اور نہ گناہ کی باتین مگر کہنا سلام ہی سلام ہے اور داہنی طرف والے کیا ہین داہنا طرف والے بیچ بیریوں کانٹے دور کیے ہوئے کے اور کیلے تہ بتہ ۔

وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ ۙ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ۙ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ۙ لَّا مَقْطُوعَةٍ
وَلَا مَمْنُوعَةٍ ۙ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ۙ إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً ۙ فَجَعَلْنَاهُنَّ
أَبْكَارًا ۙ عُرُبًا أَتْرَابًا ۙ لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ ۙ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ
وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۙ وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ۙ
فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ۙ وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ ۙ لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ۙ
إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ
ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ۙ

یہ مختصر حال ہے تین فرقہ کا ایک سابقین دوسرے اصحاب الیمین تیسرے اصحاب الشمال کسیکے عقل صحیح وسالم ہو صدمات مصاحبات کفرہ لیام سے تو معلوم کرے کہ تینوں فرق کا حال ترتیب سے کس فصاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اور جو لطائف ونکات اس مین ہین ہیا اوّل تو طاقت بشر نہین کہ کماھی بیان کرے اسکے ساتھ ہے اگر تھوڑی سی عقل بشر پر کھلے ہین معلوم کرتا ہو تو اس مقام کو

اور سایہ لنبا اور پانی گرتا ہوا اور میوے بہت نہین کاٹا گیا اور نہ منع کیا گیا اور بچھونے بلند تحقیق ہمنے پیدا کیا عورتون اونکی کو پیدا کرنا ایسا کیا ہم نے اونکو کواری سہاگ والی ہم عمر واسطے داہنی طرف والون کے جماعت کثیر ہے پہلون مین سے اور جماعت کثیر ہے پچھلون مین سے اور صاحب بائین طرف کے کیا ہین صاحب بائین طرف کے بیچ ہوا گرم کے اور پانی گرم کے اور سایہ دھوئین کے کہ نہین ٹھنڈا اور نہ حرمت والا تحقیق وہ تھے پہلے اس سے نعمت دیا گیا ہوا۔ سورہ واقعہ پارہ قال فما خطبکم (۲۷)

تفسیر کبیر فخر الدین علیہ الرحمہ مین ملاحظہ کرے اور اوس سے امتیاز
بین کلام حاصل کرے - قدمامین سے ایک شاعر نے جو اس فن مین
مشار الیہ بالبنان تہا اپنی جاریہ سے جو نہایت فصیحہ تہی کہا قَاتَلَكِ اللّٰہُ
مَا اَفْصَحَكِ اوسنے کہا بعد قران اوترنے کے اب کوئی
فصیح بھی باقی رہا - ؟ اوسنے کہا کوئی فصاحت قران کے بیان توکر
اوس جاریہ نے کہا دیکھو ایک آیت ہے اوسمین دو امر ہین اور
دو نہی اور دو خبر اور دو بشارت ہین اور وہ آیہ یہ ہے -
وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ
عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا
رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ + اَرْضِعِيْهِ
اور القيه یہہ دو امر ہین اور ولا تخافی ولا تحزنی
یہہ دو نہی ہین اور انا رادوہ الیک وجاعلوہ من المرسلین

+ اور وحی کی ہم نے طرف مان موسے کی یہ کہ دودہ پلاے جا اوسکو پس جب ڈرے
تو اوپر اوسکے پس ڈالدی اوسکو بیچ دریا کے اور مت ڈر اور مت غم کہا تحقیق ہم پہیر لانیوالے ہین
طرف تیری اور کرنے والے ہین ہم اوسکو پیغمبرون سے - سورہ قصص پارہ ۵
امن خلق السموات (۲۰)

یہ دو خبر ہین اور دو بشارت ہین + اور خضر و موسی علیہما السلام
کے قصے مین طریق تعلیم حکماے یونان برتا ہے کہ وہ لوگ پہلے
طبعیات سکہاتے ہین جنمین بحث ہو اون چیزونکے احوال سے جو
خارج اور ذہن دونون مین مادہ خاصہ کے محتاج ہون پہر جب متعلم
کی عقل مین ایک طرح کا تجرد حاصل ہوا تو ریاضیات بتاتے ہین جنمین
بحث ہو اُن چیزونکے احوال سے جو خارج مین تو مادہ خاصہ کے
محتاج ہون اور ذہن مین نہ ہون پہر جب متعلم کے عقل مین اس فن
کے برتنے سے تجرد زیادہ بڑہا تو الہیات کی تعلیم کرتے ہین جنمین
بحث ہوتی ہے اون چیزون سے جو خارج اور ذہن دونون مین
کسی مادہ کیطرف محتاج نہین ہوتین چنانچہ خضر علیہ السلام نے
کشتی کے توڑنے اور لڑکی کے قتل کرنے اور دیوار کے سیدہا
کرنے کے بیان حکمت مین یہی طریقہ برتا ہے۔ پہلے کشتی کے توڑنے
مین کہتے ہین اما السفینۃ فکانت لمساکین یعملون فی البحر فاردت
ان اعیبہا یہ اردت کہنا اون کا صاف دلالت کرتا ہے اسبات
پر کہ اول وہلہ مین چونکہ متعلم کی ذہن مین تجرد نہین تہا تو پہلے ایسی

ز وہ جو کشتی تھی سو تھی واسطے فقیرون کے محنت کرتے تھے بیچ دریا کے پس ارادہ کیا مینے
کہ اسکو نقصان ڈالدون اوسمین۔ سورہ کہف پارہ قال الم (۱۶)

چیز کا ذکر کیا جو محسوس ہوا یعنی خضر کا توڑنا اسیواسطے اردت کہا اسکے بعد جب ذہن متعلم مین کچھہ تجرد پیدا ہوا تو غلام کے قتل مین کہا۔

وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ۝

یہان اَرَدْنَا مین محسوس کے ساتھہ ایک معقول بھی ہوا جب اردت سے اَرَدْنَا کیا اَرَدْتُ تک مرتبہ تھا تعلیم طبعی کا اور اَرَدْنَا مین ایک طرحکا تجرد زاید ہوا تو مرتبہ ٹھہرا تعلیم ریاضی کا پھر جب تجرد کامل حاصل ہوا تو اپنے کو درمیان سے نکال لیا جو مرید بالذات تھا اوسکا ذکر کیا اور کہا ؛ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِى الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا

۱؎ اور وہ جو لڑکا تھا پس تھے ماں باپ اوسکے ایمان والے پس ڈرے ہم یہ کہ گرفتار کرے اونکو سرکشی اور کفر مین پس ارادہ کیا ہم نے پہر کہ بدلا دیوے اونکو رب اونکا بہتر اوس سے پاکیزگی مین اور نزدیک تر مہربانی مین۔ سورہ کہف پارہ قال الم (۱۶)

۲؎ اور وہ جو دیوار تھی پس تھی واسطے دو لڑکون یتیم کے بیچ شہر کے اور تھا نیچے اوس کے گنج واسطے اون دونون کے اور تھا باپ اون دونون کا نیکبخت پس ارادہ کیا تیرے رب نے یہ کہ وہ پہونچین اپنی جوانی کو اور نکالین اپنا مال گڑا ہوا۔ سورہ کہف پارہ (۱۶)

یہ آراد تر ثلث دلالت کرتا ہے اسبات پر کہ اب مرتبہ متعلم کا ٹر گیا
اور مجرد تک پی لے جانے کی طاقت ہوئی اب تعلیم فن آلٰہی مناسب
ہوئے دیکھو اس لطافت کو مرتا دان کی عقل جوان فنون
وعلوم سے بے بصرہ ہے کہان پھونچسکتی ہے۔ اور ہزارہا لطائف
ہین کہ ایسی ویسی کے عقل پر ظاہر نہین ہوسکتی علمای راسخین رضوان اللہ
تعالے علیہم اجمعین کو بفضل آلٰہی جل سلطانہ اون سے فی الجملہ بہرہ
ہے۔ دیکھو یہ کلام اگر کسے بشر کا ہو تو ضرور ہے کسی نہ کسی سوال
وجواب مین کسے کافر کے قاعدہ علم سے تخلف ہوجاتا کیونکہ
لانے والا اسکا امی محض ہے کسی علم وفن والے کی صحبت
مین نہین بیٹھا کہ فنون کی جزئیات پر مطلع ہوتا از جملہ فنون ایک
منطق ہے کہ کب اونکو اسکے تحقیق کا اتفاق ہوا جو معلوم ہوتا
کہ نقیض سالبۂ کلیہ کے موجبۂ جزئیہ آتی ہے جو
جواب کعب ابن اشرف عالم الیہود مین وارد ہوا ہے قصہ
اسکا یون ہوا کہ ایک روز کعب ابن اشرف حضور عالم پناہ صلے اللہ
علیہ وسلم مین حاضر ہوا۔ یہ شخص نہایت موٹا تھا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم
نے اوسکو دیکھتے ہی مسکرا کر فرمایا کہ اے کعب تجھے خدا کی قسم
سچ کہو کہ توریت مین مذکور ہے کہ موٹا حبر جہنم مین جائے گا یا نہین

اسپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ضحک مفرط لاحق ہوا وہ خبیث شرمندہ
ہوکر ایسا ایک حماقہ بولا کہ جس سے اوسکی ناک کٹ گئی اوسنے بے ساختہ
کہا کہ* مَا اَنزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ اور اس انکار مین اوسکو
یہ خیال نہ رہا کہ مُوسٰی علیہ السلام (جنکے امت مین وہ تہا) کی نبوت
بہی باطل ہوتی ہے اللہ تعالے نے اوسکے جواب مین اوتارا
کہ+ قُلْ مَنْ اَنزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِي جَآءَ بِهٖ مُوسٰى
دیکہو اس نظم عالے کو موافق قاعدہ منطقی کے جواب عنایت
ہوا اوس خبیث نے سالبۂ کلیہ بنایا تہا اور اوسکے نقیض تہے
موجبہ جزئیہ تو جواب موجبۂ جزئیہ سے دیا بہلا یہ اگر خدا کا کلام نہوتا
تو ایسا بشر جسنے ان فنون کو تحصیل نہ ہو ایسا جواب شافی کیونکر دیسکتا

مصرعہ جو اسپر بہی نہ تم سمجہے تو پہر تم سے خدا سمجہے

شیخ جی کے جتنے اقوال ہین سب مضحک ہین یہ ضحک مفرط
کیسا ہی کوئی غمگین بیٹہا ہو ان کا ایک قول یاد کرلے پہر ہنسی
ہے اور وہ یہ ہے - اس قول کو دیکہئے فرماتے ہین (
عرب مین قرآن کے نازل ہونے اور خدا کو اپنی تعجب انگیز حکمت

---

* اللہ نے اوتارا نہین کسی انسان پر کچہہ - سورہ انعام پارہ اذا سمعوا (۷)
+ کہہ کسنے اوتاری وہ کتاب کہ جو لایا اوسکو موسے نے - سورہ انعام پارہ اذا سمعوا (۷)

کا اظہار اوس ملک مین اسوجہ سے اور زیادہ منظور ہوا کہ جہان دنیا مین
فصحاے عرب کی بلاغت اور فصاحت کے جھنڈے گڑے ہوے
تھے وہان شرک وبدعت وغیرہ رسوم قبیحہ مین بھے اوسکا نمبر سب سے
اول تہا اور تہذیب نفس وخدا پرستی مین بالکل پیچھے۔ فصاحت کا
جواب تو ایک امّی کی خوش بیانی سے دیا گیا اور جہالت کا شرمناک
دھبہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے تعلیم سے مٹا۔ اور افضلیت
مین اونکا پایہ اعزاز تکمیل رسالت سے بڑہایا گیا۔ چند روز بعد
وہی جاہل اور وحشی قومین تہذیب وشائستگی کے نورانی لباس سے
آراستہ ہوکر دنیا مین حکمران ہوئین اور تمام علوم مردہ کے حق مین
اونکی تالیفون نے نفس مسیحائی کا کام کیا۔ اور علوم جدیدہ کے
اختراع نے اون کی لیاقت کو تمام دنیا مین مسلم کرا دیا۔ بیشک
غیر اقوام کو اب تک اس بات کا تعجب ہے کہ بہ مقابلہ انبیاے
ماسبق علے نبینا وعلیہم السلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
چندروزہ تعلیم نے لاکھون آدمیون ہزارون قریون اور متعدد
ملکون پر پورا قبضہ کرلیا۔ (انتہے) اولٹی بات کی کہنا یون
چاہیے تہا کہ قران اللہ تعالے نے نازل فرمایا قلع شرک اور
اثبات توحید کے واسطے اور کمال فصاحت اور بلاغت کے

ساتھ آراستہ اور پیراستہ اسواسطے کیا کہ زمان نزول قرآن مین
عرب کے ملک مین فصاحت اور بلاغت کے ہر طرف چرچے تھے
جب اس (کلام اللہ) کی فصاحت اونکی فصاحتون کو زیر کر دے تو
حیران ہوکر اس کے قرانیت کا اقرار کرین اور لانے والے کو
رسول برحق سمجھین - نہ یہ کہ عرب کی قوم کو جو فصاحت کا دم مارتی تھی
اپنی فصاحت دکھائی تھی کہ تمہارے فصاحت اور بلاغت ہمارے فصاحت
وبلاغت کے سامنے ہیچ ہے اور چونکہ وہ لوگ شرک وبدعت اور
اور امور قبیحہ مین بھی گرفتار تھے تو زیادہ حاجت ہوئی اس کلام
فصاحت انضمام کے اتارنے کی

یہ اولٹے پھیر بہ تقتضاے جہل ہوا ہے تو اقرار جہل کا کرنا چاہیے
کہ الزام سے وقت مفید ہو اور اگر انجانتا یہ جملہ سرزد ہوا ہے تو
خوب جان لیجئے کہ ابھی عقلاے روزگار باقی ہین وہ ان باتون کو پہچان
لیتے ہین جیسا کہ آگے مذکور ہوتا ہے - تَبَخْتَرَ بَعْضُ الْاُمَرَاءِ
وَعِنْدَهُ اَعْرَابِيٌّ فَضَرَطَ مِنَ الْاَمِيْرِ رِيْحٌ خَفِيْفَةٌ

لطیفہ

تبختر کیا کسی امیر نے اور اوس کے پاس اعرابی تہا پس اڑی امیر سے ایک
ہوا خفیف

فَاَرَادَ اَنْ يَعْلَمَ هَلْ فَطِنَ بِهَا الْاَعْرَابِيُّ اَمْ لَا فَقَالَ مَا اَطْيَبَ هٰذَا الْمُثَلَّثَ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنَّكَ رَبَّعْتَهَا

تو اب بھی الحمد للہ مثلث اور مربع مین امتیاز کرنے والے موجود ہین اور آگے چلکے اس قول مین فرماتے ہین کہ (فصاحت کا جواب تو ایک امی کی خوشبیانی سے دیا گیا اور جہالت کا شرمناک دہبہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے تعلیم سے مٹایا گیا) اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ جہالت کا شرمناک دہبہ تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے تعلیم سے مٹایا گیا - اب وہ امی تبائے کون ہے جسکی خوشبیانی سے فصاحت کا جواب دیا گیا اگر اوس امی سے بہی مراد رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہین تو یہ توزیع آپ کے کہ امی سے تو یون ہوا اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے یون ہوا - آپ کے کمال فہم سے اطلاع دیتے ہے - اور عجب نہین کہ آپ نے اس عبارت کے معنے اور ایک باریک رکھے ہون وہ یہ کہ یہ دو کام حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے دو حثیت سے ہوے

پس ارادہ کیا امیر نے یہ کہ دریافت کرے کہ آیا مطلع ہوا اوس پر اعرابی یا نہین پس کہا امیر نے کہ کیا اچہا ہے یہ مثلث (یعنی نحو جسمین تین جزء ہون) کہا اعرابی نے کہ ہان مگر تمنے اوس مثلث کو مربع (یعنی اپنی حدث سی) کردیا تقسیم

اس حیثیت سے کہ آپ اُمّی تھے قطع نظر رسالت کے اور قطع نظر مہبط تنزیل قرآن ہونے کے اپنے فصاحت سے فصحاے عرب کے دندان شکن ہوے اور اس حیثیت سے کہ آپ مہبط وحی اور رسول مقبول تھے اون جاہلون کا شرمناک دہیہ جہالت مٹا ڈالا - تو یہ معنے باریک ایسے ہین کہ چھوٹی سے چھوٹے کھوپڑے مین بھی نہ سمائین گی -

نفس امیت بغیر وحی آلہی جل سلطانہ کب کسی مدعی پر موجب ظفر ہوسکتی ہے اور جب وحی کو ظفر اور غلبہ مین دخل ہوا تو امیت صرف کے حیثیت سے کچھہ کام نہ دیا - ایسے شخص تجھے حکیم احسن اللہ خان کے حوالہ کرے کہ تیری فصد باسلیق یا ہفت اندام بہ جبرے یا ایارج فیقرا کی گولیان کھلا کر چند مسہلات عمل مین لاوے

تیرے سوداوی حرکات وسکنات سے تو میرا دم ناک مین آگیا اب اگلے فقرے کو جو اس قول طولانی کا جزو ہے دیکھو بظاہر خوب میٹھی سی باتین ہین مگر دشمن دانا بہ از دوست نادان در پردہ منکرین کا حق نمک ادا کرنا منظور ہے لیکن باقتضاے کمال حمق ویسے بات اوس سے سرزد ہوتی ہے جو اوسکے مخالف ہے کمال خلاف کرینے لحوق جوش وخروش اقدام مین بابت ممالک ستانی وسرکشے جس سے ہم پہلے اطلاع دے آئے ہین کہ نئی ترتیب دینے کی غایت تمہارے

وہی ہے دیکھو ان الفاظ سے نکلتا ہے یا نہین (چند روز بعد وہ
جاہل وحشی قومین تہذیب و شایستگی کے نورانی لباس سے آراستہ
ہوکر دنیا مین حکمران ہوئین) اگر مراد تمہاری یہ نہ ہو اور ان فضائل صحابہ
رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ذکر سے فقط تالیف قلوب مسلمین و مومنین
منظور ہو تو تمہارے مقصود سے کہ قران کے نئی ترتیب دینے ملحوظ
خاطر ہے ان چیزون کو کیا علاقہ ہوگا؟ مین حیران ہون کہ کس عقل
کا یہ آدمی ہے اور کن لوگونکی صحبت مین رہا ہے چاہتا ہے کہ
قران کو منسوخ کردے اور اپنی نئی ترتیب کو اگرچہ محال ہو ترتیب قدیم
سے اعلے و افضل کردے اور وہ مقتضی اسبات کا ہے کہ قرآن
کے نقصانات بیان کرے اور ترتیب قدیم کو ہیچ ٹھہرادے مگر
اسکے ساتھ فضائل قرآن اور حملۂ قرآن بسط سے بیان کرتا ہے
خود اوسکے مقصود کے مخالف ہے۔ غالبًا اسکا سبب سواے
اسکے نہین ہے کہ شیخ صاحب مسلمان کا نطفہ ہین اور یہ تاثیر نطفہ
کی ہے گو حکیم کا حقہ کے خلاف ہو بے اختیار سے قلم
چل چل گیا ہے۔ اسپر حکایت عیسے بن صالح حاکم قیسرین کے جو
امام الحمقا ہے نہایت منطبق ہے کہ قَالَ بَعْضُهُمْ اَتَانِيْ رَسُوْلُهٗ بِاللَّيْلِ

و کہا بعض علما نے کہ آیا میرے پاس قاصد امیر کا رات کو

فَاَمَرَنِي بِالْحُضُورِ فَتَوَهَّمْتُ اَنَّ كِتَابًا جَاءَهُ مِنْ اَمِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ فِي مُهِمٍّ اِحْتَاجَ فِيهِ اِلَى حُضُورِ مِثْلِي فَرَكِبْتُ
اِلَى دَارِهِ فَلَمَّا دَخَلْتُ سَئَلْتُ الْحُجَّابَ هَلْ وَرَدَ
كِتَابٌ مِنَ الْخَلِيفَةِ اَوْحَدَثَ اَمْرٌ فَقَالُوا لَا فَاَمْضَيْتُ
اِلَى الْخُدَّامِ فَسَئَلْتُهُمْ فَقَالُوا مِثْلَ مَقَالَةِ الْحُجَّابِ
فَصِرْتُ اِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي هُوَ فِيهِ فَقَالَ لِي اُدْخُلْ
لَيْسَ عِنْدِي اَحَدٌ فَدَخَلْتُ فَوَجَدْتُهُ عَلَى فِرَاشِهِ
فَقَالَ اِعْلَمْ اِنِّي سَهِرْتُ اللَّيْلَةَ مُفَكِّرًا فِي اَمْرٍ اِلَى
سَاعَتِي هٰذِهِ فَقُلْتُ
وَمَا هُوَ الْاَمْرُ

پس حکم دیا مجھکو حاضر ہونے کا پس گمان کیا مین نے کہ کوئی خط آیا ہے اوس کے پاس امیرالمومنین سے کسی مہم مین کہ محتاج ہوا ہے وہ بیچ اوس مہم کے طرف حاضر ہونے مانند میری کی پس سوار ہوا مین طرف گھر اوسکے کی پس جب کہ داخل ہوا مین تو پوچھا مین دربانون سے کہ آیا آیا ہے کوئی خط خلیفہ کیطرف سے یا پیدا ہوا ہی کوئی امر پس کہا اون لوگون نے کہ نہین پس پھونچا مین خدمتگارون تک پس سوال کیا مین نے اونسے پس کہی اونھون نے وہی بات جو کہی تہی حاجبون نے پس گیا مین اوس جگہ کہ وہ وہان تہا پس کہا اوسنے واسطے میرے کہ داخل ہو نہین ہے پاس میرے کوئی شخص پس داخل ہوا مین پس پایا مین نے اوسکو اوپر بستر اپنے کے پس کہا جان تو کہ تحقیق کہ مین جاگتا رہا ہون آج کی رات فکر مین ایک امر کی اس وقت تک پس کہا مین نے وہ کیا امر ہے

اَصۡلَحَہُ اللّٰہُ الۡاَمِیۡنَ قَالَ اِشۡتَھَیۡتُ اَنۡ یُّصِیۡبَنِیۡ اللّٰہُ حُوۡرِیَّۃً فِی الۡجَنَّۃِ وَیَجۡعَلَ زَوۡجِیۡ یُوۡسُفَ الصِّدِّیۡقَ فَطَالَ لِذٰلِكَ فِكۡرِیۡ فَقُلۡتُ لَہٗ ھَلَّا اِشۡتَھَیۡتَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَنۡ یَّکُوۡنَ زَوۡجَكَ فَاِنَّہٗ سَیِّدُ الۡاَنۡبِیَاۤءِ عَلَیۡھِمُ السَّلَامُ فَقَالَ لَا تَظُنَّ اِنِّیۡ لَمۡ اُفَکِّرۡ

فِیۡ ھٰذَا وَقَدۡ فَکَّرۡتُ فِیۡہِ

وَلٰکِنِّیۡ کَرِھۡتُ اَنۡ اُغِیۡظَ

عَاۤئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا

قیاس ثانی

اسکے بعد ایک اور قول عجیب یہ ہے کہ (قولہ تواریخ سے یہ بات بخوبی ثابت ہے کہ انبیاے متقدمین علے نبینا وعلیہم السلام نے سیکڑون برس کی عمر پائی لیکن اونکی امت عشر عشیر بھی شاہ راہ ہدایت پر نہ آئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ۶۳ برس کی عمر مین ملک عرب اور بعد آپ کے قریباً تمام یورپ - ایشیا - افریقہ کے کل ملکون میں اسلام رائج ہوگیا

نکاح کرے اللہ اسکا کہا اوس نے کہ مجھ خواہش ہوئی اس بات کی کہ کرتا مجھکو اللہ تعالے ایک حور جنت مین اور کردیتا زوج میرا یوسف صدیق کو پس طول ہوا اسلیے فکر میری پس کہا مین نے اوسکو کہ کیون نہ خواہش کی تھی اس بات کی کہ محمد رسول اللہ تمہارے شوہر ہوتے کیونکہ وہ سردار سب نبیون کے ہین علیہم السلام کہا اوس نے کہ نہ گمان کرتو کہ مین نے اسمین فکر نہ کی ہوگی تحقیق کیے فکر کی اسکی مینے لیکن مکروہ رکھتا ہے کہ غصہ دلاؤن

اسلام کی حقیقت اور سچائی کا اعتراف دیگر مذاہب مین بخوبی کرلیا گیا۔
انتہی اس قول کا حاصل یہ ہے کہ انبیاے متقدمین کے سیکڑون برس
کی عمر مین وہ نہ ہوا جو حضرت نے ترسٹھ ۶۳ برس مین کیا۔ کون کون سے
بات کو دیکھو ہر ہر جملہ خبر دیتا ہے کہ لکھنے والے کے دماغ مین خلل ہے
کیونکہ بیان ترسٹھ برس سے اگر ایام نبوت و خلافت راشدہ دونون
مراد لیے ہین تو تئیس ۲۳ نبوت کی اور تیس ۳۰ خلافت راشدہ کے جملہ
ترپن ۵۳ ہوتے ہین نہ ترسٹھ ۶۳ اور اگر فقط ایام نبوت و رسالت مراد
لی ہے تو تئیس ۲۳ برس ہین باقی عمر شریف کی اسمین کیا گنتی ہے شاید
اس شخص نے بچپن مین یہ حکایتین کہانی کو بڑھیون سے سنی ہین
پھر بوڑھا ہوکر بھی اوسکے تمیز نہ کی بھلا یہ تو آپ کی تمیز ہے اور قرآن
کی ترتیب جدید کا ارادہ کیا کہون ع گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل +
اور یہ جو لکھا ہے کہ اسلام کی حقیقت اور سچائی کا اعتراف دیگر مذاہب
مین بخوبی کرلیا گیا بارک اللہ اتنی بات تم نے اتفاقاً راست راست
بے کم وکاست کہی۔ **شعر**

گاہ باشد کہ کودکے نادان
بہ غلط بر ہدف زند تیرے

بے شک ہر مذہب والا منصف اسلام کے سچائی اور خوبی کا قایل

ہے مگر اسکے ساتھہ ہی اسکا بھی قایل ہے کہ یہ ترتیب قدیم نہایت پسندیدہ
ہے کسینے سوائے تمہارے یہ نہین کہا کہ ترتیب اسکے اس زمانے
کے موافق نہین تعجب ہے کہ نصاری ویہود جو اس دین کے بڑے
دشمن مشہور ہین وہ تو ترتیب پر کچھہ اعتراض نہ کرین اور تم ایک مسلمان
کے بچے کہلاکر باوجود بے علمی کے اوسپر حرف رکھو۔ اِن حرکتون سے
مسلمان تو مسلمان عجب نہین کہ تم سے شخص کو کافر بھی عقل سے خارج
سمجھین پھر اوسوقت دیکھنا چاہیے کہ تمکو غیرت آتی ہے یا نہین۔ ایک
حافظ صاحب نہایت بوڑھی داڑھی چڑھائے کسی انگریز کے پاس گئے
اوسنے کہا تم راجپوت ہو؟ کوئی اوس مجلس والون مین سے بولا
کہ یہ شیخ صاحب ہین اور حافظ قرآن۔ انگریز نے کہا یہ مسلمان ہونے
کے سوا حافظ بھی ہین؟ یہ کہکر اونکے داڑھی پر ہاتھہ لگا دیا حافظ جی
غیرت دار تھے اسی غم مین مر گئے وَيْلٌ لِّمَنْ كَفَّرَهٗ نُمْرُوْدُ عَرَبٍ
مین ایک نسل دایر و سایر ہے اَللّٰهُمَّ عَافِنَا مِنْ مُوْجِبَاتِ الذِّلَّةِ
وَالنَّدَامَةِ وَاٰمِنَّا بِبَرَكَةِ اِيْمَانِنَا بِالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ مِنْ
اِفْزَاعِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

خرابی ہے اوس شخص کی جسکو کافر کہا نمرود نے۔ یہ ایک عرب کی نسل ہے۔
الٰہی بچا ہمکو اسباب ذلت اور ندامت سے اور امن مین رکھہ ہمکو ببرکت ایمان ہمارے کے ساتھہ نبی کے اور اوس چیز کے جو اوتاری ہے تو نے اوس پر خوف دن قیامت سے آمین یا رب العالمین۔

دیکھیے آگے ایک قول ہے نہایت مزیدار وہ یہ کہ (قولہ میں بحیثیت
ایک محمدی کے کہ اسلام کے سچائے میں سرگرم اور فرقہ حنفیہ کے
پاک مشرب میں کاربند ہوں اور کافر ہوں اگر اسلام کو ہر امور میں غیر
مذاہب پر ترجیح نہ دوں۔ لیکن میں یہ ضرور کہونگا کہ قرآن کے
ترتیب موجودہ زمانہ حال کے بہت ناموزوں ہے۔ اور اوسکے
مخلوط مضامین کم بینوں کے نظروں سے ضرور محفوظ ہیں انتہی) یہ
عجب فقرے ہیں جنکے معنے محقق آپ ہی سمجھتے ہونگے دوسرا صاحب
ہیں سلیم وفہم مستقیم سمجھہ نہیں سکتا پہلے تو آپ مسلمان کی پکی یا
نومسلم بنتے ہیں اور مسلم اوسے کہتے ہیں کہ قرآن پر ایمان لاوے
اور قرآن پر ایمان لانے کے معنے یہ ہیں کہ خدا کا کلام ہے محمد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اوترا ہے اور قیام قیامت تک دشمنوں
کے دخل سے محفوظ رہیگا چنانچہ اتنی مدت تک کہ چودہوین
صدی شروع ہے اسکا تجربہ تمام عالم کو ہوچکا اور بعد بھی
قیامت تک ایسا ہے رہیگا تو اب اس کے بگاڑنے
کا ارادہ نہ کیجیے اور ایمان بچا رکھیے کہ اس میں ہیر پھیر کسی سے
نہ ہوسکیگا۔ اور اگر آپ گھر میں گھسکر * بوکس کی طرح کہ

* بروس ایک یہودی تھا اور نے یہ سوچکر کہ اگر علمائے دین حق پر ہیں تو جنت میں

عیسویت ظاہر کرکے اور اپنی عیسویت نفاقی کا عیسائیون کو معتقد کرکے
انجیل کو غرب زیر و زبر کیا اور جس بات کو چاہتا تھا اونکو اوسکا مستحق
بنایا۔ آپ محمدیت ظاہر کرکے اور محمدیت نفاقی کا محمدیون کو معتقد کرکے
قرآن شریف کو زیر و زبر کرنا چاہتے ہین نوحضہ سلامت انجیل منسوخ
ہوچکی تھی اوسپر عمل کرانا اللہ کو منظور نہ تھا اوسکے منسخ کر دینے کا سوا
آخرت سکے وزر سکے دنیا مین کوئی تدارک نہین کیا اور قرآن ناسخ
کتب سابقہ ہے اور اسکو رکھنا تا نفخ صور خدا کو منظور ہے تو مخبر ہین
کی قیامت کی مار دھاڑ کے علاوہ دنیا مین سبھے اوقات مخصوصہ مین
خبر لی جاتی ہے۔ اور اسبات سے قطع نظر آپ فرمائے تو کہ آپ
ترتیب کسطرح چہر دینگے ۔ فقط سورتون کو مقدم و موخر کر دین گے
جیساکہ اکثر پنجسورون مین ہوا کرتا ہے تو ایک پنجسورہ کتب فروش کے
دوکان سے منگوا کر پڑھا کیجئے اپنے اوپر کاہے کو تکلیف اوٹھاتے

استفسار

داخل ہونگی اور یہودی دوزخ مین جائین گے کسیطرح انکو بھی اپنے ساتھ رکھو ایک بڑے پادری
کے گرجا مین جاکر کہا کہ مین نے شب کو خواب مین خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی ہے
اب مین سچا عیسائی ہون پادری سنکے خوش ہوکر اپنا کتب خانہ اسکی حوالہ کر دیا اور بعد چندے مرگیا تب یہی اوسکا
قائم مقام بن بیٹھا پھر تو اون کتابون کو اسطرح خراب کیا کہ سریانی زبان مین اب کی معنی رب ہین اسنے اب کا ترجمہ
باپ کرکر داخل کیا جبھی سے عیسائی خدا کو عیسیٰ کا باپ کہتے ہین۔

اور اگر اسطرح ترتیب کر دینگے کہ جتنی سورتین تحمید باری مین ہین وہ علیحدہ اور سورتین صفات باری مین ہین وہ علیحدہ اور جن صورتون مین اخلاقی باتین ہین وہ علیحدہ اور جن سورتون مین تمدنی باتین ہین وہ علیحدہ اور جن سورتون مین فرائض ہین وہ علیحدہ سے لکھے جائین تو بتائیے کہ وہ سورتین قرآن مین کہان ہین جو گو متقدم و موخر ہے کیون نہ ہون کہ جن مین فقط تحمید باری ہو اور کوئی چیز نہ ہو یا فقط صفات باری ہون دوسری چیز نہ ہو یا فقط اخلاقی باتین ہون دوسرے چیز نہ ہو یا فقط تمدنی باتین ہون اور کچھ نہ ہو یا فقط معاشرت کی باتین ہون دوسری چیز نہ ہو۔ اور اگر قرآن کا شیرازہ کھولکر آیت آیت ہر مضمون سے ملانا چاہتے ہو تو صاف صاف یہ اقرار کیون نہین کر لیتے کہ قرآن کو ایک معیوب اور منتشر قتا وے تبا دینگے اور کسی ضرورت کا حصہ کے سبب آیتون کا نظم قدیم بگاڑ کر قرآن کو نعوذ باللہ مسخ کر ڈالینگے تو قطع نظر اسبات سے کہ یہ قرآن مقبول جہان و جہانیان ہوگا یا نہین آپ کے دعوے سے خلاف ہوگا کہ آپ آگے لکھتے ہین اگر یہ مین بخوبی جانتا ہون کہ میرا ارادہ بجز موخر و مقدم سورتون سے دوسرا نہین انتہی۔ یہ تو سورتون کا نام لیکر آیتون مین آپ ہاتھ ڈالا چاہتے ہین۔ شاید آپ آیتون کو سورتین سمجھتے ہین میان صاحب

آیتین اور ہین سورتین اور آپ قرآن سے اتنی اجنبی ہین اور اپسر انشاء اللہ ترتیب کا ارادہ ہے۔ اور اگر آپ آیتون اور سورتون مین فرق جانتے ہین تو قاعدہ سورتونکی مقدم و موخر کرنے کا کرکے آیتون کا مقدم و موخر کر دیا گیا گندم نمائی جو فروشی نہین ہے ؟ کیا سارا جہان احمق ہوجائے گا ؟ کہ آپ کی ان ہوشیاریون پر مطلع نہ ہوگا۔ اچھا اس سے بھی قطع نظر آپ اپنے ترتیب کے فواید اور بے ترتیبے سابق کے نقصانات خوب واضح طور پر بیان فرماتے۔ اگر ترتیب سابق مین یہ نقصان ہے کہ ہر چیز ایک جگہ نہ ہونے سے ضرورت کے وقت جلد سے حکم نکل نہین سکتا اور چاہتے یہ ہین کہ بوقت ضرورت جلد نکل آیا کرے تو مقصود یہ ہوگا کہ کلام + فقہ + فرائض اخلاق کی سب کتب پھینکدین فقط قرآن سامنے رکھکر جو مسئلہ ان فنون کا چاہین نکال لیا کرین۔ ہم پوچھتے ہین کہ یہ ترتیب واجب ہے یا جائز و مستحسن ؟ اگر واجب ہے تو نزول کے وقت سے واجب تھے یا اب تیرہ ۱۳۰۰ سو برس کے بعد واجب ہوئی اگر وقت نزول سے واجب تھی تو ملاعی اسلام سے ہم پوچھین گے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس واجب کو کیون ترک کیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالے علیہم نے اس سے کیون چشم پوشی کی جو نوبت آپ کو پہونچی۔ اگر کہئے کہ امور مہام کے درپیش ہونے سے

اسکی فرصت نہین پائی جیساکہ آگے مذکور ہے تو پوچھا جاسے گا کہ پہلا
ترتیب کی فرصت کیسے پائی جو چلی آتی ہے - اور اگر اب واجب تھی
تو اوسکے وجہ قلمبند فرمائے کہ اب کونسے حاجت داعیہ ملجیہ آسکے
خلق کو لاحق ہوئے جو اوّل اسلام سے تیرہ سو برس تک تمام عالم ہفت اقلیم
کے مسلمین کو نہ پڑی - اور اگر واجب نہین تھی اور نہ ہے بلکہ جائز و حسن
تھے اور جائز و مستحسن ہے تو یہ کلام آپ کا (لیکن مین یہ ضرور کہونگا
کہ قران کے ترتیب موجودہ زمانہ حال کے بہت ناموزون ہے)
اسکے مخالف ہے بہت ناموزون ہونے کے معنے تو کہئے کیا ہین
بہت ناموزون ہے یعنے خلاف ہے اور مناسب وقت نہین ہے
اور مناسب وقت ہونا جائز نہین ہے تو وہ ترتیب ناجائز ٹھیرے
تو یہ ترتیب مکنون واجب ہوگی - اور مشق تھے جواز کے نکل آیا
وجوب - اور اس سے بھی ہم درگذر کرین اور آپ کے بے ترتیبی
اور بے ربطی سے چشم پوشی کرین تو آپ کو ہم مسلمان مانکر جیسا کہ
آپ بار بار اپنے مسلمانے کے مقر ہین بعد ثبوت اسبات کے کہ
قران مجید کے سور اور آیات کے ترتیب توفیقی ہے جیسا کہ پہلے ثابت
کر چکے پوچھتے ہین کہ جب قرآن خدا کا کلام ہے تو اوسمین قلبی آیتین
ہین سب قران کی ہین اور کسی جن و بشر کا کلام اوسمین داخل نہین

وعدۂ حفاظت

توضرور ہے کہ آیہ اِنّا نحن نزّلنا الذکر و اِنّا لہ لحٰفظون قرآن ہے کے
ہوگی اور یہ وعدہ حفاظت اللہ کا پہنچا ہے تو ہر طرح سے اوسکی حفاظت
ہونی چاہئے - ایک حفاظت یہ ہے کہ جتنا اوترا ہے اوس سے
زیادہ اور کم نہین ہونے پایا وہ تو اس تیرہ سو برس مین باوجود
حاجات اور دواعی کے ظاہر ہوچکا کہ یہی تیس ۳۰ پارے شرق سے غرب
تک مسلمانون کی زبان پر ہین اور ہر مسلمان کا اسی پر اعتقاد ہے کہ قرآن
کے تیس ہی پارے ہین جنہون نے چالیس پارے اعدا سے
میل کھاکے دشمن اس تیس پر اور ملا کے ٹھہرائے تھے حفاظت الٰہی نے
اوسکو ظاہر ہونے نہ دیا - اور دوسرے حفاظت یہ ہے کہ اتنے
مدت مین اوّل دن سے آجتک کسی غیر کا کلام یا کلمہ داخل نہین ہونے
پایا دشمن اولاد آدم نے چاہا تو بہت مگر اللہ کے حفظ کے سامنے کچھہ
چل نہ سکے نہین تو کہین تو سنا جاتا +

اور تیسرے حفاظت یہ ہے کہ جس ترتیب توقیف سے جہان کو ملا ہے
شرق سے غرب تک اوسے ترتیب پر کروڑہادن حافظ کو یاد ہے
کیا اتنی مدت مین تمہاری راے کا آدمی کوئی جہان مین پیدا نہین
ہوا جسنے یہ سوچا ہوتا جو تمنے سوچا ہے اور ترتیب توقیفی کو بدلا نہ ہوتا
فرق ادیان دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے دشمن بہت پیدا ہوئے

مگر حفظ الٰہی اپنا کام کرتے رہتے ہیں - اور تعجب کی بات ہے کہ اپنے ایک جزئی عقل ناقص سے جو منغمس ہے اوہام مین اور صندوق ہیولانیت مین بند ہے اتنا بڑا کام لینا چاہتے ہو بغیر فہم صحیح کے کہ عقول عالیہ اوسمین دنگ ہین خدا کے کسے کام مین کوسے دخل نہین دیسکتا - یہ تو اوسکی صفت کلام ہے اگر کسے کام مین دخل دے سکتے ہو تو پہلے اپنے سے شروع کرو اور اپنے مین جتنے اعضاء رئیسہ ہین ایک جگہ کرو اور مرؤسہ ایک جا دل وجگر ودماغ ایک جا حواس ظاہرہ ایک جا اور باطنہ ایک جا آلات ہضم اربعہ ایک جا - اور سارے قویٰ سہ نون مولدہ ایک جا اور اسکے ساتھ ایک غلطی اس ترتیب الٰہی مین یہ بھے نکالئے کہ دونون آنکھین آگے ہی لگا دی ہین ایک آگے ہوتی اور دوسرے گدی مین تو اچھا ہوتا دشمن سکے حرب وضرب سے بچتا رہتا - ایسے ہے زمین مین کہ مظہر صفت فعلی الٰہی ہے - پہاڑ پہاڑ ایک جا ہوتے دریا دریا ایک جا کوئین کوئین ایک جا مسطح مسطح زمین ایک جا دہاد دہاد ایک جا طلال طلال ایک جا انبہ انبہ کے درخت ایک جا لیمون لیمون کے شجر ایک جا انار انار کے ایک جا اور علے ہذا القیاس آسمان مین کواکب سیارہ ایک جا ہوتے ثوابت ایک جا-

دوایر ایک جا اقطاب ایک جا - اِن کے تراکیب اور ترتیبات مین
تو گفتگو نہین قرآن جو ایک آسمان ہے بطور صنعت کلام الٰہی کا اوس کے
بخوم آیات حکمت بالغۂ الٰہیہ سے متفرق مقام مین جڑی ہین جیسا
کہ آسمان مین نجوم وکواکب متفرق طور پر جڑے ہین اور اوس تفرق مین حکم
ہین جو اصحاب مراصد اور مناظر کواکب پر ظاہر ہوئے اور ہوتے ہین ویسا
ہی کچھ علماء راسخین کو اِس تفرق آیات کی بہت حِکَم بلیغہ معلوم
ہوئے ہین اور ہوتے ہین اس نظم کے بگاڑنے سے وہ منافع جو اوسکی
ترتیب و نظم مین خدا نے رکھے ہین جاتے رہین گی اور یہی بار یکی سمجھکر
اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ویسے ہی رہنے دی - اور
اگر یہ باریکی اون کے انظار عالیہ مین نہ ہوتی تو یہ ضرورت کہ بر تقدیر
مبوّب و مفصل ہونے قرآن کی آسانی سے مسئلہ نکل آتا ہے جیسے
اونکو لاحق تھی (کہ وہ اسکا جامہ پہنے ہوئے تھے) تکو اس ایمان
ضعیف کے ساتھ (کہ تمھارے اور اون کے ایمان و ضرورت
اتباع و تعمل مین وہ نسبت بھی نہین ہے جو اُعظم جبال کو ہے
ساتھ قطر ارض کے) ایسے ضرورت نہین ہے - وہ ضرور

؎ یہ ایک مسئلہ ہے ریاضی کا -

ایسی ترتیب دیتے کہ پھر کیسے نہ دی جاتی کیونکہ وہ عرب العربا اور افصح الفصحا اور ادیب الادبا تھے اور عربی اونکی مادری زبان تھی بعد کو پھر ویسے زبان دان باقی نہین رہے اسلیے کہ مکہ و مدینہ زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کی زبان کثرت ورود اصحاب السنہ مختلفہ سے کہ اپنے اپنے مقامات سے ایمان لا لا کے حج و زیارت کو آئے اور بہت اون مین سے بہ نیت مجاورت مکہ و مدینہ مین رہ گئے بعد چند روز کے وہان بھی وہ خالص عربی باقی نہ رہی ۔ یہ حال تو مکہ مدینہ کا ہوا اب باہر چلو عجم کا آدمی خواہ فارسی ہو خواہ ترکی خواہ ہندی ہو خواہ سندی بغیر صرف و نحو کے کان یکون کے معنی سمجھ نہین سکتا خیر ایک مدت دراز کے بعد اوسنے اساتذہ سے صرف و نحو پڑھے خدا خدا کرکے کان یکون قال یقول کے معنی سمجھنے لگا مگر اوسکے ضمایم بدایع لغات پر صرف و نحو سے اطلاع نہ ہوئی اسلیے پھر حاجت پڑی معانی بیان بدایع سیکھنے اور لغات یاد کرنے کے ایک عرصے مین ان فنون کو بھی کچا پکا ۔ جان کھپا کر سیکھا اب قریب مرگ اپنے فہم مین عالم بن بیٹھے پھر اپنے علم کا امتحان لینے یا دینے کو اتفاق سے مکہ مدینہ گئے وہان بازاریون کے سامنے جاہل مطلق ٹھہرے اور

نکلے نشق لسان نہ ہونے سے کچھہ نہ کچھہ نقصان ہوا اور چوٹ چپیٹ کھا گئے
یہ تو مولویون کا حال ہے اگر آپ جاوین تو معلوم نہین کہ آپ سے
کیا سابقہ پڑے کہ آپ عربی زبان سے ایسے اجنبی ہین کہ شعراٴ عرب
تک کے نام بھی صحیح نہین جانتے کہ امرا لقیس کو امیر القیس لکھتے ہین
اسکو بھی غالبًا آپ ناسخ ہے کی غلطی بتاوینگے یہ کیا ناسخ آپ کو
آپ کی قسمت سے ملگیا جو نسخ کے عوض مسخ کرنے لگا خدا خیر کرے
مگر ع کوئی جانے یا نہ جانے مین تو تجھکو پا گیا۔ جب سارے
جہان مین اسطرحکی عربیّت باقی نہ رہی تو اب بتاوکہ ایسی کتاب
جلیل کے کون شخص رمزکین* سمجھہ سکتا ہے اور کیونکر اولٹ پھیر کی
کی قدرت رکھتا ہے خصوصًا آپ۔ بھائی جان اس کام کو وہی کریگا
جسکو قطع نظر اور خرابیون کے حیا سے کچھہ علاقہ نہ ہوگا غالبًا
اس مین جرّاری کا ارادہ ہے کہ پانسو ۵۰۰ درخواست اول طلب کرتے
ہو مگر یہ نفع اول بار ہی ممکن ہے دوبارہ آپ کی مٹکی کو کوے
نہ کھلوائیگا۔ ایک شخص کے زمانے مین لکھنؤ کے کسی بازار
مین ایک مٹکا کئی کپڑون سے لپٹا ہوا لاکر کھڑا ہوا اور کہنے لگا

---

* باریکیین۔

کہ اسمین آدمی کی جان ہے کوئی کچھہ دیوے تو کھولکر دکھا دون یہ
بات سنکر خالی ذهن اور بے فکری بہت سے جمع ہو گئے اور
حسب الطلب اوسکی دیگر مٹکا کھلوایا تو اوس مین سے ایک سوکھی
روٹی کا ٹکڑا نکلا۔ اوسنے کہا دیکھو یہ آدمی کی جان ہے اگر آدمی
اسکو نہ کھاوے تو چند ہی روز مین ہلاک ہو جاوے۔ اب فرمایئے جسنے اس
مٹکی کی جان دیکھی ہوگی پھر دوبارہ اوسکا یا کسی دوسرے کا مٹکا
کھلوانے پر اصرار کرے گا؟ نہین نہین!! ہرگز نہین کرے گا۔ بلکہ اوسکے
بدلے مین جو کچھہ کرے گا وہ تم کو خود ہی معلوم ہوگا ع چہ کارے
کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔ خیر پہلا ہتّا تو ہار دیئے پھر دیکھا جائے گا
روٹی کمانے کی ترکیبین کیا کیا عقلا روزگار نے نکالی ہین عشعش
کرتا ہون۔ آگے کے لوگ جو کسیکا مال مارنا چاہتے تھے تو کچھہ اسمین الٹ پھیر
اور رمز مین لگا لیا کرتے تھے اب تو بڑے گھر بٹنا ؎ دینے لگی خدا
حافظ ہے زمانہ اخیر ہے جو کچھہ نہ ہو وہ تھوڑا ہے تیرہ صدی ہو چکین
اب چودہوین صدی ہے جو جو دیکھنا مقدر ہوگا وہ دیکھنا پڑے گا۔

؎ یہ ایک مثل ہے مطلب یہ ہے کہ بڑے بڑون مین گنتی لگائی ہے۔

اَللّٰھُمَّ احفظنا من حوادث الزمان واعصمنا من مکائد الشیطان
واجعل اعداء القرآن والدین خائبین وخاسرین ٭ بحرمۃ
الامام الامین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم الی یوم الدین
آگے چلکے آپ فرماتے ہین کہ رفیق لہ یہ ایک تحریک ہے جسکو مین موثق
دلایل سے ثابت کرتا ہون ممکن ہے کہ میری رائے ناقص غلط ہو اور یہ بھی
ممکن ہے کہ جو مین کہتا ہون تو قوم اوسکو گوش دل سے سنے انتہی پہلے
ان ذات شریف سے کوئی پوچھے کہ وہ موثق دلایل آپ کے کہان ہین؟
اس رسالے مین ہین ؟ یا کسی اور دو ورقی مین ٹانک رکھے ہین ؟ یا
فقط آپ کے ذہن شریف مین ہین کہ ابھی کمین بطون سے بروز نہین فرمائے
یہ رسالہ تو موثق دلایل سے پاک ہے ہر مرحلہ اس کی جاروب ابطال
سے جہاڑی گئی مگر ایک تنکا بھی اون دلایل موثقہ کا اسمین پڑا
نہین پایا جسکے باعث اونکے وجود پر پی لی جاتی۔ اور اگر کسے اور
رسالے مین آپ نے لکھا ہے تو قربان اس ہوش وحواس کے کہ لکھنا

٭ الہی محفوظ رکھہ ہم کو زمانے کے حادثون سے اور بچا ہم کو
شیطان کے مکرون سے اور کردے دشمنان قرآن ودین کو نامراد اور ٹوٹے والے بہ حرمت
امام خلق اور امین وحی کے رحمت کرے اللہ تعالے اوپر اون کے اور اوپر آل واصحاب
اونکے کے اور سلام بھیجے اون پر دن قیامت تک۔

کہین لکھا کہین - اور اگر آپ کے پیٹ مین ہین تو بہت سی چیزین نجس وطاہر آپ کے بطن مین بھرے ہونگے کیا وہ آپ کے دعاوی بے معنی کے دلائل موثقہ بن سکتی ہین ؟ اور اگر اس سارے مین ہین تو شاید الوپ انجن لگائی ہوئے ہین کہ دکھائی نہین دیتے - اور اگر فرض کیا جائے کہ یہ نہ ٹل قافیے جو اوّل سارے سے یہانتک آپ سے صادر ہوئے ہین یہی دلایل موثقہ ہین تو یقینی آپ کی رائے ناقص غلط ہے اس مین امکان کو دخل نہین جو آپ کہتے ہین کہ (ممکن ہے کہ میرے رائے ناقص غلط ہو) اور یہ جو آپ کہتے ہین کہ (اور یہ بھی ممکن ہے کہ جو مین عرض کرون قوم اوسکو گوش دل سے سنے) یہ بھی ممکن نہین کہ ایسی خرافات کو کوئے قوم گوش دل سے سنے کیونکہ بات وہی سنی جاتی ہے جو کچھہ معقول ہو ۞ اَیُّھَا الرَّجُلُ اللَّجُوْجُ اَیَّ شَیْءٍ تَصْنَعُ اِذَا عُرِضْتَ عَلَی الْقَھَّارِ سَرِیْعِ الْعِقَابِ یَوْمَ الْوُقُوْفِ صُحُفُ اَعْمَالِكَ بِالسَّیِّاٰتِ مَنْشُوْدٌ وَ مَحْفُوْفٌ

---

۱۹ اے آدمی جھگڑا کیا کرے گا تو جب کہ سامنے لایا جائے گا تو سامنے قہار سریع العقاب کے دن قیامت کے صحیفے اعمال تیرے کے برائیون سے لپٹے ہوئے اور گھرے ہوئے

تَبْكِي ذٰلِكَ الْيَوْمَ عَلٰى تَخْرِيْبِ الْقُرْاٰنِ وَتَقْلَقُ عَلٰى ضِيَاعِ بَعْضِ عُمْرِكَ وَتَعْتَذِرُ وَوَاللّٰهِ لَا يُقْبَلُ عُذْرُكَ يَغْضِبُ الْاِلٰهُ وَتَزْفِرُ النَّارُ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ خُذُوا فَغُلُّوْا مُخَرِّبِي الْقُرْاٰنِ الْاَشْرَارِ فَتَبْطِشُ الْمَلٰئِكَةُ بَطْشَةَ جَبَّارٍ +

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ
وَمِنْ اَصْحَابِ النَّارِ +

آگے دیکھیے کیا فرماتے ہین (قوله گو یہ مین بخوبی جانتا ہون کہ میرا ارادہ بجز موخر و متقدم سورتون کے دوسرا نہین۔ اور جو نقش قرانی مین کوئی نقص پیدا نہین کرسکتا مگر ہمارے پیشوایان مذہب کا تعصب اونکو خاموش نہ رہنے دے گا۔ اور کفر و الحاد کے فتوون سے میری عزت افزائی مین پہلوتہی نہ کی جائے گی۔ لیکن میرا توہی جوش اب مجھکو معترضین اور اور مخالفین کے زبان درازی برداشت کرنے کی اجازت نہین دیسکتا

رو یگا تو اوس دن خراب کرنے سے قران کے اور افسوس کریگا اوپر ضایع ہوئے بعض عمر اپنی کے اور عذر کرے گا تو اور قسم ہے اللہ کی مقبول نہ ہوگا عذر تیرا۔ غضب کرے گا اللہ اور پکاریگی جہنم اور فرمایگا اللہ پکڑ و پس طوق پہناؤ خراب کرنے والون کو قران کے جو شریر ہین پس پکڑینگے فرشتے پکڑنا سختی کا۔ پناہ مانگتا ہون ساتھ کے دوزخ اور دوزخ والون سے +

اور میری مستقل ہمت اون تمام مصائب کو انگیز کرنے کے لیے بہت خوشی سے اونکا خیر مقدم کر رہی ہے ؎

ضد سے خاشاک مری سر پہ وہ پھینکے تو بھی
میرے آنکھون پہ وہ مژگان تیر سر پہ گیسو

انتھی اس قول مین کئی جملہ ہین پہلا جملہ یہ ہے کہ اگرچہ مین بخوبی جانتا ہون کہ میرا ارادہ بجز موخر و مقدم سورتون کے دوسرا نہین اور جو نقص قرانی مین کوئی نقص پیدا نہین کر سکتا مگر ہمارے پیشوایان مذہب کا تعصب اونکو خاموش نہ رہنے دے گا اور کفر و الحاد کے فتوون سے میری عزت افزائی مین پہلو تہی نہ کی جائے گی انتہی) اس جملہ کے معنے بھی خود ہی سمجھے ہون گے کوئے اہل عقل غور سے بجے نہین سمجھہ سکتا اسواسطے کہ موخر و مقدم کرنے سورتون کے دو معنی ہین - ایک یہ کہ سورہ ال عمران کو مقدم کر دینگے اور سورہ بقر کو موخر اسیطرح اخیر تک سورہ ناس کو سورہ فلق پر اور سورہ اخلاص کو سورہ لہب پر اور سورہ فتح کو سورہ کفرون پر اور علے ہذا القیاس - اور کچھہ آیتون کے اندر دست اندازی نہ کرینگے - آیتون کی ترتیب اپنی جگہ پر چھوڑین گے اور کوئی چیز کم زیادہ سارے قرآن مین نہ کرینگے - اور یہ کہین گے کہ یہ ترتیب ہم نے

کسی ضرورت سے دی ہے گو ترتیب سابق حق و برحق ہے اور
خدا کی دی ہوئی ہے لیکن پیشوایان مذہب کو کیا پڑا ہے جو تعصب
کرینگے اور تعصب کی راہ سے تمہارے تکفیر کرینگے اسواسطے کہ تم نے
تو قرآن مین سوا آگے پیچھے لکھنے سورتون کے کوئی جرح و تعدیل
نہین کی ہے ایسے ترتیبین تو دنیا مین بہت سی پائی جاتی ہین کوئی
بسنت۲ سورہ اور کوئی ہفت سورہ اور کوئی پنجسورہ
سورہ لکھتا اور چھاپتا ہے - پیشوایان مذہب کب ایسے جامعین اور
مرتبین کے کفر و الحاد کے فتوے دیا کرتے ہین - اور اگر سورتونکے
موخر و مقدم کرنے کے یہ معنی ہین کہ نام تو فقط تقدیم و تاخیر کا لیا
اور اوسمین اور کچھہ زیادتی کمی کی اور سورتون کے تقدیم و تاخیر ٹھہراکر
آیتون کے تقدیم و تاخیر کے اور علیم حکیم کو عزیز الرحیم اور
حمید مجید کو جبار متکبر کر کے اولٹ پھیر دیا اور یہ دعوے
کیا کہ یہ ترتیب اس زمانے کے موافق ہے اور اسپر کوئی دلیل
بہی نہ لاے تو پھر تمہین کہو کہ اس تقدیر پر پیشوایان مذہب
کو تمہارا کفر و الحاد ثابت کرنا پہنچتا ہے یا نہین اب بغور دیکھنے
سے معلوم ہوتا ہے کہ تقدیم و تاخیر دوسرے معنی کر آپکو منظور
ہے اور اسبات پر چند قرینے ہین - ایک یہ کہ اوس تقدیم

وتاخیر پر پیشوایان دین کی طرف سے کفر و الحاد کے فتوون کا خوف ہے اور فتوؤن کا خوف جبھی ہوگا جب کوئی بات خلاف کہو گے ۔ دوسرا قرینہ اسکے بعد کے جملہ کا مفاد ہے اور وہ جملہ یہ ہے کہ (لیکن میرا قومی جوش اب مجھکو معترضین اور مخالفین کی زبان درازی برداشت کرنے کی اجازت نہین دے سکتا ۔) اس سے مقصود اونکا یہ معلوم ہوتا ہے کہ جتنے اعتراضات قرآن پر معترضین مخالفین کے وارد ہوئے ہین اونکو اس نئی ترتیب سے اوٹھادونگا اور یہ بات ظاہر ہے کہ اعتراضات معترضین کی اگر ترتیب قدیم سے نہ اوٹھینگے تو اس ترتیب جدید سے کب اوٹھین گے کیون کہ موافق اون کے دعوے کے سوا تقدیم وتاخیر سور کے اور کچھہ اوسمین تصرف نہ ہوگا تو پھر قرآن وہی رہا بتشخصہ سوا اتنی بات کے کہ سورہ بقرہ کو سورہ ال عمران سے مثلاً پہلے نہ لکھا پیچھے لکھا پہلے نہ پڑہا پیچھے پڑہا تو یہ ترتیب یعنی فقط سورتون کے تقدیم وتاخیر مجرد اور کچھہ زیادتی کمی سے جب کہ اعتراضات معترضین کو اون کے زعم مین اوٹھا نہ سکے گی تو ضرور ہے کہ اوسمین کچھہ اپنا دخل دیا جائے گا بلکہ ایسا دخل دیا جاویگا کہ قرآن مسخ ہوجاوے اور اوسمین اپنا مطلب نکلے اور اس مطلب نکالنے پر ایسے جان ودل سے آمادہ ہوئے ہین کہ غیرت وحیا کو بالائے طاق

رکھکر لکھتے ہین کہ **شعر**

خدمت سے خاشاک مرے سر پہ وہ پہنکی تو سہے

میری آنکھون پہ وہ مژگان مرے سر پہ گیسو

لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس کو اپنے آنکھون کے مژگان

اور اپنے سر کے گیسو بنانے مین کچہ پروانہین کرتے **لمولفہ**

دیکھے بہالے ہین بہت ہمنے ہی اکثر گیسو

پر نرالے ہین جہان سے یہ ستمگر گیسو

بھیس بدلا کے نمودار ہوئی لعنت خلق ۔ وہی آنکھونپہ ہی مژگان وہی سر پر گیسو

شیخ جی کے موافق کربلا بھانڈ بہی اپنے مطلب برآری کے

واسطے پائجامے مین جالی لوٹ کی سیانی لگا کر درباروں سرکارون

مین جایا کرتا تھا اگر کوئی اوس سے کہتا کہ کم بخت تو اتنی بیحیائی

کیون کرتا ہے تیرا بدن جہنم مین جلایا جائے گا تو وہ جواب دیتا تھا

کہ واہ حضرت مین کسیکو رولاتا تھوڑا ہی ہون مین تو سب کو ہنساتا ہون

اور خوش کرتا ہون اور جو بندگان خدا کو خوش کرے اوس سے خدا

راضی ہوتا ہے اور اوسکے واسطے جنت مین موعود ہے ایسا ہے

شاید کچہ ان کی ذہن مین بہی آیا ہوگا پہر تالیف قلوب مسلمین کے واسطے

اسکے آگے قرآن کے مُنَزَّلٌ مِنَ اللّٰہ ہونیکا اقرار کرتے ہین

۱۹ وہ قول یہ ہے (قولہ) قرآن کے منزل من اللہ ہونے مین کسے
مسلمان کو انکار نہین اور جسکو کچھہ بھی شبہ ہی وہ مسلمان نہین ہر مسلمان اسبات
کو عمدہ طور پر جانتا ہے کہ قرآن متعدد سورتون مین بروقت ضرورت اور
مقتضاے محل نازل ہوتا رہا ہے جسمین کہین تو مسلمانون کو صبر کے ہدایت
ہوتے تھے کہین جہاد کی ترغیب کہین شہداے غزوات کے مرتبے
بیان ہوتے تھے - اور کہین غازیان عدو شکار کے تعریف اوس کے
سورتین جو مضامین کے ہیڈنگ (سرنامے) ہین اونمین شان نزول
اور مقام صدور کا اظہار ہے - اسقدر بیان سے ہمارے مسلمان بھائیونکو
معلوم ہوگیا ہوگا کہ قرآن مجموعی طور سے ایک مرتبہ نازل نہین ہوا تھا
بلکہ رفتہ رفتہ - پس اس سے یہ بات عمدہ طور پر ثابت ہوگئی کہ ترتیب
کلام مجید خدا کا کام نہین بلکہ دماغ بشری کا نتیجہ ہے انتہی) فقرہ اول
یعنی (قرآن کی منزل من اللہ ہونے مین کسی مسلمان کو انکار نہین
اور جسکو کچھہ بھی شبہ ہے وہ مسلمان نہین انتہی) اگر محض تالیف قلوب
کے غرض سے نہین لکھا تو اس جگہ اسکو اونکے مضمون سے کیا
علاقہ ہے؟ غایت اور مقصود تو قرآن کے بے ترتیبی کا اثبات ہے
اور پھر قرآنیت کا اقرار یعنی چہ؟ شاید اس مقام پر سہو
دور ہو گیا کہ لکھتے لکھتے کچھہ سنبھلکر اور بکتے بکتے ذرا دہلکر ایک ادہ

فقرہ تعریف کا بطور ابلہ فریبی اور بغرض تالیف قلوب کراہتاً قلم ادبار توام سے نکالا - یا اہل اسلام کا رعب طاری ہوگیا کہ بے اختیار یہ جملہ منہ سے نکل آیا - جاتے کہین اور تھے آگئے ادہر مگر راستہ بھولکر - محفل اغیار نا سنبھلی لیکن ہم کو دیکھکر ؎

دستے بدوش غیر نہاد از رہ کرم

ماراچو دید لغزش یارا بہانہ ساخت

سبحان اللہ یہ شخص بھی اپنے کو کچھہ سمجھتا ہے کہ عقلاے روزگار کے جمگھٹ مین مکر وحیل کے تاتار برقعون مین چھپکر جانتا ہے کہ مجھے کوئی نہ پہچانیگا ؎

توخواہی جامہ و خواہی قبا پوش

بہر رنگے کہ آئی مے شناسم

اور سنئے کہ فقرہ دوم مین اعنی (ہر مسلمان اسبات کو عمدہ طور پر جانتا ہے کہ قرآن متعدد سورتون مین بروقت ضرورت اور مقتضاے محل نازل ہوتا رہا ہے انتہی) ایک جھوٹ اس پیرایہ مین بیان کی ہے کہ گویا وہ جمیع اہل اسلام کا مسلمہ ہے حالانکہ قضیہ بالعکس ہے کیونکہ اس جملہ کے ظاہر معنے یہی ہین کہ جب ضرورت پڑی اور جیسا محل ہوا متعدد (یعنے کئی کئی) سورتین اوترین -

وہ قول یہ ہے (قولہ) قرآن کے منزل من اللہ ہونے مین کسے
مسلمان کو انکار نہین اور جسکو کچھہ بھی شبہ ہو وہ مسلمان نہین ہر مسلمان اسبات
کو عمدہ طور پر جانتا ہے کہ قرآن متعدد سورتون مین بروقت ضرورت اور
مقتضاے محل نازل ہوتا رہا ہے جسمین کہین تو مسلمانون کو صبر کے ہدایت
ہوتے تھے کہین جہاد کی ترغیب کہین شہداے غزوات کے مرتبے
بیان ہوتے تھے - اور کہین غازیان عدو شکار کے تعریف اوس کے
سورتین جو مضامین کے ہیڈنگ (سرنامے) ہین اوسمین شان نزول
اور مقام صدور کا اظہار ہے - اسقدر بیان سے ہمارے مسلمان بھائیکو
معلوم ہوگیا ہوگا کہ قرآن مجموعی طور سے ایک مرتبہ نازل نہین ہوا تھا
بلکہ رفتہ رفتہ - پس اس سے یہ بات عمدہ طور پر ثابت ہوگئی کہ ترتیب
کلام مجید خدا کا کام نہین بلکہ دماغ بشری کا نتیجہ ہے انتہی) فقرہ اول
اعنی (قرآن کی منزل من اللہ ہونے مین کسی مسلمان کو انکار نہین
اور جسکو کچھہ بھے شبہ ہے وہ مسلمان نہین انتہی) اگر محض تالیف قلوب
کے غرض سے نہین لکھا تو اس جگہ اسکو اونکے مضمون سے کیا
علاقہ ہے ؟ غایت اور مقصود تو قرآن کے بے ترتیبی کا اثبات ہے
اور پھر قرآنیت کا اقرار یعنی چہ ؟ شاید اس مقام پر سودا
دور ہوگیا کہ لکھتے لکھتے کچھہ سنبھلکر اور بکتے بکتے ذرا دہلکر ایک ادھ

فقرہ تعریف کا بطور ابلہ فریبی اور بغرض تالیف قلوب کرا ہتاً قلم ادبار توام سے نکالا - یا اہل اسلام کا رعب طاری ہو گیا کہ بے اختیار یہ حملہ منہ سے نکل آیا - جاتے کہین اور تھے آگئے ادہر گر راستہ بھولکر - محفل اغیار مین سنبھلی لیکن ہم کو دیکھکر ؎

دستے بدوش غیر نہاد از رہ کرم
مارا چو دید لغزش پا را بہانہ ساخت

سبحان اللہ یہ شخص بڑے اپنے کو کیہہ سمجھتا ہے کہ عقلاے روزگار کے جمگھٹے مین مکر و حیل کے تاتار بر قعون مین چھپکر جانتا ہے کہ مجھے کوئے نہ پہچانے گا ؎

تو خواہی جامہ و خواہی قبا پوش
بہر رنگے کہ آئی سے شناسم

اور سنئے کہ فقرہ دوم مین اعنی (ہر مسلمان اسبات کو عمدہ طور پر جانتا ہے کہ قرآن متعدد سورتون مین بر وقت ضرورت اور مقتضاے محل نازل ہوتا رہا ہے انتہی) ایک جھوٹ اس پیرایہ مین بیان کی ہے کہ گویا وہ جمیع اہل اسلام کا مسلمہ ہے حالانکہ قضیہ بالعکس ہے کیونکہ اس جملہ کے ظاہر معنے یہی ہین کہ جب ضرورت پڑی اور جیسا محل ہوا متعدد (یعنے کئی کئی) سورتین اترین -

بهلا وه ایک ضرورت اور ایک محل تو ہمکو تبلائی کہ جسمین متعدد سورتین
اوتری ہون ؟ شاید آپ کو متعدد کی معنی بہی معلوم نہین ہین اور کچہہ اور
آپ نے اسکے معنے اپنے دلمین ٹہیرائے ہین یہ نتیجہ ہے بے علمی کا
یا قرآن کے معجزہ نے آپ کو خبیث خبیث کردیا ہے کہ جہان کہین
کوئی عربی لفظ آجاتا ہے تو بے علمی کی جہت سے آپ کے کلام کو
ایسا بے معنی کردیتا ہے کہ اوسکے معنے پہر آپ ہی سمجہہ سکتے ہین کوئی
دوسرا اہل علم نہین سمجہہ سکتا بہینا یہ عربی میوہ جب تمہارے گلے
مین پہنستا ہے تو پہر کاہے کو نگلتے ہو۔ شاید وہ ترتیب بہی گلے
مین پہنستی ہے جو بدلنے کا ارادہ ہے واہ ری تیری بہادری
اس کچی کہوپری پر پہاڑ سے ٹکر دینا بدستے ہو پہلے گھر
کی کسی کچی پکی دیوار سے ٹکرا ٹکرا کر کہوپری مضبوط کرلو پہر بڑی
ٹکر کا اشتہار دینا۔ جس سے آپ نے انعام لینا ٹہرایا ہوگا وہ
اِنعام کے بدلے آپ کو اَنعام مین داخل کرے گا اور
اوسکے آپ کے ضرور گلخنے ہوگی۔ سنئے ایک عجیب وغریب
حکایت اس سے لگتی ہوئی ہے کہ ایک شخص کسے کچہری مین
نئے نوکر ہوے۔ وہان دیکہتے کیا ہین کہ منشی اور متصدی جب کام
کرتے کرتے تہک جاتے ہین تو اپنے اپنے خدمتگارون کے

طرف ہاتھہ بڑہاتے ہین تب وہ ایک گلوری اونکے ہاتھہ مین دیدیتے ہین۔ وہ منہ مین رکھہ لیتے ہین اور پھر کام کرنے لگتے ہین۔ ان سے منشی صاحب نے اپنے خدمتگار کو چار پیسے دئے کہ تم بھی بازار سے گلوریان بنواکر اپنے کمر مین رکھا کرو جب ہم کام کرتے کرتے تھک جایا کرین تو تم ایک گلوری ہمارے ہاتھہ مین رکھدیا کرو۔ اتفاقاً وہ خدمتگار کہین مِوّاتی تہا بازار مین چار پیسے کے پان لینے گیا وہ دن تھے گرمی کے پیسے پیسے پان ملنے لگا۔ اسنے اپنے جی مین کہا کہ چار پیسے کے چار پان کھانے سے کیا فائدہ یہ سوچکر اوسنے ان چار پیسے کا آٹا خریدا اور اوسکی ایک دو روٹی پکوالین اور اوسکے ٹکڑے کرکے کمر مین رکھلئے اور اپنے آقا کے پیچھے جا کھڑا ہوا جب منشی صاحب نے کلم سے تہک کر اوسکی طرف ہاتھہ بڑہایا۔ اوسنے ایک ٹکڑا روٹی کا ہاتھہ مین دیدیا۔ منشی صاحب نے اوسکو دیکھکر کہا دو ہمواان دو اوسنے کہا کھالو گھبراؤ نہین بہت سے ٹکڑے میرے پاس ہین توجس کسینے آپ کو قرآن کی نئی ترتیب دینے کو نوکر رکھا ہوگا اوسکو عمدہ توقع ہوگی اور جب آپ یہ تخریب کر دکھائے گی اور

؎ یعنی موات کا باشندہ۔ موات ایک ملک ہی اکبرآباد اور دہلی کے نواح مین

اور گلوریان کی جگہ روٹی کے ٹکڑے اوسکے ہاتھہ مین دیدین گے تو فرمایئے وہ آپ کے ساتہہ کسطرح پیش آئے گا - ہم آپ کو نصیحت کرتے ہین کہ یہ کام ہرگز اپنے ذمہ نہ لیجئے اور مفت مین اپنے کو رسوائی کوچہ و بازار نہ بنائے کیونکہ ان امور سے جسکے پیسے کہا ئیگا کچھہ اوسکی منفعت نہ ہوگی -

یہان تک تو آپ کے اور آپ کے مبلغ علم کے کیفیت اہل علم کو معلوم ہوئی آگے اسکے دیکھئے اور مزہ ہے - فقرۂ ثالث مین آپ نے کیا لکھا ہے کہ (اسقدر بیان سے ہمارے مسلمان بہائیون کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ قرآن مجموعی طور سے ایک مرتبہ نازل نہین ہوا تہا بلکہ رفتہ رفتہ پس اس سے یہ بات عمدہ طور پر ثابت ہوگئی کہ ترتیب کلام مجید خدا کا کام نہین بلکہ دماغ بشری کا نتیجہ ہے) اس کلام مین عجب لو تلمو ہے قرآن مجموعی طور پر نازل نہ ہونے سے کیونکر معلوم ہوا کہ ترتیب اوسکی خدا کا کام نہین ہے بلکہ دماغ بشری کا نتیجہ ہے ؟ یہ تو جب ہوتا کہ متفرق طور پر نازل ہونے کے ساتھہ آیات وسور کی ترتیب توقیفی یعنے بحکم الٰہی نہ ہوتی جاتی - اور جب باوجود متفرق نازل ہونے کے آیات وسور کی ترتیب بہ حکم الٰہی ہوتی گئی ہے جیسا کہ پہلے ہم ثابت کر چکے ہین تو اوسکو دماغ بشری کا نتیجہ کہنا آپ کے دماغ

ضعیف وحید انی کا نتیجہ ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے اصطلاح قایم کی ہے کہ جو کلام خدا تعالے کے یہان سے دو کان مرتب سے لوح المحفوظ متفرق اوقات مین اوترے۔ یا کسی حاکم دنیاوی کے یہان سے کسی کتاب مرتب انتظام یا کسی کے احکام متفرق اوقات مین صادر ہون اور بعد نزول وصدور کے اون کے مرتب کرنے کا حکم موافق لوح محفوظ یا کتاب انتظامی کے خدا تعالے یا بادشاہ کیطرف سے نازل اور صادر بھی ہوا ہو اوسکو باوجود مرتب ہونے کے فی الواقع بمجرد تفرق نزول وصدور کے اوقات مختلفہ مین غیر مرتب کہنا چاہیئے۔ تو اس اصطلاح کے موافق وہ جو تم قرآن کی ترتیب دیا چاہتے ہو اگر اوسکو کوئی ہمارا معشوق (جسکے لعنت اور پھٹکار معتبر بخانتاک کو اپنے چشم مبارک کے مژگان اور سر شریف کے گیسو بنایا چاہتے ہون) غیر مرتب کہے تو ہو سکے گا۔ اسواسطے کہ ترتیب قرآن دینا آپ سے ان واحد مین تو ہو نہ سکے گا اخراوس کے واسطے بھی ایک زمانہ درکار ہوگا قلیل یا کثیر اور اوس مین بھی اس ترتیب نکمون کے واسطے اوقات مختلفہ ٹھہرینگے۔ کیونکہ اوس زمانے سے بعض اوقات

نقل مطابق اصل

السید محمد یوسف

سونے مین صرف ہون گے اور بعض کھانے مین اور بعض بیت الخلا
جانے مین اور بعض نون تیل لانے مین اگر خادم نہ ہو اور بعض
کسی تقاضائے بشری مین اگر جوان ہو گے اور بعض اہل حق کے
حق ادا کرنے مین اور بعض کسی بیمار کی تیمار داری مین اور
بعض بچون کے کھلانے اور دل بہلانے مین اور بعض وہان
کی حاضری مین جہان کہین آپ کی معاش کی صورت ہو گی
اور جب یہ ترتیب شریف بہی اوقات مختلفہ مین ٹھیرے تو
بقول آپ ہی کے وہ بھی غیر مرتب ہو گی - اور جب آپ کی ترتیب
بھی غیر مرتب ٹھیری تو اوس سے قرآن مجید کیونکر مرتب ہو گا
شاید عقل کے بازار سے آپ اِسپیشل ٹرین پر سوار ہو کر دو اسپہ
بہاگ گئے تھے - اور یہ فقرہ صفائی عقل سے کیا لکھا کہ ادماغ
بشری کا نتیجہ ھے نتیجہ کے معنے بچہ ہے یا کوئی اور -
اگر بچہ ہے تو سر کی بھیجی کا بچہ اس فقرے کے معنے ہوتے -
انسان کا بچہ ، حیوان کا بچہ سنا دیکھا تھا مگر آدمی سر کے بھیجے
کا بچہ کبھی سنا بھی نتھا آپ نے دکھلا دیا -

نتیجہ نتیجے

اور اگر نتیجے کے معنی نتیّجے کے نہین ہین بلکہ وہ معنے مراد ہین جو اہل
منطق کے مصطلح ہین یعنی اشکال مین سے حد اوسط گراکر

حاصل ہوتا ہے تو اب (دماغ بشری کے نتیجے) کے یہ معنے ہوئے
کہ زدماغ بشری ہین بہ اعانت قوۂ باطنہ حس مشترک اور وہم جو صور
جزئیہ خارجیہ اور معنے جزئیہ ذہنیہ حاصل ہوتے ہین اور وہ تصرفات
قوۂ متخیلہ سے محفوظ نہین رہتی اونکے کوئے شکل منطقے بناکر اوس سے
حد اوسط دور کرکے نتیجہ نکالین) یہان اس معنے کر بھے نتیجہ نہین ہوسکتا
اسواسطے کہ جب خدا نے ترتیب قرآن کی نہ دی تو بشر کے دماغ کے
اندر صور جزئیہ خارجیہ اور معانی جزئیہ کی ایک شکل صغرے اور کبرے
درست کرکے بناے معلوم نہین کہ کون سی شکل تھی پہلی - دوسری
تیسری - چوتھی اور شکل بنانیکی ضرورت کیا پڑی اور شکل بنانیکی ضرورت تو جب تہی ہو کہ کوئی
مدعے خصم کے مقابلے مین اپنا ثابت نہ ہوتا ہو تو اوسکو شکل بناکر
نتیجہ نکالے اور وہ نتیجہ اوسکا (یعنے مدعے کا) مدعے ہو - یہان خصومت
کس سے تھی اور کون منکر ثبوت ترتیب تہا جو بشر نے صغرے کبرے
بناکر نتیجۂ دماغی نکالا - اور اگر نتیجہ اِس معنے کر بھے نہین ہے تو
آپ کا منجملہ تصنیف ہوگا - معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے نتیجہ کے معنے
کام کے لیے ہین اور دماغ بشری سے بشر مراد لیا ہے
تو اب دماغ بشری کا نتیجہ ھے کے معنے بشر کا کام ھے
ہون گے سبحان اللہ یہ عجب آپ کے اصطلاح ہے

اگر انہین اصطلاحات کو آپ اپنی ترتیب مین صرف کرینگے تو پہر یا کوئی
مفسر اوسکا ایسا ہونا چاہیئے جو آپ کے پچھواڑی کا ہو اور آپ
کے مراد کو ہر جگہ ظاہر کرتا رہے ورنہ اسپر بڑے بڑے فساد مرتب
ہون گے کیونکہ آپ بولین گے سر اور مراد لین گے پیں -
اور بولین پیر اور مراد اوس سے سر ہوگا - اور بولین گے
غلام زید اور مراد اوس سے زید ہوگا - اور کام کو نتیجہ
کہین گے تو کام کرنیوالے کو والد بولین گے - یا قبل ترتیب
قرآن کے ایک کتاب تصنیف کیجیئے اور اوس مین یہ اصطلاحات
جدیدہ جمع کیجیئے جس سے آپ کا مطلب صاف صاف سمجھا جاسکے
اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ان باتون سے جس کو آپ
خوش کرنا چاہتے ہین وہ ایسا شریر ہے کہ گڑہی مین کودتے
وقت تو کہتا ہے کہ شوق سے کودو مین تمہارا ہاتھہ پکڑے
رہونگا اور جب آپ بیوقوف بنکر کود پڑے اوس نے
صاف ہاتھہ چھوڑ دیا - اللہ تعالے ایسے معنویون کے حال
مین فرماتا ہے - ؎ كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ

؎ یعنی حال منافقون کا مثل شیطان کے ہے جب کہ کہتا ہے آدمی سے تو کفر کر

فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ (قوله ہمارے پیارے محمدی بھائیوں کا یہ اعتقاد کامل ہے کہ کلام مجید کی ترتیب خلیفۂ ثالث حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کے دست مبارک سے ہوئی ہے اور اسی وجہ سے آپ کا لقب جامع القرآن ہے۔ یہ بات پایۂ تحقیق کو پہونچ چکی ہے کہ بروقت ترتیب کلام مجید حضرت خلیفۂ ثالث نے بہت سے آیات جو محل خاص کے واسطے مخصوص۔ یا مطلب واحد کی وجہ سے بلا ضرورت بتکرار مضمون کے باعث قابل اندراج نہ تھیں نکال ڈالیں۔ اور انتخاب میں صرف اونہیں آیات کی ضرورت سمجھی گئی جو خاص اغراض کے واسطے موزون۔ یا ایک مطلب جداگانہ کی سب لابد تھیں۔ اور جنپر جمہور کا اتفاق اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ وغیرہ کی تصدیق تھی اور دیگر انصار و مہاجرین و تابعین کے نزدیک مسلم۔ انتخاب میں صرف اس امر کا التزام ملحوظ رکھا گیا کہ دینی یا دنیوی

اور جب کہ کفر کرتا ہے وہ تو کہتا ہے شیطان میں تجھسے بیزار ہوں اور میں خوف کرتا ہوں اللہ رب العالمین سے پس ہوگی عاقبت اون دونوں کی یہ کہ تحقیق وہ دونوں جہنم میں داخل ہوں گے ہمیشہ کو اور یہی سزا ہے ظالموں کی (پارہ قدسمع اللہ (۲۸) سورہ حشر)

مقاصد کے متعلق کوئی فروگذاشت نہ ہونے پاوے انتہی) آپ کا کلام بھی عجایب خانہ کی تصویر فوٹوگراف ہے جس جملہ کو دیکھئے ایسا ہے کہ کنگلا اسپتال کے کھونٹی سے لٹکا دیا جاے تو جتنے مریض انقباض قلب کے ہین اون کو ایسا انبساط و انشراح قلب لاحق ہو کہ شاید وفور ضحک کے سبب انقباض سے نجات پائین یا موضوع ہے سلب ہوجائے اللہ اکبر اس لیاقت پر کہ جمع و ترتیب مین آپ کو فرق معلوم نہین ایسے مرتب کلام کی ترتیب غیر معقول دیا چاہتے ہو کیونکہ فقرہ اول کا حاصل یہ ہے کہ چون کہ محمدی بھائیون کا اعتقاد یہ ہے کہ ترتیب قرآن کے خلیفہ ثالث نے دی ہے اسواسطے اون کو جامع القرآن کہتے ہین ۔ پہلے تو یہ غلط ہے کہ محمدی بھائیون کا اعتقاد ہے کہ خلیفہ ثالث نے ترتیب دی ۔ میان صاحب محمدی بھائی جو ایمان صحیح اور علم رکھتے ہین اون کو یہ اعتقاد ہی نہین کہ خلیفہ ثالث کے دی ہوئے ترتیب ہے بلکہ یہ اعتقاد ہے کہ ترتیب قرآن توقیفی اعنے خدا کے دی ہوئی ہے ہان البتہ جامع القران خلیفہ ثالث رضی اللہ عنہ کو جانتے ہین اور ترتیب و جمع اور مرتب اور جامع مین زمین آسمان کا فرق ہے کہان ترتیب کہان جمع اگر ایک شخص وضو مین غسل و مسح جمع کرے یا ہر قسم کا کھانا دسترخوان پر

جمع کردے ترتیب سے نہ رکھے یا کسے کمرے مین جھاڑ۔ فانوس
مین کرسی وغیرہ اکٹھا رکھکر مقفل کردے ترتیب سے نہ
لگادے تو اوسکو فقط جامع کہوگے یا مرتب بھی ؟ اگر ایسے جامع
غیر مرتب کو مرتب اور اوسکے جمع کو ترتیب کہوگے تو ہم تم کو فقط
بے علاقہ مثل کلمت صوری انسان کہین گے سبحان اللہ اس فہم
کے ساتھہ یہ دم خم لغت سے کسی کتاب مین جمع و ترتیب کے
ایک معنے کسینے نہ دیکھے ہون گے ١ ہ افسوس ١ د میان
گم شد ئل یہ بے سمجھی بات کرنے کی آفت ہے جیسا کہ کسی محفل
مین ذکر آیا کہ شہر کسکو کہتے ہین ؟ کسینے کہا شہر اوس بستی کو
کہتے ہین کہ جسمین بارہ گر (یعنے اہل حرفہ جنکے حرفے نام مین لفظ
گر آتا ہے) ہون مثل تیر گر۔ کمان گر۔ قلعی گر۔ ذب گر۔ معلم گر
نزد گر۔ آہن گر۔ ورق گر۔
کی۔ اور بارہ گر اوسنے گن دیے۔ ایک عقلمند مثل آپ کے وہان
بیٹھے تھے اونہون نے کہا کہ ان بارہ کے سوا ایک اور بھی تھا آپنے
اوسکو گنتی مین چھوڑ دیا۔ حاضرین مجلس نے کہا وہ آپ فرمائین تو سنا سب
ہے۔ اوسنے کہا کھگیر د و ج یہ سنکر اہل محفل نے بڑا قہقہہ
مارا کہ کہان گئی اور کہا د د ج میان تم بھی کوئی کاکوری کے آدمی

معلوم ہوتے ہو - یہ بات بھی اسی قسم کے ہے کہاں ترتیب اور
کہاں جمع اور نے قبل سمجھنے کے منہ سے نکالا تھا آپ نے قبل
سمجھنے کے تحریر کیا اتناہی فرق ہے اور معلوم نہین کہ آپ کے وہ
پیارے محمدی بہائی کون ہین جنکو خلیفہ ثالث کی ترتیب دینے کا اعتقاد
ہے مین جانتا ہون وہ بہی آپ ہی کے محلے کے ہونگے شاید
اوس محلے مین جہل مرکب کے ہوا پہیل گئی ہے - ہماری پیارے
محمدی بہائی جو عقل صحیح اور ایمان کامل رکھتے ہین اور شرق سے ۸
غرب تک پہیلے ہوے ہین وہ سب اسکے قایل اور معتقد ہین کہ
خلیفہ ثالث جامع القرآن علی قراۃ واحدۃ تھے مرتب القرآن نہ تھے
اور جامع کے معنے پہلے معلوم ہو چکے ہین - ترتیب وجمع کے
ایک معنے ٹھیراکر آپ نے جامع القرآن بنانا چاہتے ہین تو جامع القرآن
ہونے کے واسطے جمہور کا اتفاق بھی ضرور ہے جو جاہل و ۹
فاسق و فاجر ورہا کابی مذہب و مداہن نہ ہون
بلکہ ویسے ہی ہون جیسے خلیفہ ثالث کے جمع کے وقت تھے
مثل علماء عرب و استنبول و مغرب و مصر
نہ بیل و بخارا وغیرہم کے - اگر آپ دو چار جاہل نجات
و اصطلاحات عرب نو مسلمی بے دینی دین بدنیا فروشی و

مخالفین اسلام کے ہان مین ہان ملانے سے ترتیب قرآن کا قصد
کرینگے تو یہ محنت رائیگان جائے گا اس سے تو یہ بہتر ہے کہ آپ ایک بلا
قران ترتیب سابق آلی پر چہا بین اور اوسکے حاشیہ پر کچہہ صنائع
بدایع لطائف جو تفاسیر قدیمہ مین مذکور ہین تحریر ہون اور اوس کے
نیچے کچہہ قراءات اور دو ایک ترجمے لکھے جائین چنانچہ تمنے دیکہا بہی
ہوگا کہ اسطرحکے قرآن کچہہ کمی زیادتی سے بہت چہپے اور چہپتے جاتے
ہین اس مین دین اور دنیا (جسکو تم چاہتے ہو) دونون کا نفع
ہے پہر تم جا لو تمہارا کام جانتے شعر

مردم اندر حسرت فہم درست
این کہ مے گویم بہ قدر فہم تست

شاید تمنے یہ خیال کیا ہوگا کہ اسطرح کے قرآن تو بہت چہپے اور روز
چہپتے جاتے ہین کوئے نئی بات تراشون (گو واقعیت نہ رکہتی ہو)
تو مجہے منفعت ہو گے یہ پرانی لیک پیٹنے مین کوسے معتد بہ
نفع نہین ۔ تو کیا دنیا مین یہی ایک جدید بات تہی کہ کلام قدیم کو جدید
بناؤ ؟ کوئی کاغذکی ریل ـــ بنائی ہوتی کہ چشم زدن مین
کوسون کے خبر لاتے اور غیر متناہی بوجہ اوٹہاتی ۔ یا بجلی پر بنائے
ہوتی جس سے انسان ملکون اوڑتے پہرتے ۔ یا کوئی دوربین

نکالے ہوتے جس سے دیوار اور پہاڑ کے پرے کے اشیا صاف
معلوم پڑتی ۔ یا کسی قسم کا کپڑا ایجاد کیا ہوتا جسپر آگ اور پانی
کا اثر بالکل نہ ہوتا اور ہمیشہ حالت اصلی پر رہتا ۔ یا ایسا نسخہ سوچا
ہوتا جسکے استعمال سے آدمی کبھی ضعیف و نحیف نہ ہوتا بلکہ ضعیف ہمیشہ
کو نوجوان ہو جاتا ۔ یا ایسی عینک ۔ پیش کی ہوتی جسکے لگانے سے
کور مادرزاد بینا ہو جاتا اور علے ہذا بہت سی اشیا تہین جو فے الواقع
ممکن تھین مگر چونکہ اون مین غور و فکر کامل کی ضرورت تھے اور وہ
آپ کو فطرتاً عطا نہین ہوا تھا تو آپ نے اون سب امور کو چھوڑکر
یہ سہل لٹکا تجویزا وار سے اوستاد کیا کہنا ۔ اور فقرہ دوم اعنی
(یہ بات پایہ تحقیق کو پہونچ چکی ہے کہ بر وقت ترتیب کلام مجید حضرت خلیفہ
ثالث نے بہت سے آیات جو محل خاص کے واسطے مخصوص یا مطلب
واحد کے وجہ سے بلا ضرورت یا تکرار مضمون کے باعث قابل
اندراج نہ تہین نکال ڈالین اور انتخاب مین صرف اونہین آیات کی
ضرورت سمجھی گئی جو خاص اغراض کے واسطے موزون یا ایک مطلب
عبد اگانہ کے سبب لابد تہین اور جنپر جمہور کا اتفاق اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ
وغیرہ کے تصدیق تھے اور دیگر انصار و مہاجرین و تابعین کے نزدیک
مسلم) تو شاید آپ سے حالت نعاس مین صادر ہوا ہے کیونکہ

اول سے آخر تک صدق کے پیرایہ سے بالکل عاری ہے۔ جو آیتین خلیفۂ ثالث نے قرآن سے نکال ڈالین وہ یقیناً قرآن کے آیتین نہین تھے؟ یا لوگون نے اپنے اپنے اقوال اوسمین داخل کردئے تھے؟ پہلے شق پر خلیفۂ ثالث جامع القرآن نہ ٹھہرے بلکہ منقص القرآن ہوئے اور اگر حقیقت مین مسلمان ہو تو تمکو اسبات کا اعتقاد ضرور ہوگا کہ قرآن کی تنقیص اور تزئید پر کوئے بشر قادر نہین کہ اوسکے حفظ کے ضامن خود اللہ تعالے نے کے ہی اور عجب ہے کہ خلیفۂ ثالث نے محضر اصحاب کرام مین (کہ اگر ایک آیہ قرآن کی کوئے حذف کرنا چاہتا تو وہ تلوارون سے اوسکے جبر لیتے) باتفاق اونکے قرآن کو چھانٹ چھونٹ کر اپنے طور پر کردیا اور کسینے اوس مین ٹھنڈے بھے نہ کے اور کسیکا تہنک آجتک سنا ہی نہ گیا۔ اور اگر اون کے حکومت قویہ اسبات کے مانع تھے تو حضرت مرتضےٰ اسد اللہ الجبار نے اپنے خلافت مین کیون اسبات کا اشتہار دندیا کہ وہ قرآن جو عثمان کے عہد مین چند مصاحف مین منقول ہوکر مشتہر ہوا ہے ناقص ہے اوسمین سے اتنے آیات نکال ڈالی گئے ہین اوسکو معتبر نہ جانو۔ اور اوس وقت ہمنے جو سکوت اختیار کیا تو فقط اون کے خوف سے تہا اگر ہم کچھ اوسمین مضائقہ کرتے تو ہمارے جان پر بنتی اور جان بچانا بھی فرض تہا تو

استفسار

ہمنے سوچا کہ خیر اسوقت قرآن کو خراب اور ناقص ہونے دو جب
ہم اون کے بعد خلیفہ ہونگے تو پہر اوسکو پورا کر دینگے - پس یہ
اشتہار ندینا اون کا اور اوسی قرآن کو جو خلیفہ ثالث کے وقت
مصحف مین منقول ہوکر مشتہر ہوا تہا اپنے حالت پر باقی رکہنا اور
آپ ہی ہمیشہ اوسکی تلاوت کرنا اور اپنے عہد مین بھی اوسے
احکام نکالکر جاری کرنا دلیل ساطع ہے اس بات پر کہ خلیفہ ثالث نے
کوئی آیہ قرآن مجید کی کم نہین کی - اور پھر علاوہ یہ بات ہی جو تم لکہتے ہو
کہ خلیفہ ثالث نے وہ آیات نکالی ہین جنکے مضامین مین تکرار تھے
اور جنکے مطالب ایک تھی اور جو محل خاص کے واسطے مخصوص تھین
یہ بات تمہاری سچی ہے یا محض جہوٹی اگر جہوٹی ہے تو جہوٹی کا اعتبار
کیا ترتیب بھی ایسی ہی جہوٹی دوگے - اور اگر سچی ہے تو شاید تم نے
قرآن نہین دیکہا کوئی اور کتاب منتخب عربی بولی مین دیکہکر اوسکو
قرآن سمجھ لیا ہے - کیونکہ اگر قرآن دیکھے ہوتے تو ایسا کہلا جہوٹ
نہ بولتے - دیکہو اس قرآن مین جو مغرب سے مشرق تک پڑہا جاتا ہے
کتنے آیات ہین جنکا مضمون ایک ہی مثلاً الذی لا الہ الا ھو
کتنے جگہ پر ہے اور یقیمون الصلوٰۃ کتنے جا ہے
ہے اور یؤتون الزکوٰۃ کتنے جگہ پر ہے اور عذاب السموٰت

جواب مضمون

جواب تکرار

ازالہ شک دو شقین

والارض وما بینہما کتنے جگہ پر ہے اور الذین اتینٰہم الکتاب
کتنے مقام پر ہے اور الم تر ان اللہ انزل من السماء ماءً
کتنے جگہ پر ہے اور ام یقولون افتراہ کتنے جگہ پر ہے اور
ان الذین امنوا کتنے جائے پر ہے اور علے ہذا قصہ موسی علیہ السلام
کتنی جگہ پر ہے اور قصہ آدم علیہ السلام کتنے مقام مین ہے اور
قصہ صالح و ہود و لوط و ابراہیم علے نبینا وعلیہم السلام
کتنے مقام پر ہے اور اسیطرح وہ آیات جو محل خاص کے واسطے مخصوص
تھین وہ بھی بہت ہین - قرآن منگا کر دیکھو اگر عربی بولے سمجھتے ہو
یا کسی عالم سے پوچھو - یہ حال تو تمہارے علم کا ہے اور اسپر
یہ جھوٹ پھر اس جھوٹ پر ایک پاڈ تمنے باندہا ہے کہ یہ
آیات کا نکالنا صحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین کے اتفاق سے ہوا
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کچھ جبان اور دنیا پرست نہ تھے کہ کسیکے
خواہش سے نفع کے امید یا ضرر کے ڈر سے خلاف پر اتفاق کرجاتے
استغفر اللہ توبہ کر اے عزیز قیامت قریب ہے وعدہ
اور وعید اوسکے تعالے تقدس کے حق ہین اس جھوٹ پر
عدم مغفرت کا ڈر ہے آگے تم جانو تمہارا اختیار - اتنے گفتگو اوس
شق پر تھی کہ قرآن کی آیتین نکالی ہون - اور دوسرے شق پر اسیطرح

لوگون نے اپنے اپنے قول قرآن مین داخل کردئے تھے اون اقوال کو حضرت خلیفہ ثالث نے نکال ڈالے) یہ پوچھا جائیگا کہ وہ اقوال جنکو خلیفہ ثالث نے نکال ڈالے کس زمانے مین داخل ہوئے تھے؟ زمانہ نبوت و رسالت تو خیر القرون تھا اوس مین ایسی نالایق حرکت کہ جس سے وہ شر القرون کہلائے کیون ہونے لگے۔ اور اگر مان ہی لیا جائے تو حضرت خلیفہ ثالث منقی القرآن ٹھرے نہ جامع القرآن اور یہ باطل ہے تو وہ بھی باطل جب دونون شقین باطل ہوچکین تو اب معلوم کرنا چاہیئے کہ خلیفہ ثالث کا کام سوا اسکے اور کچھہ نہ تھا کہ مصحف حفصہ رضی اللہ عنہا سے چند مصاحف نقل کرائے ساتھہ اس شرط کے کہ فقط قرأت اور لغت قریش پر لکھے جائین اور دوسرے قراءات اور لغات اوس سے الگ کرکے حق تفاسیر ٹھرائے جائین۔ اور اون کو جامع اس وجہ سے کہتے ہین کہ اون کے وقت مین یہ قرآن صاف ستھرا کرکے لغات آخر سے فقط لغت قریش پر جمع کیا گیا جزاہ اللہ عن جمیع قراء القرآن والعاملین بہا۔ اور اون سے اسطرحپر جمع قرآن جو واقع ہوا تو باعانت ارباب لسان ہوا جو اوسوقت فصحی و بلغا کے سرآمد تھے

13

اور کاتبان وحی تھے عند نزول القرآن اب آپ فرمائیے
کہ آپ منقص ہین کہ تکرارات کو چھانٹ ڈالیئے گا؟ یا جامع ہین کہ
جابجا متفرق اور منتشر لکھا ہے اوسکو ایک جا کیجیئے گا؟ یا مرتب ہین
کہ ایجھ پانچھ توڑ کر اولٹ پھیر دیجئے گا؟ اگر تنقیص کرین گے تو
ایک حصہ نکال کر باقی کو جلا دینگے اور اتباع کرینگے خلیفہ ثالث کے
تو خلیفہ ثالث نے دو چار قرآن جو اوسوقت مین تھے جلا دیے
اب تو بدھا سنگھا قرآن جہان مین موجود ہین ان سب کو
آپ منگا کر جلاے گی تو ممکن نہین - یا سارے جہان مین حکم
بھیجین گے کہ ہمارا تنقیح کیا ہوا قرآن تم سب پڑہو اور اپنے اپنے
قرآن جلا ڈالو تو دیکھا چاہیے کہ سارے عالم کے لوگ آپ کا حکم
اسباب مین مانتے ہین یا آپ کی خبر لیتے ہین - اور اگر فقط اپنے
گھر کا قرآن یا اور دو چار سو لیکر جلاوگے تو اوس سے تمہارا
کام نہ نکلے گا اور مقصود حاصل نہ ہوگا - اور اگر آپ جامع یا مرتب بنتے ہین
کہ قرآن منتشر ہے ایک جاے پر لکھا ہوا نہین ہے اوسکو ایک
جا کرتے ہین تو اوسکا جواب آپ کو اور آپ کے بیشتے بانون
اور رفقا کو خوب معلوم ہے حاجت لکھنے کی نہین ادی میان
بیٹھے بٹھائے مومن ہوکر کسکے ورغلانے سے یا کسکے طمع دینے سے

اس بلا مین کیون پھنستے ہو؟ دنیا مین الگ شکل پڑے گی آخرت کا جھگڑا الگ درپیش ہے اور سوا جان کھپانے کے کچھہ نفع معتدبہ ہاتھہ نہ لگے گا مفت کو انگشت نماے خلق ہوگے۔ ہماری صلاح مانو اس سے جلد توبہ کرو اور پھر سالہٗ حسن ہے مین چھپاؤ کہ مین نے پہلے کیسے بھڑکانے سے یہ خیال محال سوچا تہا مگر پھر ملہم غیب نے بجہا دیا کہ یہ کام بہت برا ہے تو اب مین نے توبۂ نصوح کے ہے اللہ تعالے قبول کرے ع

بر رسولان بلاغ باشد و بس

اور فقرۂ سوم اعنی (انتخاب مین صرف اس امر کا التزام ملحوظ رکھا گیا کہ دینی یا دنیوی مقاصد کے متعلق کوے فروگذاشت نہ ہونے پاوے) مین کیا دا ھیات وحزافات بکے ہو اسکا حاصل یہی ہے کہ اوسمین منتخب مین اسبات کا لحاظ رکھا گیا کہ کوئی ضروری بات دینی ہو یا دنیوی جھوٹ نجاوے۔ اسکے دو معنے ہین۔

ایک یہ کہ اوس قرآن منزل مین قبل از انتخاب سواے دریات دینی اور دنیوی کے اور بہی بہت سے بے ضرورت باتین بہری تھین خلیفۂ ثالث نے اون باتون کو انتخاب کے وقت نکال ڈالین۔ دوسرے معنے یہ ہین کہ اوس قرآن مین قبل از انتخاب کوئی بات

دینی اور دنیوی امور کے سوا زاید نہ تھی مگر فقط تطویل لاطائل تھے -
اونھون نے اوسکو ایسا منتخب مہذّب کیا کہ وہ سب باتین باقی ہی رہین
اور طوالت مُملّہ سے بری ہوجائے العیاذ باللہ اس شخص کا
کیا اعتقاد ہے اللہ جلّ جلالہ کے ساتھہ اور کیسا بہتان باندہا ہے
خلیفۂ ثالث پر اللہ تعالے کا کلام پاک حشو و زائد سے کب
بھرا تھا ؟ کہ خلیفۂ ثالث نے اوسکو پاک کیا - اور کہان اوس کلام مجید
مین تطویل لاطائل تھے جسکو خلیفۂ ثالث نے منتخب اور مہذّب
کیا - خلیفۂ ثالث نے اوتنی ہی بات کی تھے جو ہم آگے ذکر
کرچکے ہین - ؎ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ
مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا +

(قولہ حضرات خلیفۂ اوّل و دوم کے زمانہ محمود مین ترتیب کلام پاک
کی اسوجہ سے نوبت نہ آئی کہ پے درپے محاربات اور عظیم الشّان
جہادات نے کسیکو اسطرف متوجہ ہونے کے مہلت یا فرصت نہ دی
حضرت خلیفۂ ثالث کا زمانہ نہایت پر امن زمانہ تہا اور عالمگیر

؎ البتہ تحقیق لائے تم ایک چیز بہاری نزدیک ہین آسمان کہ پہٹ جاوین اوس سے
اور پہٹ جاوے زمین اور گر پڑین پہاڑ کانپ کر - سورۂ مریم پارۂ قال الم (۱۲)

فتوحات نے سرکشون کی دماغی نخوتون کو بالکل سرد کر دیا تہا - اطمینان
کے باعث حمیت اسلامی - جوش مذہبی - اور اطاعت الٰہی مین انحطاط
شروع ہو گیا تہا اور نیز یہ بہی احتمال تہا کہ امتداد زمانہ کے سبب وہ کلام
پاک جو لوگون کے دلون پر مثل گنج توحید محفوظ ہے متواتر سستی اور
کاہلی سے ضایع نہ ہو جائے دور اندیشی سے بہت سے حفاظ اس
نازک وقت کے واسطے تیار کر لئے گئے اور آپ خود بہی ایک
زبردست حافظ تھے - پس اون منتشر جواہرات کا مجتمع کرنا جنکے
ایک ریزے کی قیمت کونین کی قیمت سے بہی بہت زیادہ تھے
اشد ضرور ہوا - اور اون منتخب بکھرے پہولون کا یہ ایک مختصر گلدستہ
کلام مجید کے نام سے تیار ہوا جسکو آج ہم سینے سے لگائے
پہرتے ہین اور جو ہمارا ایمان ہے (انتہیٰ) یہ قول اول سے
آخر تک محض جہوٹ اور صرف افترا ہے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ
تعالےٰ علیہم اجمعین پر والحمد للّٰہ کہ وہ حضرات اوس سے
بری ہین اور پہلے تو یہی بالکل غلط تہا کہ حضرات خلیفہ اوّل و دوم
کے زمانے مین پے درپے محاربات کی جہت سے نوبت جمع قرآن
کے اکتاف و لخاف وغیرہا سے جسکا نام تم نے ترتیب رکہا ہے
نہین آئی حالانکہ نوبت آئی ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

سے نے بہ حکم خلیفۂ رسول اللہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کے باشارہ
امیر المومنین عمر رضے اللہ عنہ ۔ چنانچہ پہلے گذر چکا ہے کہ حدیث
بخاری سے ثابت ہے کہ اَکتاف و لِخاف و عُسُب رقاع وغیرہا
سے جمع کر کے ایک مصحف تیار کیا تہا اور وہ مصحف خلیفۂ اوّل و
ثانی کے پاس رہا پہر حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تہا
کہ حضرت خلیفۂ ثالث رضی اللہ عنہ نے نسخ مصاحف کے وقت اون کے
نزدیک سے منگا کر بعد نقل کے پہیر دیا ۔ تو خلیفتین اوّل و ثانی کی نسبت یہ
لکہنا کہ اونکو محاربات نی اس کام کی فرصت نہ دی بالکل غلط ہے ۔
اور پہر تم نے مونہکی کہائی کہتے ہو کہ (حضرت خلیفۂ ثالث کا نہایت
پر امن زمانہ تہا اور عالمگیر فتوحات کی جہت سے سرکشون کی دماغی نخوتین
سرد ہو گئی تہتین ۔ م یعنے قران کے جمع کرنے کا کوئی مانع نہ رہا پہر علت جمع
کرنے کی یہ ٹہری کہ انہون نے دیکہا کہ اطمینان کی جہت سے دینی باتون
مین انحطاط شروع ہو گیا ہے تو کہین تواتر سستی اور کاہلی سے قران جاتا
نہ رہے اور دلون سے نکل نہ جاوے تو اوسکو جمع کر دیا ۔ حالانکہ خلیفہ
ثالث کیوقت مین جمع ہونے کی یہ وجہ نہ تہی بلکہ دوسری تہی جو پہلی
دوسری حدیث کی نقل کے ساتہہ منقول ہو چکی ہے اوسکو بغور دیکہو اور
سمجہو اگر خود دیکہنے سے سمجہہ نین نہ آوے تو کسی اہل دانش کو بلالو

اور اگر بلانے کی بہی لیاقت نہ ہو تو خود جاؤ اور بعجز و الحاح اپنی خوش فہمی پر خوب مطلع ہو کہ پھر بار دیگر تمہارے ساتھہ لوگ گستاخی نہ کرین۔ اور اگر کسی دنیاوی نفع کے واسطے اسکا التزام کرنا چاہتے ہو تو اختیار ہے جیسا کہ ایک شخص نے اپنا نام شیطان شاہ رکھا لوگون نے اوس سے پوچھا کہ "اے شخص تو تو بڑا ہوشیار آدمی معلوم ہوتا ہے یہ کیسا نام رکھا" اوسنے کہا پہلے میرا نام رحمٰن شاہ تھا اوسوقت کسینے مجھے نہ پوچھا جب سے شیطان شاہ نام رکھا ہے جہان جاتا ہون لوگ میرے ساتھہ تمسخر کرتے ہین اور کچھہ دے بہی دیتے ہین اگر ایسا ہی ارادہ ہے تو خوشی۔ اور ہان یہ بہی لیا جائے کہ اسیوجہ سے نسخ وجمع واقع ہوئی ہے تو یہ وجہ پہلے نسخ وجمع کی ہوسکتی ہے جو خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ کے زمان خلافت مین واقع ہوا۔ مگر پھر بھی اتنا فرق ہے کہ وہ جمع نسخ سلمین کے کاہلی سے اور سستی پر نظر کر کے نہین ہوا بلکہ یمامہ کی لڑائی مین بہت سے قرّا کے شہید ہوجانے سے خوف ہوا کہ ایسی ہی لڑائیون مین قرّا شہید ہوتی جائے گی تو قرآن جو مختلف اشیا مین قرّا کے پاس لکھا گیا ہے کہین منتشر اور پریشان نہ ہوجائے اور ایک جا لکھا ہوا کہین نہ ملے۔ میان تم عجب اُوْلُ جَلُوْل ہو تمہارے بے علمی اور قرآن و حدیث سے جہل تمہاری طرف سے عذر خواہ ہے۔ اور

لطیفہ

آپ جو یہ پیچھے سے لکھتے ہین کہ (نیز یہ بہی احتمال تہا کہ امتداد زمانہ
کے سبب وہ کلام پاک جو لوگون کے دلون پر مثل گنج توحید محفوظ ہے
سستی تر سستی اور کاہلی سے کہین ضایع نہ ہوجاے دور اندیشی سے بہت سے
حفاظ اس نازک وقت کے واسطے تیار کر لیئے گئے تہے (انتہی) یہ محض
بہتان اور دروغ ہے - کیا خلیفہ ثالث کو انا نحن نزلنا الذکر وانا له
لحافظون کے آیت ہونیکا اعتقاد نہ تہا؟ اور اگر نہ تہا تو قران
مین کاہیکو داخل کیا -؟ اور جب اسکا اعتقاد تہا تو یہ شبہہ اون کے دلمین
کیون آیا کہ (سستی تر سستی اور کاہلی سے کہین ضایع نہ ہوجاے اور اس
نازک وقت کے واسطے حفاظ کیون تیار کر رکھتے -؟ یہ فعل خلیفہ ثالث
کا کہ قرآن کے ضایع ہونے کے خوف سے بہت سے حفاظ تیار کروائے
کہین ثابت نہین ہے یہ صرف اون پر تہمت ہے العیاذ بالله
پہلے اسکو ثابت کر لو کہ پیچہے تمہارا کام چلے - اور اسکے بعد ایک جملہ
اجنبی آپ نے کہا او گلا کہ (خود بہی ایک زبردست حافظ تہے) اس
جملہ کو آپ کے مدعا سے کیا لگاو ہے؟ یہ تو ایسا ہی ربط ہے کہ جیسے
ایک امیر بڑے موٹے پالکی پر سوار دلی کے چاندنی چوک
مین چلے جاتے تہے - ایک عقلمند نے آواز دی کہ برائے خدا پالکی
کہڑی کیجئے مجہے آپ سے کچھہ کہنا ہے - اون بیچارے غریب نے پالکی

آگی

روک لی۔ اوسنے قریب جاکر پالکی نیچے رکہاکر لوگونکو ہٹاکر بہت ہی آہستہ
سے اونکے کان مین کہا کہ آپ جیسے موٹے ہین ویسے ہی ایک میرے
چچازاد بہائی بہی موٹے تھے۔ بس یہ کہکر چلاگیا۔ اسیطرح یہ آپ کا
فقرہ بہی ہے ذرا غور کرو کہ یہ قرآن کا معجزہ ہے کہ آپ نے اوسکے
تخریب پر کمر باندہی ہے خداے تعالے نے آپ ہی کی تخریب
کردی۔ کوسے تامل سے دیکہیے تو یہ جملہ تمہارے دعوے کے خلاف
کا مثبت نظر آتا ہے۔ ہم پوچہتے ہین کہ وہ (خلیفہ ثالث) بڑے
زبردست حافظ تھے تو اوسے ترتیب سے جو اونکے وقت مین ہوئی
تہی؟ یا کسی اور ترتیب سے؟ اگر کسی اور ترتیب سے اونکو حفظ تہا
تو ثابت کرو یہ نقلی بات ہے بغیر ثابت کیے مدعے کا مدعا جہوٹا ٹہریگا
اور اگر اسی ترتیب سے حافظ تھے تو بعد اس ترتیب دینے کے حافظ
ہوئی؟ یا پہلے سے اس ترتیب کے حافظ تھے؟ اگر بعد ترتیب حافظ
ہوئے تو اوسکی بہی سند لاؤ ورنہ تمہارے دعوے مردود ہیں ہمکو
یقین ہے کہ تم کوئی سند اسکی نہ لا سکوگے تو معلوم ہوا کہ اون (خلیفہ
ثالث) کو پہلے سے اسی ترتیب پر حفظ تہا۔ اور پہلے سے اسی ترتیب
پر حفظ ہونے کے معنی یہ ہین کہ زبان مبارک رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی ترتیب سے سنا تو معلوم ہوا کہ رسول اللہ

قول دوم

سے صلے اللہ علیہ وسلم اسی ترتیب موجودہ حال سے پڑہتے تھے اور
یہ (خلیفۂ ثالث) اونکے (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) متبع
تھے۔ دیکھو خداتعالے نے تمہاری بات سے تم کو جھٹلایا۔
الحمد للہ علی احسانہ اب اوس جملہ کو دیکھئے جو اسکے بعد ہے وہ پکار رہا ہے
کہ سعدی میان بہت بدحواس ہین کہ کہتے کچھہ اور نکلتا کچھہ ہے
وہ جملہ یہ ہے (پس اون منتشر جواہرات کا مجتمع کرنا جنکے ایک
ریزے کی قیمت کونین کی قیمت سے بہی بہت زیادہ تہی اشد ضرور
ہوا) اس جملہ سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت خلیفۂ ثالث نے اون
جواہرات منتشرۂ بے بہا کو جمع کردیا ہے۔ اور دعوے کیا تہا ترتیب
کا آخر کو بہ مصداق دروغ گو را حافظہ نباشد جمع کے قایل ہوگئے
اب کوئی بات چہا کو گی توسنی نہ جائے گی۔ لیجئے آپ کا
دعوی آپ ہی کی زبان سے ڈھسمس ہوگیا۔ اب اوس
جملہ کو دیکھئے جو آخرین اس قول طویل لاطایل کے ہے وہ باواز بلند
چلا رہا ہے کہ میرا قایل مصنوعی مسلمان ہے ہوشیار رہو وہین ھذا
(اور اون منتخب بکہرے ہوے پہولونکا یہ ایک مختصر گلدستہ
کلام مجید کے نام سے تیار ہوا جسکو آج ہم سینے سے لگائے
پہرتے ہین اور جو ہمارا ایمان ہے) اس جملہ سے صاف نکلتا ہے

کہ اون بکہرے ہوئے پہولون کا گلدستہ کلام مجید کے نام سے تیار ہوا حقیقت مین کلام مجید نہین ہے معاذ اللہ من ذلک اپنی دانست مین ایک باریک بات بول گئے تھے کہ کوئے نہین سمجھنے کا اری میان چراغ کے سامنے کالا گو را پہچان پڑتا ہے - بہلا ہم تم سے اسکے معنے پوچھتے ہین کہ یہ گلدستہ جسکا نام قران رکھا گیا ساتھہ اوس ترتیب قدیم کے تمہارا ایمان ہے یا بغیر اوس ترتیب کے - اگر بغیر اوس ترتیب کے ہے تو یہ گلدستہ جو قران کے نام سے مشہور ہے تمہارا ایمان نہین ہے - ہان جب تم اپنے طور کا نیا گلدستہ بنالوگے تو تمہارا ایمان ہوگا یہ قضیہ کہ (ہمارا ایمان ہے) قضیۂ کاذبہ ہے اسکا محکی عنہ اب تک نہین پایا گیا - سچ پوچھو تو یہ ایمان تمہارا دشمن ہے ؎

میر او نکہ سنگدے سے کعبہ گیا کیا کرے جو خدا خراب کرے

میر تقی کے اس شعر کے معنے ظاہر مین بے جوڑ معلوم ہوتے تھے کہ سنگدے سے کعبہ جائے اور خراب ہو اسکے کیا معنے مگراب ظاہر ہوا کہ اس معنی کر کعبہ جانا اپنے آپ کو خراب کرنا ہے - اللہ تعالی ہم مسلمانونکو لعین شیطان اور اوسکے اتباع سے بچا وسے آمین (قوله لیکن آپ کو یہی ایک کام نہ تھا - بلکہ حدیثونکی

ترتیب - روزہ - نماز - حج - زکوۃ - وغیرہ تمام امور دینے و دنیوی کا ایک مکمل دستور العمل مرتب کرنا تہا - اہم اور ضروری امور کے ہجوم سے اسکے ترتیب کا خیال نظر انداز ہوگیا اور جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ صفات باری اور ذات تہاری کے کیفیت ایک جا اور تحمید مین اخلاق کا مضمون شامل ہوگیا - انتہیٰ) یہ قول جو علت ترتیب جدید ٹھہرا حد درجہ کو جہوٹا ہے "مشفق من" وہ کتاب جسمین خلیفہ ثالث نے حدیثون کی ترتیب دی ہے اور وہ دستور العمل روزہ - نماز حج - زکوۃ - وغیرہا تمام امور دینیے اور دنیوے کا بتاے تو کہان ہے ؟ اور کس کتب خانے مین ہے ؟ اور کونسے مطبع مین چہپا ہے ؟ جسکے اہتمام کے باعث اتنا بڑا کام جو سب کا اصل ماخذ تہا نظر انداز ہوگیا اور ترتیب قران کی ناقص رہ گئی - بے اصل بات کرنے اور جہوٹے ہوائے اوڑ انے تہاراہی کام ہے - کیون نہ ہو آخر کاکوری شریف آپ کا مولد ہے - اوسے ملک کے کسے شاعر کا شعر ہے ؎

طعنہ بر کرسی زدن نالایق است ۔۔۔ زانکہ کاکوری زجہل و فالق است

اور آپ کی عقلمندی پر اس قول کا یہ حصہ گواہ ہے کہ (اور جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ صفات باری اور ذات قہاری کی کیفیت ایک جا اور تحمید مین

اخلاق کا مضمون شامل ہو گیا) کیون جی کیا صفات باری اور ذات قہاری کی کیفیت ایک جا لکھنا منع تہا؟ جو اونہون نے خیال نہ کر کے قران کو خراب کیا۔ اسکی وجہ تو بیان کرو۔ صفات تو ذات ہی کے پاس مذکور ہونا چاہیئے جیسے لا الٰہ الا ھو الحی القیوم توحی و قیوم ہونا اللہ کی صفت ہی اسمین کیا برائی ہوئی جسکے سبب ترتیب بدلنی پڑی؟ ہان اگر قرآن مین باب باب فصل فصل ہوتی اور ایک ہی فصل مین کسی باب کی صفات باری اور ذات قہاری کے کیفیت لکہتے ہوتے تو کہہ سکتے تھے کہ اون دونون کو الگ الگ فصول مین لکہنا چاہیئے تہا اونہون نے ایک ہی فصل مین لکہدیا اگرچہ اوسمین بہی کچہہ مضائقہ نہ تہا اوسے ذات قہاری کی صفات ہی کسی اور ذات مقہور کی صفات نہ تہی۔ اور یہ جو لکہتے ہو کہ تحمید مین اخلاق کا مضمون شامل ہو گیا تو اوسمین کیا برائی ہوئی تحمید تو اخلاق کا جزء اعظم ہے۔ اگر کوی تہذیب الاخلاق والا خدا کے حمد نہ کرے بلکہ اوسکا منکر کرے تو تخلّی بالفضائل اور تخلّی عن الرزائل ہو سکے گا؟ اور اسکے ساتھ تم کو مسلمان ہونے کا دعوے ہے اور کا تیون کی سی تحریر ہے۔ جیساکہ یہ کایت لوگ کچہہ تہوڑی عربی کسی میان جی سے پڑہکر آپ اسمین عربی لغات چہانٹتے ہین۔ چنانچہ کسی

حکایت نے اپنے مکان مین روشنی کر کے اپنے ہم قوم یار سے
اوسکی تعریف چاہی اوسنے کہا "ھیّا ھُوَ تَمرِیٌ تُمقمنَ مانٍ ۲ سَن
تَنوِیرٍ دَہیٌ کِہ لَانُ خُرِ یزٌ مانٍ دَہیٌ یہ آپ کے تجمیہ بھی اوس تنویر
کے سی ہے - بات کرنے کا یہ سلیقہ اور خدا کی ماد قرآن
کے ترتیب بے معنے کا قصد - اِن جملون مین اور بہت بہت بطلان
موجود ہین مگر ہم کو فرصت نہین کہ اپنے اور ضرورتون کو ترک
کر کے ایسے ایک غیر ضروری بات مین اپنی اوقات رایگان
کرین فقط اسقدر لکہنے سے یہ مقصود تہا کہ بے وقوف لوگ ایسا
نہ سمجہین کہ مسلمین کسے احمق کی حماقت پر واقف نہین ہوتے ورنہ
ایک پدّی کے انڈے اتفاقاً دریا مین گر گئے تو اوسنے غصے سے
اپنے چونچ سے دریا کو الچہنا شروع کیا واہ دی پدّی اور واہ تری
جعیہم اور واہ اس چونچ سے دریا الچہنا کہین پدیون کے چونچ سے دریا
خالی ہوتا ہے ـ ع این خیال است و محال است جنون
رقوله یہ خیال کہ جو بزرگان دین سابق مین گزرے ہین وہ اَلْوَحْیُ
مِنَ السَّمَاءِ سمجہا جائے اور اوسکے رائے خطا و سہو سے
پاک سمجہی جائے "اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ"
ایک مشہور اور مستند مقولہ کو بالکل بلا ضرورت اور بیکار کیے دیتا ہے

قول سکندر
تمثیل

جسکی واقفیت سے از روے نیچر کوئے لبشر انکار نہین کر سکتا۔ ہمارے
علماے مذہب کی نورانی دال تعصب کی خوفناک روشنی سے تاریک
ہو گئے ہین اور وہ ایک حرف بہی کتب مصنفہ کا اگر وہ درحقیقت
غلط ہے کیون نہ ہو) قابل تغیر یا تبدل خیال نہین کر سکتے۔ خدا کے
لازوال بخششون کا کفران نعمت کر کے عقل ایسی راہبر کامل کو جسنے اونہین
خداشناسی مین مدد دے ہی بالکل فضول بنا دیتے ہین۔ افسوس
ہے کہ جنکا اعتقاد یہ ہو کہ عقل کو مذہب مین کچھہ دخل نہین۔ وہ مذہب
کے روز دنیا مین سرسبز رہ سکتا ہے مخالفت کو نہ پوچھئے کیسی عمدہ
بات کیون نہ ہو ممکن نہین کہ یہ ہمارے نقلی گھونسے ہم کو چین سے
بیٹھنے دین۔ اور ہمارے کام مین رکاوٹ نہ پیدا کرین۔ پس
میرا یہ کہنا کہ اگر پیشوایان مذہب نے کسی راے مین کوئی غلطی کی ہو
یا کسی بات کا خیال نظر انداز کیا ہو غیر ممکن نہین ہے۔ اور یہ ثقیل
کلمہ ضرور ہمارے متعصب محمدی بہائیون کو گران معلوم ہوگا
لیکن اوسکے ساتھہ ہی اگر وہ اسبات کا خیال کرینگے کہ کیا
حضرات خلفاے اوّل و دوّم رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین مین
اتنی عقل مادہ لیاقت نہ تہی جو کلام مجید کو جمع کرتے یا قواعد
اور اجرائی احکام مین بمقتضاے عقل کام لیتے۔ جو حضرت خلیفہ ثالث

سے نے کیا - تو ہمکو امید ہے کہ تمام بھائی مسلمان ہمارے ہمزبان ہون گے اور کچھہ خیال کر کے دلمین سکوت اختیار کرینگے انتہی حاصل قول یہہ خیال کہ جو بزرگان دین سابق مین کر گئے ہین ا لخ قولہ ۱۱ لکل فضول بنا دیتے ہین ۲ یہ ہے کہ ہمارے علما تعصب کی جہت سے مقولہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان کو بیکار ٹھہراتے ہیں جس سے خدا کی عطایا کا کفران نعمت ہوتا ہے اور عقل ہے راہبر کو فضول بنانا ہم پوچھتے ہین کہ یہ شخص خود بھی عالم دین ہے ؟ یا نہین ؟ اگر عالم نہین ہے تو قرآن کی ترتیب جاہل کے ہاتھہ پڑی خدا حافظ ہے - قرب قیامت ہے جو نہ ہو سو تھوڑا - اور اگر عالم ہے تو آپ بھی اون علما مین داخل ہین ؟ یا نہین ؟ اگر متعصبین مین داخل ہے تو یہ اعتراض اوسکا اوسپر بھی وارد ہوتا ہے اسکا جواب خود ہی دے اور ون پر کیا حرف رکھتا ہے - اور اگر عالم دین ہے مگر متعصبین سے باہر ہے اور تعصب نہین رکھتا تو تعصب کے معنے اوس سے پوچھے جاتے ہین کہ اوسنے کیا ٹھہرا ئے ہین ؟ اگر یہ ٹھہرائے ہین کہ حق بات مین بڑے سخت ہین ناحق بات کے ہرگز قایل نہین ہوتے گو قتل کیے جائین اور مال ومتاع اونکا لٹ جاے یا یہ معنی ٹھہرائے ہین کہ حق ہو یا ناحق سب باتون مین سختی کرتے ہین

اگر پہلے معنے لیے ہین تو یہ کہنا کہ (ہمارے علمائے مذہب کے نورانی دل تعصب کی خوفناک روشنی سے تاریک ہو گئے ہین) محض ناحقیت ہے اسواسطے کہ اوّل اونکو ایک صفت عمدہ سے متصف کرتا ہے کہ حق بات مین بڑے سخت ہین اور یہ اونکے بڑی تعریف ہے کہ حضرت سرور دین و دنیا علیہ الوف الصلوٰۃ والثنا نے اَلدِّینُ اَلْعَصَبِیَّۃُ فرمایا ہے پھر اونکو تاریکے دل کا دہبّہ لگاتا ہے بر تقدیر عصبیہ کے اور لطف یہ ہے کہ اس شق پر آپ متعصّبین سے باہر نکلے گا تو دینداروں سے باہر نکلا معلوم ہوا کہ حق بات مین اوسکو سختی نہین ہے اور جب سختی نہین ہے تو بقول پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اوس مین دین نہین ہے اور جب بے دین ہے تو ایسے شخص کے اعتراضون پر کیا التفات کیا جائے ایک بے دین کچھہ بکتا ہے بکنے دو ع

جواب جاہلان باشد خموشی

اور اگر تعصب کے دوسرے معنے لیے ہین کہ ہمارے علما نہایت سختے کرتے ہین اپنے معتقدات مین خواہ وہ معتقدات حق ہون یا باطل تو معلوم نہین تمہارا مذہب کیا ہے؟ جو تمہارے علما ایسے بے دین ہین اسکو واضح کر کے لکھو علمائے اسلام اہل سنت وجماعت اس قبیحہ سے نعوذ باللہ متصف نہین

ہین - اگر یہان اون سے مراد لیتے ہین تو ناحق اونکو تہمت لگاتے ہو خدا سے ڈرو - یہ علما ویسے ہی ہین جیسے خدا کو پسند ہین مگر ہزار افسوس کہ تم علم کا دعوے کرکے اور اونکو اپنے علما ٹھہراکر اونکو بے دینی کا عیب لگا کر آپ دین سے باہر نکلتے ہو ع

برین عقل و ہمت بہ باید گریست

جب لاکھون کرورون علما بے دین و بے دیانت و بے عصمت ٹھہرے تو ایک پھٹّل بے علم مدعی بے معنے کہان کا عاقل و فہمیدہ دین کے باتون مین عقل کو دخل دینے والا نکلا الله تم سے عوام مسلمین کو بچاوے آمین یا رب العالمین بھلا اس سے کوئی پوچھے کہ تم نے یہ شرطیہ کیسا بنایا ہے کہ اگر بزرگان دین کے سبب باتونکو وحی من السماء سمجہا جاوے تو مقولہ الانسان مرکبٌ من الخطاء و النسیان جو سب کے نزدیک مستند ہے بالکل بیکار ہوجاتا ہے اسکے یہ معنی ہین کہ بزرگان دین سب سچّے ٹھہرین گے تو یہ مقولہ لغو ہوجائے گا - لہذا بنا بر اس مقدمے کے سارے بزرگان دین کو خطا و نسیان کے دلدل مین پھنسنا چاہئے - ان جلون سے یہ شخص لایق اسکے نہین ہے کہ کوئی ذی عقل و ذی ہوش اس سے مخاطبت

لیکن عوام کالانعام کے بگڑ جانے کا خوف ہمارے دل کو
ہیجان مین لاتا ہے اسلیے ایک دو باتین کرنا ضرور پڑا اے عقل
سے دشمن قلم دوات تیرے پاس ہے جو چاہنے لکھہ سمجھہ کے
بات ہو یا نہ ہو۔ افسوس اتنا بڑا تو دعوے کہ پہلے ترتیب قرآنی
اسوقت کے لایق نہین ہے مین اسوقت کے لایق ترتیب
دے سکتا ہون اور آپ کے ہوش وحواس ایسے پران۔ ہم
پوچھتے ہین کہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان کسکا مقولہ
ہے؟ خدا نے کسی کتاب مین اوتارا ہے یا پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم کی حدیث ہے یا کسی معتبر آدمی کا قول ہے۔ اگر
خدا کا اوتارا ہوا ہے تو ضرور ہے کہ قرآن مین ہوگا۔
اسواسطے کہ اس جملہ کے الفاظ عربی ہین تو تم نے یون
کیون نہ کہا کہ ایک ایت کے خلاف ہوتا ہے جسمین تمہارے
ترتیب دینے کے قلعی کہل جاتے۔ اور اگر خدا کا کلام
نہین ہے تو پیغمبر کی حدیث ہوگی تو کسی کا مقولہ ہی کیون کہا
کہدیا ہوتا کہ حدیث شریف کے خلاف لازم آتا ہے۔ اور اگر
خدا ورسول کا کلام نہین ہے تو اسکے معنے بتاو کیا ہین؟ انسان
مرکب ہے خطا ونسیان سے یعنے انسان کا بدن مرکب ہے

خطا و نسیان سے یا انسان کی حقیقت مرکب ہی خطا و نسیان سے ہے
اگر بدن کی ترکیب کے قایل ہو تو غلط ہے اسواسطے کہ بدن انسان اربع
عناصر سے مرکب ہی۔ اور اگر ترکیب حقیقت کی مقر ہو تو بھی خطا ہے
کیونکہ حقیقت انسانیہ حیوان ناطق سے مرکب ہی خطا و نسیان سے
ترکیب کسطرح ہوئی ؟ کیا کسی اصطلاح میں اربع عناصر کو خطا و نسیان کہتے
ہین ؟ یا حیوان ناطق کو ؟ اور اگر مرکب ہونے کی خطا و نسیان سے یہ
معنی ہین کہ خطا و نسیان اوسکے ایسے عوارض لازمہ سے ہے کہ گویا
وہ اس سے مرکب ہی یعنے جہان انسان ہوگا ضرور ہے کہ وہان خطا
و نسیان بھی ہوگا۔ تو ہم پوچھتے ہین کہ یہ صفات لازمہ ماہیت
انسان سے ہے۔ یا لوازم وجودات خاصہ سے۔ اگر لوازم ماہیت سی
ہے تو معاذ اللہ انبیا علے نبینا و علیہم السلام بھی اس سے متصف
ہون گے اور انکو اس سے متصف کہنا دشمن دین کا کام ہے۔
اور اگر لوازم وجودات خاصہ سے ہے تو سارے اشخاص کو اس سے
متصف کہنا کھلی جعفریت ہی۔ ہوسکتا ہے کہ سوا بزرگان دین کے اور
اشخاص اس سے متصف ہون بلکہ وہ احکام الہی پہچاننے مین اس سے بری
ہین کسی پیغمبر کو احکام الہی پہچاننے مین خطا و نسیان لاحق نہین ہوا اللہ تعالے
اونکا عاصم رہا۔ اب رہی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ عنہم

اجمعین یہ اگرچہ معصوم نہین کہلاتے مگر محفوظ تو بیشک ہین - پس جب
یہ طبقہ خصوصاً طبقہ عالیہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین احکام
الٰہی پہچانے مین خطا و نسیان سے محفوظ رہا تو اونکو پہر کوئے خطا
و نسیان کا وہمہ نہین لگا سکتا - اب اونکی افعال و اقوال کو کالوحی
من السماء سمجھنے مین خلاف مقولہ لازم نہ آئے گا - اور اچھا ہم نے
تمہارے کہنے سے اونکو خطا و نسیان سے بری نہ سمجھا تو تم بتاؤ کہ تم بھی
انسان ہو یا نہین ؟ اگر نہین ہو تو قران کے ترتیب کیونکر دو گے - اور
اگر ہو تو بقول تمہارے خطا و نسیان سے تمکو بری کیونکر سمجھین ؟ اور
جب تم بھی بری نہ ہوے تو اب کیا کہین تمہارے ترتیب کو تم آپ ہی
کہو کیسی ہوگی العیاذ باللہ - پہلے ترتیب والے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
تھے جنکے عقول و ارواح نبوت و رسالت و خاتمیت کی روشنی سے منور
تھے - اور اس ترتیب والے تم ٹھرے جنکی یہی زمانہ نبوت و رسالت
سے از بس دور - فسق و فجور سے معمور - نشۂ جہالت مین چور - عقل سے
معذور - بصارت ایمان سے کور - کہان وہ ترتیب عالی - اور کہان یہ
ترتیب سافل - پہر اس جملہ کو دیکھو - (یہ خیال کہ جو بزرگان دین سابق
مین کر گئے ہین وہ کالوحی من السماء سمجھا جاوے) کتنا بے معنی اور
بے جوڑ ہے اسواسطے کہ وحی من السماء سمجھنے کے دو معنے ہین - ایک

یہ کہ مسلمین بزرگان دین اسلام کے اقوال کو مثل آیات قران کے آسمانی
وحی سمجھتے ہین۔ اس معنے کر تو محض جھوٹ ہے اسلیے کہ مسلمین کثرہم اللہ
وشکر سعیہم وزادہم ایمانا ہر چیز کو اپنے بزرکان دین کے
وحی من السماء نہین سمجھتے بلکہ جو وحی من السماء ہے اوسے وحی من السماء
اور جو احادیث پیغمبر ہین اونہین احادیث پیغمبر اور جو اجتہادات مجتہدین
ہین اونہین اجتہادات مجتہدین اور جو کچھہ تفسیرات قرانی و ماتیعلق بہا زنیبا
کان او غیرہ ہین اور جو کچھہ احادیث پیغمبر و اجتہادات مجتہدین ہین۔
شیاطین دجالین کذابین نے اپنے اپنے نفوس خبیثہ اور اقوال
مزموسہ کو دخل دیکر اپنے تئین رسوائے دارین کیا ہے اونکو بھے مفصلاً
خوب جانتے ہین یہ نتیجہ ہی عقل سلیم وصافی کے دخل دینے کا۔
ہان اگر بزرگان دین کے اقوال کو مسلمین وحی من السماء سمجھتے جیسا کہ یہ
انو عقل دور افتادہ اونکو جھوٹے تہمت لگاتا ہے تو بیشک لایق تھے اور اون
علتیون کی ملامتین اونکے عاید حال ہوتین۔ اور جب ایسا نہین ہے تو
پھر ایسے شخص کے جو اہل اسلام پر کہلی تہمت لگاتا ہے فسد باسلیق
تجویز کرنے کو جی چاہتا ہے اور اوسکے ساتھہ ہی تیفال بہی۔ اور دوسرے
معنے یہ ہین کہ جیسے وحی آسمانی مین مسلمین سوا آمنا صدقنا کے اپنے
عقل کو کچھہ دخل نہین دیتے اوسیطرح بزرگون کے ٹہرائے ہوے چیزون

مین بھے قبلنا کہکے اپنے عقول کو دخل نہین دیتے ۔ تو یہ بات سچ ہے اور اوسمین دخل نہ دینے کی یہ وجہ ہے کہ اونکے اقوال کا ماخذ قرآن وحدیث ہے ۔ اور وہ مقتبس ہین مشکوۃ انوار نبوت علے صاحبہا الصلوۃ والتسلیمات سے ۔ اور تمامی قرون اسلامیہ مین سارے عالم کے علمانے اون چیزونکو جانچا ہے مگر کسے عہد و قرن مین کچہ بھی کہوٹ اون مین ظاہر نہین ہوئے ۔ پس ناچار سے اون سب باتون کا اقرار کرنا پڑا ۔ ورنہ یہ اسلامی حکما ایسے مرد میدان ہین کہ اگر بزرگان دین کچہ اپنے اپنے راے سے مسائل گھڑتے جنکے اصل قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہوتے یا کسیطرحکی مخالفت اوس سے ظاہر ہوتی تو استغفر اللہ یہ لوگ کبھی اونکے اقوال کے کانٹ چھانٹ مین کمی نہ کرتے بلکہ اونکو بزرگان دین ہے نہ ٹہراتے ۔ حقیقت مین یہ فرقہ ایسا بہادر ہے کہ اسکے ہاتھون کوے بغیر چوٹ چپیٹ کہاے نہین رہا اسنے سب کے لیڑی اوتارے ہے ۔ دیکہو اس دنگل کا ایک پہلوان فخر الدین رازی ہے جو اپنے زورآوری سے یونانیون کی اکھاڑے کو چیت کرکے امام المتکلمین ہوگیا کچہ سمجھے بھے یہ زور کاہے کا ہے ؟ یہ زور فیض محمدی کا ہے کہ ایک آدمی یونانیون کی جماعت کا مقابل ہے اور یونانیون کو سوا امام امام کہتے منہ خشک کرنے کے کچہ نہین

سوجتا - اور دوسرے امام الطائفہ قاتل جماعت باغیہ امام حجۃ الاسلام
غزالی ہین جنہون نے تہافت الفلاسفہ مین ان فلسفین کے
کیسی خبر لی ہے جسکا جواب شافی آجتک مخالفین سے نہ ہوسکا - کیا کہین
افسوس ہی اگر تم کسے قابل ہوتے اور علمی جہالت بصیرت سمجہہ سکتے تو
تو کچہہ دل کہو لکر اس فرقے کا زور دکہلاتے کہ یہ غیرون سے (جنکو
نبوت سے کچہہ علاقہ نہین ہے) مقابل ہوکر کسطرح غالب ہوتا ہے -
خیر اب بہی تہوڑا سا لگے رہتے ہین کسی عالم سے درسا درسا
پڑہ لینا -
مشائین لزوم ترکیب سے علے تقدیر الشرک اثبات توحید کرتے
تہے -
مسلمین رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین نے اونسے مابہ الاشتراک
اور مابہ الامتیاز کا اتحاد قبلوا چہوڑا اشراقیین رواقیین
نے یہ نازک بات متکلمین سے سنکر مشائین پر یہے مقدمہ اپنا ٹہراکر پیچ گانٹہا
اور اپنا سر اوبہار نا چاہا تہا کہ مسلمین رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین نے
رواقیین کو بہی اس مقدمے کے اعتراف والتزام پر اثبات توحید سے
عاجز کیا اسواسطے کہ اشراقیہ کو بعد ابطال تغایر مابہ الاشتراک اور مابہ الامتیاز
کے آگے راہ نہ سوجہے اور اونپر لازم آگیا کہ الطاین لبیطین کا انکار نہ کرسکین

اثبات توحید باری علی مذہب الحق

معاذ اللہ۔ اور مسلمین نے الحمد للہ۔ ایک برہان جسکو برھان تمانع
کہتے ہین بعد ابطال مذاہبین ایجاد کیا جسکا ماخذ آیہ شریفہ قرآن مجید ہے
لو کان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا +

ابطال ھیولی مطلقا علی مذہب الحق

مشائیہ کو بغیر ترکیب دینے جسم کے ھیولی صورۃ سے کچھہ بن نہ پڑتا
تہا اشراقیہ نے ان حضرات رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین سے
سنکر جو کام بغیر دو جز کے نہ نکلتا تہا ایک جوہر وحدانی متصل فی
حد ذاتہ قایم بذاتہ غیر حال فی شی آخر سے نکالا اور
ثابت کر دیا کہ جسم خواہ فلکی ہو خواہ عنصری جوہر بسیط ہی غیر مرکب
نے الخارج قابل ہے طریان اتصال و انفصال کا مع بقائہ فی حالتین
فی حد ذاتہ اور اوسمین دو حیثیتین ہین من حیث جوہرہ و ذاتہ جسم ہے
اور اس حیثیت سے کہ انواع اجسام کی صور نوعیہ کا قابل ہے ھیولی
ہے۔ اب ہیولی اور اور صورت اور کی حاجت نہ رہی کیا کہنا ان کے
علوم کا۔ + ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِي بِهٖ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ +

+ اگر ہوتی آسمان اور زمین مین معبود سوا اللہ تعالی کے تو البتہ وہ دونون فاسد ہو جاتی سورہ انبیا پارہ اقترب للناس (۱۷)

+ یہ ہدایت ہی خدا کی کہ راہ دکہاتا ہی ساتھہ اوسکے جسکو چاہتا ہے بندون سے اپنے۔ پارہ اذا سمعوا سورۂ انعام۔

نقض دلیل اثبات ہیولی فی کل الاجسام

شیخ جی بوعلی نے جو امام ثلثہ من الآخرین مشائیہ کا ہے اپنے مرض موسوم
بہ شفا میں اثبات ہیولی کے لیے مطلق جسم میں فلکیات اور عنصریات صورۃ
جسمیہ کو طبیعت نوعیہ قرار دیکر استدلال کے تقریروں کے ہے کہ ایک
جسمیہ جب مخالف ہو دوسرے جسمیہ کو تو ہوگا یہ اختلاف اس جہت سے کہ یہ
حار ہے اور یہ بارد اور یہ ہے کہ جسکی طبیعت فلکیہ ہے اور یہ ہے کہ
جسکی طبیعت عنصریہ ہے اور سوا اسکے اون امور سے جو لاحق ہوں
جسمیہ کو خارج سے مثل خرق والتیام وعدم خرق والتیام کے اسواسطے
کہ جسمیہ ایک امر موجود فے الخارج ہے اور طبیعت فلکیہ مثلاً دوسرا موجود ہے
اور مضاف ہوتے ہیں یہ طبیعت فلکیہ یا عنصریہ خارج میں طرف طبیعت جسمیہ
کے جو ممتاز ہے طبیعت فلکیہ یا عنصریہ سے بخلاف مقدار کے مثلاً کہ وہ
ایک امر مبہم ہے موجود فی الخارج نہیں ہوتا جب تک کہ متنوع بہ فصول ذاتیہ
نہ ہو باین طور کہ خط ہو جائے مثلاً یا سطح۔ اور جس چیز کا اختلاف
خارجیات سے ہوتا ہے نہ فصول سے وہ طبیعت نوعیہ ہوتی ہے اور
جب صورت جسمیہ طبیعت نوعیہ ہوئے تو مقتضے اوسکا کہیں نہ چھوٹے گا
جب ایک جگہ (یعنے عنصریات میں) جسم کے ترکیب ہیولے اور صورت
سے ثابت ہوئی تو ہر جگہ ثابت ہوگی انتہی حاصل کلام الشیخ۔
ان حضرات رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین نے شیخ جی کے استدلال پر

اسطرح منع کی ہے کہ جسمیہ کے طبیعت نوعیہ ہونے کے اگر ہم قائل ہوجاوین

ہون جب ہی اس بات کو تسلیم نہین کرتے کہ اوسکے سب افراد

مساوی فی الحاجۃ الی المادہ ہین - اور سارے افراد مین مساوات فی الحاجۃ

اوسوقت ہوگی جب طبیعت لذاتہا محتاج ہو طرف مادہ کے اور طبیعت

لذاتہا کے احتیاج ممنوع ہے - جائز ہے کہ طبیعت کے احتیاج ہونے کی

طرف تشخصہا ہو کیونکہ طبیعت نوعیہ مختلف بالتشخصات ہوتے ہے

جیساکہ طبیعت جنسیہ مختلف بالفصول ہوتے ہے - پس جیساکہ اختلاف

مقتضے طبیعت جنسیہ کا باعتبار فصول کے جائز ہے ویسا ہے کیون نہین جائز

ہے - اختلاف مقتضے طبیعت نوعیہ کا باعتبار اختلاف تشخصات کے

اس منع پر شیخ جی کے چیلون نے بہت کچھ چین چپیٹ کے لیکن

کسیکی کچھ نہ ملی - سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ لِلْمُسْلِمِیْنَ مِنَ الْاِدْرَاکِ لِلْحَقَائِقِ

حَظًّا مَوْفُوْرًا وَاَعَدَّ لِلْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِیْنَ مِنْهُمْ مِنَ الْفَضْلِ اَجْرًا

فَیَکُوْنُ النَّعِیْمُ الْمُقِیْمُ لَهُمْ جَزَاءً وَیَکُوْنُ سَعْیُهُمْ مَشْکُوْرًا

وَمُلِئَتْ قُلُوْبُهُمْ بِاَنْوَارِ لِقَائِهٖ بَهْجَةً وَسُرُوْرًا +

پاک ہے وہ اللہ کہ جسنے کردیا واسطے مسلمانونکے ادراک حقایق سے نصیب وافر اور تیار دیا واسطے علماے راسخین کے اون مین سے بسبب فضل کے ثواب پس ہوگی نعیم مقیم واسطے اونکے جزا اور ہوگی سعی اونکی مشکور اور بھر گئے دل اونکے ساتھہ نورون لقا اوسکے کے خوشی اور سرور سے -

ثبوت تشکل طبعی کا کل الاجسام مین صحیح نہین

اور دیکھو یونانیون کے ایک مسلم بات کو ان حضرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ٹھوکر سے کیسے مار دی ہے۔ وہ مسلم بات یہ ہے کہ وہ لوگ ہر جسم کے واسطے تشکل طبعی ثابت کرتے ہین کہ ہر جسم متناہی ہے اور جو متناہی ہے وہ متشکل ہے۔ اور جو متشکل ہے اوسکے واسطے تشکل طبعی ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ہر جسم کے واسطے تشکل طبعی ہے۔ اسپر اونکے ٹھوکر یہ ہے کہ حکمانے تشکل جسم کو موقوف ٹھرایا ہے تناہی ابعاد پر۔ اور جسم کے طبیعت کو من حیث ھی ھی دیکھیئے تو نہ تناہی ابعاد کو مقتضی ہے اور نہ مستلزم ورنہ اثبات تناہی جسم اور ابطال لاتناہی پر اتنے جان کیون کہپاتے؟ اور جب جسم کے تناہی ابعاد با قتضائے طبیعت جسم نہ ہوئے تو اوسپر جو چیز موقوف ہو گئے وہ بہی طبعی نہ ہو گئے۔ اونسے کہو اب اسکے جواب مین سر ہوڑتے رہو۔ حق تو یہ ہے کہ چند خفاشیجی عقول عالیہ کے ساتھ طیران کرکے اوج کمال تک کیونکر برابر پہونچ سکتے ہین۔ مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ۔

مثال دونون فریقون کی مثل اندہے اور بہرے اور انکہہ والے اور سننے والے کے ہے۔ آیا یہ دونون برابر ہوجاتے ہین مثال مین کیا تم نہین سمجہتے۔ پارہ وما من دابہ (۱۲) سورۂ ھود۔

ایک اثر اون حضرات کے فیض کا اور ملاحظہ کیجیے کہ ہم لوگ جو اون کے
زلّہ ربا ہین اگر کسی یونانی کے طرف پہر دیکہتے ہین تو وہ سٹی بہول جاتے ہین
چنانچہ ہمارے ایک نظر جان گداز جو سرسرے طور سے یونانیون پر پڑ گئی
ہے وہ یہ ہے۔ اونکے نزدیک ایک قاعدہ ٹہرا ہوا ہے کہ واجب
بالذات اوسکو کہا کرتے ہین جو اپنے وجوب وجود مین غیر کا محتاج
نہ ہو اور ممتنع بالذات اوسکو کہا کرتے ہین جسکا عدم ذاتی ہو
اور اپنے عدم مین محتاج کسی علت کا نہ ہو۔ اور ممکن بالذات اوسکو
کہا کرتے ہین جسکے دونون طرف (وجود و عدم) مین ضرورت ذاتی
نہ ہو بلکہ اپنے وجود و عدم مین غیر کا محتاج ہو۔ اگر غیر اوسکے وجود کو ترجیح
دے تو پایا جائے اور عدم کو ترجیح دے تو نہ پایا جائے تو ممکن
بالذات باعتبار ترجیح وجود کے واجب بالغیر کہلاتا ہے اور
باعتبار ترجیح عدم کے ممتنع بالغیر کہلاتا ہے تو واجب بالغیر
اور ممتنع بالغیر دونون ممکن ذاتی کو کہا کرتے ہین۔ جب یہ بات
معلوم ہو چکی تو بنا بر اس قاعدے کے شریک الباری معاذاللہ
ممتنع بالذات نہ ہو سکے گا۔ اسواسطے کہ اوسکا (شریک الباری کا)
امتناع ضرورے ہوا ہے بہ ثبوت توحید انیت واجب تعالے وتقدس
کے اور یہی اوسکے امتناع کے علت ہے تو اوسکا امتناع ذاتی نہو

شریک الباری کا امتناع ذاتی نہ ہونا بطور یونانیون

بلکہ معلول ہوا علت کا اور جسکا امتناع معلول بعلت ہوتا ہے اوسکو
ممتنع بالغیر کہتے ہین اور ممتنع بالغیر ممکن بالذات ہوتا ہے
تو شریک الباری معاذ اللہ ممکن ذاتی ٹھہرا اسکا جواب ہم جانتے ہین
کہ اون (حکما) کی پرکھون سے بھے نہ آسکے گا تفہّموا فانّ
لمسالک النظر اتّساع والحقّ احقّ بالاتّباع ۔
اور ایک قاعدہ مسلمہ کو اون متفلسفین کے ہم ٹھکراتے ہین
شاید اونکے سارے قوم ہمارے لت کجرا سے اپنے کو نہ بچا سکیگی
وہ یہ ہے کہ اونہون نے اپنے لوگون مین ٹھہرا رکھا ہے کہ عدم
عقل اوّل مستلزم ہے عدم واجب کو اور عدم واجب محال
بالذات ہی تو عدم عقل اول محال بالذات ہوگا ۔ اسواسطے کہ اونکے
نزدیک ٹھہر چکا ہے کہ جو چیز مستلزم ہوتی ہے محال بالذات کو
وہ بھی محال بالذات ہوا کرتی ہے ۔ اور حالانکہ عقل اوّل اونکے
نزدیک بھی ممکن بالذات ہے ۔ اسواسطے کہ اوسکے دونون طرف
ضرورے نہین ہین اور یہان معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا وجود ضروری
اور عدم ممتنع بالذات ہو جیساکہ واجب کا ہے تو دعوی امکان

عدم عقل اوّل کا محال بالذات نہین بلکہ محال ہی نہین ہے

سمجھو اسلیے کہ واسطے راہ نظر کے وسعت ہے اور حق حقدار زیادہ ہے واسطے اتباع کے

کا ساتھہ لزوم وجوب بالذات کے کب راست آتا ہے تفکروا
یا اخفاء الهام و تدبروا +

اور ایک ہمارے نظر جان سوز جو یونانیون پر پڑے ہے یہ ہے
کہ اونہون نے بضرورت بطلان خلا بعد نکالنے نصف ہوا کے قایل ہوئے
کے التزام کیا تخلل نصف ہوا سے باقے کا تاکہ خروج نصف ہوا سے
خلا لازم نہ آوے اور فرق کیا درمیان تخلل پنبہ اور اس تخلل کے

رد فرق تخلخل حقیقی و غیر حقیقی

اسلیے اسکا نام تخلل حقیقی رکھا اور اوسکے تکاثف کا نام تکاثف حقیقی
اور تخلخل پنبہ کا نام تخلخل اضافی و مشہوری اور اوسکے تکاثف کا
نام تکاثف اضافی و مشہوری رکھا تو ہم اونسے پوچھتے ہین کہ یہ تخلخل
نصف ہوا سے باقے کا مثل تخلخل پنبہ منفوشہ ہے ؟ یا ویسا نہین ہے ؟
اگر ویسا ہے تو اوسمین جیسے ہوا کے اجزا فرجون مین در آئے ہین جنہون
نے اونکو بھر لیا ہے ویسے ہی اسمین بھی دوسرے ہوا کے اجزا
در آئے ہونگے یہ خلاف مفروض ہے - اور اگر اسمین کسی دوسرے
جسم کے اجزا نے فرج ہوا کو نہین بھر لیا اور یہ تخلخل بھی ویسا نہین ہے
جیسا پنبہ منفوشہ کا ہے تو تم قایل ہو گئے فرج ہوا مین خلا کے

+ فکر کرو اسے چھوٹے مروان والے اور تدبیر کرو -

فصار مفرکم عین المفر فتخلخلکم الحقیقی واللہ من الظلمات الشیطانیه

تو ایک اور ہمارے چیت یونانیون کی سرون پر جاسے دیتے ہین
تم بھی ذرا سیر دیکھو یونانیون کے نزدیک ایک قاعدہ مسلمہ ہے
کہ جسکا احد الطرفین (وجود یا عدم) ممکن بالذات ہو تو طرف آخر بھی اوسکا
ممکن بالذات ہوگا۔ جیسے وجود زید کا ممکن ہے تو طرف آخر اوسکا اغنی عدم
بھی ممکن ہوگا۔ اور اسیطرح سے عدم زید کا ممکن ہے تو اوسکا وجود بھی
ممکن ہوگا۔ اور جسکا احد الطرفین واجب بالذات ہوگا تو طرف آخر
ممتنع بالذات ہوگا۔ جیسے واجب تعالے کہ وجود اوسکا واجب بالذات
ہے تو اوسکا طرف آخر اعنے عدم ممتنع بالذات ہوگا۔ اور جسکا
احد الطرفین ممتنع بالذات ہوگا تو طرف آخر اوسکا واجب بالذات ہوگا
جیسے شریک الباری کہ وجود اوسکا ممتنع بالذات ہے تو طرف آخر
اوسکا اعنے عدم واجب بالذات ہوگا اونکا یہ قاعدہ مسلمہ
ہمارے نزدیک مختل و منتقض ہے اسواسطے کہ شی جو واجب اور ممکن
اور ممتنع ہوا کرتے ہے تو اونہین کے نزدیک باعتبار مفاہیم کے
نہین ہوتے بلکہ باعتبار مصادیق کے ہوتے ہے جسکو وا

پس ہوگئی بہاگنے کی جگہ تمہاری عین شرنیکی جگہ پس تخلخل حقیقی تمہارا قسم خدا کی ظلمات شیطانیہ سے ہے

محال بالذات کا استحالہ حکما ثابت نہین ہوتا اونکے قاعدہ پر

بالذات کہتے ہین اوسکے معنے یہ ہوتے ہین کہ اوسکا مصداق واجب بالذات ہے نہ مفہوم۔ اور جسکو ممتنع بالذات کہتے ہین اوسکے یہ معنے ہوتے ہین کہ اوسکا مصداق ممتنع بالذات ہے نہ مفہوم اور جسکو ممکن بالذات کہتے ہین اوسکے معنے یہ ہوتے ہین کہ اوسکا مصداق ممکن بالذات ہے نہ مفہوم۔ اور سب مفاہیم (خواہ واجب کے ہون خواہ ممتنع کے خواہ ممکن کے) ممکن بالذات ہوتے ہین۔ جب یہ مقدمہ ممہد ہوچکا تو بنا برا سکے نہ واجب تعالے معاذ اللہ واجب بالذات رہتا ہے نہ شریک الباری ممتنع بالذات اور علے ہذا القیاس اجتماع نقیضین وغیرہ جو قوم کے نزدیک ممتنعات بالذات ٹھرے ہوئے ہین واجب تعالی جو واجب بالذات نہین رہتا نعوذ باللہ اسواسطے کہ جب کہ وجود واجب تعالے کا واجب بالذات ہوگا تو ضرور ہے کہ نقیض اوسکے ممتنع بالذات ہوگے اعنی رفع وجود واجب تعالے حالانکہ رفع وجود واجب تعالے زید پر بھی صادق ہے اور زید ممکن ہے تو رفع وجود واجب تعالے کا ممکن بھی ہوگا اور شریک الباری کا وجود ممتنع بالذات ہے جو اونکا بھی مسلمہ ہے تو ضرور ہے کہ رفع وجود شریک الباری خواہ مخواہ واجب بالذات ہوگا حالانکہ رفع وجود شریک الباری زید پر بھی صادق ہے اور جب یہ طرف ممکن ہوئے

تو طرف آخر اعنے وجود شریک البارے ممکن بھے ہوگا - اور یہی تقریر
اجتماع نقیضین مین بھے جارے ہو سکے کہ وجود اجتماع نقیضین کا امتناع
اون سبھون کے نزدیک مسلم ہے حالانکہ اگر وجود اوسکا ممتنع بالذات
ہوگا تو ضرور ہے کہ مصداق اوسکے عدم کا واجب بالذات ہوگا حالانکہ
مصداق اوسکا نہ بدیھی ہے جیسے رفع وجود اجتماع نقیضین صادق ہے
تو جب رفع اوسکا ممکن بھے ہوا تو وجود اوسکا ممکن بھے ہوگا تو مطلقاً
امتناع اجتماع نقیضین ثابت نہ ہوا اور قاعدہ مسلمہ قوم مردودہ ہوا

اشعار

هٰذِي الغَوَامِضُ لِابْنِ يَعْقُوبَ الكَرِيم ... فِي المُعْضِلَاتِ إِذَا دَجَوْنَ نُجُومُ
مِنْهَا مَعَالِمُ لِلْهِدَايَةِ وَالتُّقَى ... وَالْأُخْرَيَاتُ لِمِثْلِ أَنْتَ رُجُومُ

ایک شگوفہ اور لگاتے ہین سنبھلو - مناطقہ متاخرین نے علم
حصولی کی چار قسمین کے ہین ایک علم بالکنہ دوسرا علم بکنہہ -
تیسرا علم بالوجہ - چوتھا علم بوجہہ - علم بالکنہ اوسکو کہتے ہین کہ ذاتیات
شے کے حاصل ہون ذہن مین اور ذات کیطرف التفات ہو جاوے جیسے

علم بوجہ کی تعریف

مشکلات
[۱] یہ باریکیان واسطے سید یوسف کے درمیان مشکلات کے جبکہ اندھیری مین معماؤن مین ستارہ ہین منجملہ اون کے نشان ہین واسطے ہدایت اور تقوے کے اور دوسرے شبہے تجھسری کے واسطے رجم ہین -

انسان کہ اوسکے حقیقت ذہن مین آوے اس معنے کر کہ صورت حیوان
اور ناطق دونونکی ذہن مین حاصل ہو نہ صرف انسان کے اور انسان
کے طرف فقط التفات ہوجاوے ۔ اور علم بکنہہ اوسے کہتے ہین کہ
ذات بغیر واسطہ ذاتیات کے ذہن مین حاصل ہو یا ذاتیات اسطور
پر ذہن مین حاصل ہون کہ اونکو مراۃ ملاحظہ ذات کا نہ ڈالین اور
علم بالوجہ اوسے کہتے ہین کہ عوارض ذہن مین حاصل ہون اور اونکے
واسطے سے ذات کیطرف التفات ہوجاوے جیسے کاتب کہ ذہن
مین حاصل ہو اور اوس سے التفات ہوجاوے طرف انسان کے اور
علم بوجہہ اوسے کہتے ہین کہ وجہ ذہن مین حاصل ہو بغیر اسبات کے
کہ اوسکو مراۃ ملاحظہ ڈالین ذات کا ہمارے نزدیک یہ قسم یعنے
علم بوجہہ غلط ہے ۔ اسواسطے کہ وجہ کے تصور کے وقت یہ بہے
ذہن مین ہوگا کہ یہ کسیکی وجہ ہے ؟ یا نہ ہوگا ؟ اگر ہوگا تو اوسکو
تصور بالوجہ مین داخل کرینگے ۔ اور اگر نہ ہوگا تو نفس ضاحک
کا تصور ہوا وہ تصور بکنہہ مین داخل ہے ۔ علم بوجہہ علحدہ کوئی
چیز نہ ہوا سبحان الذی یحق الحق وینقصہ ✤ ویبطل
الباطل ونفیہ ✤ الذی لیس غیرہ احد یحاذیہ

پاک ہے وہ اللہ کہ ثابت کرتا ہے حق کو اور باقی رکہتا ہے حق کو اور باطل کرتا ہے باطل کو
اور فانی کرتا ہے باطل کو اور ایسا ہے وہ کہ نہیں ہے سواے اوسکے کوئی کہ برابری کرے

حاصل بالمصدر کی تقسیم نہین

وَلَا اَوَّلَ یُبَانُ بِہٖ + وَلَا عَوْنَ یُبْصِرُہٗ + وَلَا کَوْنَ یَحْصُرُہٗ + سُبْحَانَہٗ فِیْ عِزَّتِہٖ + وَحَارَتِ الْخَلْقُ فِیْ جَلَالَتِہٖ + عَلَّمَنَا الْعُلُوْمَ الْحَقِیْقِیَّۃَ وَکَشَفَ لَنَا الْبَیَانَ + وَمَلَّرَنَا فِی الْعُلُوْمِ الْعَقْلِیَّۃِ عَنْ حُکَمَاءِ یُوْنَانَ + وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ الْاَتَمَّانِ الْاَکْمَلَانِ عَلٰی سَیِّدِ الْاَکْوَانِ خُلَاصَۃِ اٰلِ عَدْنَانَ + سَیِّدِنَا اَحْمَدَ سَیِّدِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ + اور شائے مصدر کے چھ معنی مشہور ہین۔ ایک مصدر معلوم دوسرا مصدر مجہول۔ تیسرا حاصل بالمصدر معلوم۔ چوتہا حاصل بالمصدر مجہول پانچوان مصدر مبنی للفاعل۔ چھٹا مصدر مبنی للمفعول۔ ہمنے غور سے دیکہا تو حاصل بالمصدر مجہول کوئی شے علیحدہ نہین ہے سوا حاصل بالمصدر معلوم کے اسواسطے کہ حاصل بالمصدر جو ہوتا ہی اوسکو دونون طرف برابر نسبت ہوتی ہے مثلاً مار کہ مارنے والے اور مارے گئے کے بیچ مین واقع ہوئی تو نفس مار ایک ہی شے ہی اور یہی حاصل بالمصدر ہے اسکو معروف و مجہول کیطرف منقسم کرنا غلط ہے۔

کو دوسرا اوسکا ہوجائے اور نہ کوئی مددگار ہے کہ مدد کرے اوسکی اور نہ کوئی مکان ہے کہ گہیرے اوسکو پاک ہے وہ اپنی عزت مین اور حیران ہوگئی خلق اوسکی بزرگی مین سکہایا اوسنے ہمکو علوم حقیقیہ اور کہولا واسطے ہمارے بیان کو اور افضل کیا ہمکو علوم عقلیہ مین حکما سے یونان سے اور نازل ہو صلوۃ وسلام تمام وکمال اوپر سردار عالمین کے جو خلاصہ ہین آل عدنان کے وہ کون ہین ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو سردار ہین تمامی انس وجان کے۔

شعر

ضیعتَ عمرک فی تحقیق معرفۃٍ تمشی وتنہج بین القال و القیل
وتقرءُ العلم لاکن لایبین تفہمہ بل انت فی جہل ہذا الفن کالفیل

اور کہان تک ان متفلسفین کی بے وقوفیون سے چشم پوشی کرین کچھ نہ کچھ کہنا ہی پڑتا ہے۔ دیکھئے فرد و تشخص و حصہ مین کہین تو تقیید و قید کا دخول و خروج باعتبار ملحوظ کے لیا ہے اور کہین باعتبار لحاظ کے فرد مین تو تقید و قید ملحوظ مین داخل کہتے ہین اور تشخص مین دونون کو خارج لحوظ سے کہتے ہین اور حصہ مین تقید کو داخل لحاظ مین کہتے ہین اور قید کو ملحوظ سے۔ انہین حماقتون کی بدولت یہ لوگ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ کے مصداق ہو گئے ہین۔

انہین یونانیون مین سے ایک فرقہ ہے **معطلہ** وہ عالم کے قدم کے قایل ہین اور کہتے ہین کہ اسکا خالق و موجد کوئی نہین ہے۔ پھر اس دعوے پر دلیل یون لاتے ہین کہ اگر اسکا کوئی موجد ہو تو ضرور ہے کہ اوسکو وجود لاحق کرنیکی حاجت پڑیگی۔

اونکے دل ہین مگر فہم نہین اور اونکی آنکھین ہین پر دیکھتے نہین اور اونکے کان ہین مگر سنتے نہین وہ لوگ مثل چارپایون کے ہین بلکہ اون سے بہی گمراہ تر۔ پارہ قال الملأ الذی (۹) سورہ اعراف۔

غلط

وہ دو حال سے خالی نہین عالم کے حالت وجود مین یہ وجود لاحق ہوگا یا
حالت عدم مین بر تقدیر اوّل تحصیل حاصل لازم آے گی اور تقدیر ثانی پر اجتماع
النقیضین اور یہ دونون باطل ہین تو موجد کا ایجاد باطل ہے تو عالم کو موجد کے
حاجت نہ ہوئی ۔ اونسے ہمارے حضرات نے یون کہا کہ یہ استحالہ باوجود تفرد
کرنے موجد کے حوادث یومیہ کے موجود ہونے پر بھی لازم آتا ہے اسواسطے کہ
ضرور ہے کہ وہ موجود بغیر لحوق وجود کے نہ ہونگے اور لحوق وجود بنا بر
تمہارے قاعدے کے دو حال سے خالی نہین یا حالت وجود مین ہوگا یا حالت
عدم مین اور حالت وجود مین تحصیل حاصل اور حالت عدم مین اجتماع النقیضین
لازم آئے گا ۔ اسکا جواب لاؤ **فما ھو جوابکم فھو جوابنا** ۔

اور دیکھو جو کچھ حواس عشرہ ظاہرہ و باطنہ مین حکما سے اقوال صادر ہوے
ہین ان حضرات رضی اللہ عنہم نے اونکو کیسا بلویا ہے ایک ایک کا قصہ مختصر
سنو ۔ **الابصار** مین طبیعین اسبات کی قایل ہین کہ وہ بانطباع شبح
مرئی ہوتا ہے ایک جز مین رطوبت جلیدیہ سے جو مثل جد کے ہے اور یہ انطباع
مثل انطباع صورت مایحاذی ہے مراۃ مجلاہ مین بواسطہ ہواے مشف کے
اور وہ جز جلیدیہ کا زاویہ مخروط ہے جسکا قاعدہ سطح مرئی ہے ۔

اس کو ان **حضرات** نے کئی طرح پر باطل کیا ہے ۔ ایک یہ کہ چھوٹے جسم
مین بڑا جسم منطبع نہین ہو سکتا پس اگر ابصار بانطباع ہو تو لازم آئے گا کہ

اوسیقدر مبصر ہو جتنا نقطہ ہوا واتعین کا ہے اور لازم صریح البطلان ہے اسواسطے
کہ ہمکو نصف کرہ عالم مبصر ہوتا ہے ۔ دوسرے یہ کہ اگر ابصار بانطباع شبح مرئی
فی الجلیدیہ ہو تو مرئی حقیقت مین یہ شبح ہوگی پس ممتنع ہوگا حکم عظم کا مبصر ہے
عظیم پر اسواسطے کہ شبح عظیم نہین اور جو عظیم ہے وہ مبصر نہین ۔ تیسرے یہ کہ لازم
آیگا کہ عند الابصار ہم درمیان صغیر و کبیر کے فرق نہ کرسکین اسواسطے کہ
صغیر و کبیر کے اشباح جو بصر مین مرتسم ہوتے ہین وہ متساویہ ہوتے ہین واللازم
صریح البطلان ۔

اور ریاضیین اسبات کی قایل ہین کہ ابصار بخروج جسم شعاعی من العین
ہوتا ہے ہیئت مخروط پر کہ سر اوسکا نزدیک مرکز بصر ہے اور قاعدہ اوسکا
نزدیک سطح مبصر کے ۔ پہر اون مین سے بعض قایل ہین کہ وہ مخروط مصمت ہے
اور بعض قایل ہین کہ آنکھہ سے اجسام دقاق نکلتے ہین کہ اطراف اون کے
مرکز بصر کے پاس مجتمع ہوتے ہین اور ممتد ہوتے ہین یہ اجسام دقاق متفرقہ
طرف مبصر کے پس جسقدر پر کہ اطراف اونکے منطبق ہونگے وہ مبصر ہوجائیگا
اور جسقدر کہ درمیان اطراف اون اجسام کے واقع ہوگا وہ مبصر نہ ہوگا اسواسطے
کہ جو اجزا نہایت صغیر ہوتے ہین اور جو مسامات کہ سطوح مبصرات مین نہایت
دقیق ہوتے ہین وہ بصر سے مخفی رہتے ہین ۔

ان حضرات رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین نے ان کی ہی خبر لی ہے

اسطرحیرکہ اگر الصبار بخروج شعاع ہوتے ہے جیساکہ تم کہتے ہو تو چاہئے کہ ہبوب ریاح اور رکود ریاح سبب اختلاف رویہ ہوجایا کرے اسواسطے کہ ہبوب ریاح سے جسم شعاعی خارج من العین مشوش ہوجاتا ہے اور رکود ریاح خلاف اوسکے جیساکہ یہ ہبوب و رکود ریاح ہوئے حال صورت مختلف ہوجاتی ہے اور سمع مین اختلاف آجاتا ہے اور حالانکہ ایسا نہین ہے تو الصبار بخروج شعاع باطل ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ شعاع عرض ہے یا جوہر اگر عرض ہے تو انتقال اوسکا محال ہے اور اگر جوہر ہے اور جسم تو محال ہے کہ آسمانون کو پہاڑی اور اوپر کے آسمانون کے کواکب تک پہونچ جائے تیسرے یہ کہ ہمارے آنکھہ سے یا کفلہ کی آنکھہ سے ایک جسم نکلے اور منطبق ہوجائے نصف کرہ عالم پر پھر سب آنکھہ بند کرلین تو پھر معدوم ہوجائے یا آنکھہ مین گھس آوے اور پھر کھولدین تو پھر عود کرے اسکا قایل نہ ہوگا مگر مجنون بجنون مطبق ۔چوتھے یہ کہ حرکت اس شعاع کی ارادی ہے یا طبعی یا قسری۔ ارادی نہونا تو ظاہر ہے کہ وہ شعاع حیوان نہین ہے ۔ اور طبعی بھی نہین ہوسکتی ورنہ جہت واحدہ کیطرف ہوگی سارے جہان کیطرف نہ ہوسکیگی ۔ اور یہ سارے جہان کیطرف حرکت کرتی ہے اور جب طبعی نہین ہے تو قسری بھی نہ ہوسکیگی۔ اور جب تینون طرح کے حرکت باطل ہوئی تو بخروج شعاع الصبار کا ہونا باطل +

اس سے اور بڑی حماقت یہ ہے کہ بعض قایل ہین اوس شعاع کی حرکت

ایک جہت پر طبعیہ اور دوسرے جہات پر قسریہ ہونے کی اگرچہ قاصر معلوم نہو

اور دیکھئے اس مسئلہ ابصار مین جو مذہب اشراقیہ کا تہا اوسکو بہی ان

حضرات نے مجروح کردیا ہے۔ اشراقیہ اسبات کے قایل ہین کہ جو چیز

مشف درمیان بصر اور مرئی کے واقع ہوتی ہے وہ تکیف ہوتی ہے بکیفیتہ

اوس شعاع کے جو بصر مین ہوتی ہے اور وہی مشف متکیف بکیفیتہ شعاع بسبب

تکیف اوسکے آلہ ابصار ہوتا ہے ؏

اس مذہب کے مجروح کرنے کا طریق یہ ہے کہ اگر شعاع بصر سے ابصار ہوتا ہے

جیسا کہ یہ کہتے ہین تو لازم آتا ہے کہ جو شعاع بصر کہ عین بقہ مین ہے وہ نصف

کرہ عالم کے متحیل کرنے پر اپنے کیفیت کیطرف قوی ہوجائے۔ دوسرے آنکہ

اگر ابصار بہ تکیف مشف متوسط بکیفیہ شعاع بصر سے ہوتا ہے تو لازم آتا ہے کہ

عیون مبصرین اگر بہت ہون تو چاہئے کہ ابصار قوی ہوجائے کیونکہ وہ کیفیت

جس سے مشف متوسط متکیف ہوا ہے بسبب کثرت عیون کے شدید تر ہی

حالانکہ یہ خلاف واقع ہے۔ اسیطرح اور بہت سے اعتراضات ان حضرات

رضوان اللہ تعالےٰ علیہم کے جو ملاحدہ و قرامطہ و یہود و نصاریٰ سے و مجوس

و صابئین اور ارباب مذاہب باطلہ اور غیر مقلدین کے کلمات خبثیات پر

وارد ہین کتب اسلامیہ مین موجود و مذکور تہے اون اعتراضات کو اونہون نے

اون کتب سے چرا کر اپنے ٹہرا کر اپنی کتب مین لکھدیے ہین یہ چوری

ہر شخص کو معلوم نہین ہوتی اوسکو معلوم ہو سکتی ہے جسکے ان نتخلین کے کتب پر نظر پڑی ہو۔ ذلك فضل الله یوتیه من تشاء ؎

محرم دولت نہ بود ہر سرے بار سیجانہ کشد ہر خرے ؎

سُبحَانَ مَن یَرَی فِی دُجَی اللَیلِ الذَرِ وَیُبصِرُ مَالحَقَ لَایُبصِرُهُ والذی اَورَعُ فِی العُیُونِ اِسرَارِہ وَفِی العُقُولِ اَفکَارِہ رَفِیعُ الدَّرَجَاتِ یَرَی لِمَن یَشَاءُ مَلکُوتُ السّمٰوَاتِ وَصَلَّی اللّٰہ عَلٰی سَیِّدِ السَّادَاتِ اَشرَفُ المُوجُودَاتِ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ شَافِعُ العُصَاتِ یَومَ الھَلَاکِ وَالنِجَاتِ۔ تہوڑا سا حال سمع کا بہی سنلو۔ وہ کہتے ہین کہ قوت سامعہ ایک قوت ہرکہ مرتبہ ہے عصبہ مفروشہ مین سطح باطن صماخ پر جس سے ادراک ہوتا ہے صوت کا اسطرح پر کہ جو ہوا کہ درمیان قارع اور مقروع اور قالع اور منقلوع کے ہے وہ قرع یا قلع عنیف سے منضغط ہوجاتی ہے بہ عنف اور متموج ہوتی ہے پس تموج اوسکا منتہی ہوجاتا ہے طرف اوس ہوا کے جو صماخ مین راکد تہی اور اوس ہوا کو متموج کردیتے ہے اپنے شکل پر پس واقع ہوتی ہے اوس جلد پر جو مفروش ہے اوس عصبہ پر جو مفروش ہے مقعر صماخ

پاک ہے وہ تعالے و تقدس جو دیکہتا ہے اندہیرے مین رات کی چہوٹی چیونٹی کو اور دیکہتا ہے اوس چیز کو جو خلق دکہائی نہین دیتی وہ ایسا خالق ہے کہ جنے رکہدیا ہے آنکہون مین اپنے اسرار کو اور عقلون مین اپنے افکار کو اونچا کرنیوالا ہے درجون کا دکہاتا ہے جسکو چاہتا ہے حقائق آسمانون کی رحمت کاملہ نازل ہوجیو اوپر سید السادات کے جو اشرف ہے تمامی مخلوقات کا وہ سردار ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین جو شفاعت کرنے والے عاصیون کے ہین قیامت مین۔

مین جسمین ہوا متحقق ہے اوسمین ایک قوت ہے جس سے مدرک ہوتی ہے صوت
اور ہیئت صوت اسپر اور بہے بہت جہگڑا بیان کیا ہے اور اوسپر اپنے زانست
مین صحیح صحیح دلایل اوسگلے ہین - اسکے باطل کرنے مین ہے ہمارے حضرات
رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین نے کوئی دقیقہ اوٹہا نہین رکہا ازانجملہ یہ ہے
کہ اگر سماع بوصول ہواے متموج متکیف بالصوت الے الصماخ اور تکیف ہواے
راکد فی الصماخ ہو تو لازم آتا ہے کہ ہر صوت دو مرتبہ سنی جاوے بوصول ہواے
متکیف بالصوت الی الصماخین و تکیف ہواے راکد فی الصماخین بالصوت واللازم
باطل فالملزوم مثلہ - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمِ الَّذِیْ حَضَرَ عِنْدَ السَّمْعِ وَعَنِ
الْبَصَرِ قَدْ غَابَ لَقَدْ دَلَّلْتُہُمْ عَلَی الصَّوَابِ وَمَا لَا یُرَادُ فَاعِنْدَنَا عَنْہُمْ جَوَابٌ
وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰے سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الشَّافِعِ الْمُشَفَّعِ یَوْمَ الْحِسَابِ -

اور وہ جو قوت شامہ مین اقوال و مذاہب مختلفہ واقع ہوئے ہین اونکے بہی
خبر جلیی کہہ لی ہے ظاہر ہے بعضے اون مین سے قایل ہین کہ اس قوت سے
ادراک روایح کا سبب یہ ہے کہ ذی رایحہ کے اجزا منفصل ہوکر اجزاے ہواسے

شکر ہے اوس اللہ کا جو بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے البتہ اللہ کے حاضر ہے
نزدیک سمع کے اور غائب ہے بصر سے بر آئینہ تحقیق ہدایت کی ہم نے اون کو
اوپر صواب کے اور جو کچھ ہے واسطے ایراد ہمارے کے نزدیک اون کے جواب
اور رحمت بہیجے اللہ اوپر ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو شفاعت کرنے والے
اور شفاعت قبول کیے گئے ہین دن حساب کے -

کے ساتھ مخالط ہوکر قوت شامہ تک پہونچتی ہین پس یہی سبب ادراک روائح کا ہوا کرتا ہے ۔ اور دلیل اونکی یہ ہے کہ اگر ذی رائحہ کے اجزا متحلل ہوکر اور اجزائے ہوا یہ کے ساتھہ مخالط ہوکر قوت شامہ تک نہ پہونچتی اور سبب ادراک رائحہ نہ ہوتی تو حرارت اور دلک اور تبخیر ذکی الرائح اور شدت برد مخفی نہ ہوتا جواب اوسکا یون دیا گیا ہے کہ حرارت اور دلک اور تبخیر ہو نذکی روائح ہوا کرتی ہے اوسکے سبب دو ہین ایک یہ کہ حرارت اور دلک وغیرہ ہوائے متوسط کو مستحیل کر دیتے ہین طرف کیفیت ذی رائحہ کے اور برد اوسکے خلاف ہے ۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ حرارت معین ہوتے ہے قوت شامہ کو ادراک پر بخلاف برد کے اور بعضے اونکے قایل ہین کہ ذو رائحہ قوت شامہ مین اپنا فعل کرتے ہے ۔ یہ مذہب بہی اسطرح پر باطل ہے کہ مشک کو کبھی لیجاتے ہین مسافت بعیدہ پر اور کبھی جادیتے ہین ساتھہ اسکے اور اسکے خوشبو ہوا مین ایک زمانہ دراز تک رہتے ہیں پس کیونکر سمجہا جائے کہ شم بفعل مشک فی القوت شامہ ہے ۔

قوت ذائقہ مین بہی کسیقدر بے ربطیان تہین مگر قابل لحاظ نہ سمجہین گئین ۔

قوت لامسہ مین بہی انہون نے بہت کچہہ شور مچایا ہے اونمین سے ایک قول بو علی کا ہے شفا مین اوسکا حاصل یہ ہے کہ ان حواس خمسہ مین بعض ایسے ہین کہ اونکو اپنے فعل سے محسوسات مین لذت والم حاصل

لامسہ ذائقہ

حاصل نہین ہوتا اور بعضے ایسے ہین کہ توسط سے محسوسات کے اون کو
لذت و الم حاصل ہوتا ہے - پہلا بصر ہے کہ کسی لون سے متلذذ اور
متالم نہین ہوتا بلکہ بواسطہ اوسکے نفس متلذذ او متالم ہوتا ہے ایسا ہی حال
ہے اذان مین اور اگر کبھی صوت شدید سے اذن متالم ہوتا ہے تو اوسکا
تالم من حیث السمع نہین ہوتا بلکہ من حیث اللمس ہوتا ہے اور جو متالم
اور متلذذ ہوتے ہین وہ شم و ذوق ہین کہ جب کسی کیفیت ملائمہ سے متکیف
ہوتے ہین تو اونکو لذت ہوتی ہے اور جب کیفیت منافرہ سے متکیف
ہوتے ہین تو الم ہوتا ہے اور لمس کا حال یہ ہے کہ کبھی متالم اور متلذذ ہوتی
ہے بکیفیت ملموسہ اور کبھی متالم و متلذذ ہوتی ہے بغیر واسطہ کیفیت
کے محسوس اول سے انتہی - اسپر ہمارے حضرات رضی اللہ عنہم کے
بہت سے اعتراض ہین - اول یہ کہ مدرک جزئیات محسوسہ کے اگر حواس
خمسہ ہین تو قول شیخ کا بصر و سمع مین کہ بصر و سمع متالم و متلذذ نہین ہوتی
بلکہ نفس متالم و متلذذ ہوتا ہے مستقیم نہین - دوسرا یہ کہ بداہتہ عقل
حاکم ہے کہ ہر ایک حاسہ کے واسطے ایک محسوس مخصوص ہے کہ دوسرے
کا ادراک کرنا اوسکو محال ہے پس یہ کہنا کہ مدرک صوت شدید اور
لون موذی کا وہ قوۃ لامسہ ہے جو کان اور آنکھہ مین حاصل ہے
کب صحیح ہوگا - تیسرا یہ کہ لذت اور الم کے جو اوس نے ٹہرائی ہے اوسکے

مناقض ہوگا کہ حد لذت ادراک ملایم ہے من حیث ہو ملایم اور
ملایم واسطے قوت باصرہ کے ادراک مبصرات ہی نہ لامسہ کے پہچو نہایہ کہ
ادراک ان محسوسات کا حواس کے واسطے لذت والم ہے پہلے شق پر ادراک
بصر کا واسطے الوان حسنہ کے لذت ہوگا اور واسطے الوان موذیہ کے
الم ہوگا۔ اور دوسرے شق پر لمس اور شم اور ذوق کو لذت والم نہ ہوگا یا
سارے حواس کے واسطے لذت والم نہین ہوتا بلکہ بعض حواس کے واسطے
ہوتا ہے اور بعض کے واسطے نہین ہوتا تو ترجیح بلا مرجح لازم آوے گی اسواسطے
کہ ادراک نفس کا جو محسوسات جزیہ سے متعلق ہے جمیع حواس مین برابر ہے
یہان تک حواس خمسہ ظاہرہ کا حال معلوم ہوا اب حواس خمسہ باطنہ کو
سنو اون مین ہی گفتگو کی ہے اور اونکے اقوال کو زیر و زبر کیا ہے۔

حس مشترک

ازانجملہ حس مشترک ہے جسپر بہت سے دلایل اونہون نے قایم کیے ہین۔
ایک یہ ہے کہ اگر ہم مین ایسے کوئی قوت نہ ہو جو محسوسات حواس ظاہرہ
کے مدرک ہو تو ہم سے ایسا حکم ممکن نہ ہوگا ھذا الملون ھو ھذا المذوق
او ھذا الملموس اسواسطے کہ حاکم کے سامنے محکوم علیہ اور محکوم بہ دونون
کا حاضر ہونا واجب ہی اور کوئی حواس ظاہرہ مین سے ایسا نہین ہے
کہ محکوم علیہ اور محکوم بہ دونون کا ادراک کرے اسواسطے کہ بصر ادراک کرتی
ہے ہذا الملون کو نہ ہذا الذوق کو اور نہ ہذا الملموس کو اور لمس ادراک

کرتے ہیں ہذا الملموس کو نہ ہذا الملون اور ہذا المذوق کو اور لازم باطل ہے بالضرورت اور ممکن نہین ہے کہ کہا جائے کہ حاکم اوپر ایک کے محسوسات سے ساتھ دوسرے کے عقل ہے اسواسطے کہ عقل ادراک محسوسات نہین کرتے پس حکم اونپر نہین کرتے نہ ساتھ اون کے اور یہی بہایم جنکو عقل نہین ہے اونسے یہ حکم صادر ہوتا ہے ورنہ کیا سبب ہی کہ لاٹھی دیکھکر الم کو یاد کرکے بہاگتا ہے اور گہانس دیکھکر جانتا ہے کہ کہانے کی چیز ہے اور اوسپر دوڑتا ہے۔ اسپر کئی طرحسے ہمارے حضرات رضی اللہ عنہم نے اعتراض کیا۔

اوّلًا یہ کہ جیساکہ ہذا الملون پر ہذا الملموس کا ہم حکم کرسکتے ہین اسیطرح ہوسکتا ہی کہ ہم حکم کرین ہذا الشخص پر ہو انسان کا۔ پس اگر یہ بات تمہارے صحیح ہو کہ حکم کے وقت حاکم کے سامنے محکوم علیہ اور محکوم بہ دونون حاضر ہون تو واجب ہوگا کہ ہم مین ایک قوت جسمانیہ ادراک کلی نہین کرتے۔

ثانیًا حاکم بین المحسوسات والمعقولات مطلقًا نفس ہی اور اسناد حکم کے طرف قوت حاسہ کے جو حاسہ کہ فرض کیا جاے مجازًا ہے پس خفی بابنا حکم مین ضروری ہے وہ یہ ہے کہ حکم کے وقت محکوم علیہ اور محکوم بہ کا حضور عند النفس ضرور ہے اور حضور اون دونون کا عند النفس کبھی

اسطرحپر ہوتا ہے کہ دونون اوسمین مرتسم ہوتے ہین جیسا کہ نفس کے حکم
کے وقت اوپر معقول کے ساتھہ معقول دوسرے کے اور کبھی اسطرحپر ہوتا ہے
کہ ایک اون مین سے نفس مین حاضر ہوتا ہے اور دوسرا اوسکے آلہ مین کسی
آلات سے جیساکہ نفس کے حکم کے وقت ساتھہ معقول کے اوپر محسوس کے یا
ساتھہ محسوس کے اوپر معقول کے پس صحت حکم ساتھہ محسوس بحاسہ کے اوپر
محسوس بحاسہ اخرے کے ممنوع نہین ہوتا طرف قول بوجود حس مشترک کہ جسمین
صور محسوسات بحواس ظاہرہ مجتمع ہون جیساکہ صحت ساتھہ معقول کے اوپر محسوس کے
ممنوع نہین ہوتا طرف قول بوجود قوۃ کہ مدرکہ ہو کلی اور جزئی کے ساتھہ ہے
خیال یہ تو حس مشترک کا حال ہوا اوسکا خزانہ جسکا نام خیال رکھا ہے وہ بہی ثابت نہین
ہوسکا۔ اونکے دلیل اثبات مدعا پر ایک یہ ہے کہ جسکو پہلے ہمنے دیکھا تھا
اوسے دوبارہ دیکھتے ہی پہچان لیتے ہین بعد اوسکے کہ پہلے دیکھنے کے
بعد غایب ہوجاوے اور پہر حاضر ہو اس سے معلوم ہوا کہ ہم مین ایک قوۃ
حافظہ ہے کہ اگر وہ نہ ہوتی تو ہم جب کسیکو دیکھتے پہر وہ غائب ہوجاتا
پہر دوبارہ سامنے آتا تو ہم پہچان نہ سکتے کہ یہ شخص وہی ہے جسکو پہلے ہم نے
دیکھا تھا اور لازم باطل ہے ضرورتاً بعد اسکے استدلال کیے ہین اثبات
پر کہ یہ قوت حافظہ حس مشترک سے مغایر ہے کئی طرحپر۔ اول یہ کہ واسطے صور
محسوسات کے ہمارے نزدیک قبول اور حفظ ہے اور یہ دونون مغایر ہین

پس ضرور ہی کہ ان دونون کے واسطے دو مبدا مغایر ہونا چاہیے قابل اونکا حس مشترک ہو اور حافظ اونکا خیال ہو۔ دوسرے یہ کہ حس مشترک حاکم ہے محسوسات پر اور خیال غیر حاکم ہے اور حاکم غیر ہے غیر حاکم کا۔ ہمارے حضرات رضوان اللہ علیہم نے فرمایا کہ پہلا استدلال بنی ہے اسبات پر کہ واحد سے نہین صادر ہوتا مگر واحد تو قبول اور حفظ دونون ایک قوۃ سے نہین ہو سکتے اسواسطے دو قوتین ٹہرائی ہین ایک قابل ہوتے ہی وہ حس مشترک ہی اور دوسرے حافظ ہوتے ہی وہ خیال ہے۔ حالانکہ جس قاعدے پر یہ استدلال بنی ہے یعنے الواحد لا یصدر منہ الا الواحد ممنوع ہی اور دوسرے وجہ بھی کہ حس مشترک حاکم ہے اور خیال غیر حاکم ہے باطل ہے اسواسطے کہ جائز ہے کہ قوۃ واحدہ کبھی حاکمہ ہو اور کبھی غیر حاکمہ ہو۔ اور تیسری وجہ استدلال کے تغایر حس مشترک اور خیال پر یہ ہے کہ صور محسوسات کے کہ جب منطبع ہوتے ہین حس مشترک مین تو مشاہد ہوتے ہین اور جب کہ خیال مین ہوتے ہین تو غیر مشاہد ہوتے ہین۔ اسپر بھی حضرات نے کئی طرح سے نقض کیا ہی ایک یہ کہ جائز ہے کہ صور منطبع ہون حس مشترک مین اور قوۃ خیالیہ ہرگز نپائی جائے لیکن جب کہ نفس اون صور کی طرف التفات کرے اوسوقت مشاہد ہون اور جب کہ غافل ہو اون صور سے تو غیر مشاہد ہون کیونکہ مدرک کلی اور جزئی دونون کا نفس ہی۔ دوسرے یہ کہ اچھا ہم نے تسلیم کیا کہ مدرک جزئی

قوۃ جسمانیہ ہی ہوا کرتی ہے ۔ لیکن کیون نہین جائز ہے کہ یہ اختلاف مبنی ہو
اسباب پر کہ صورت جب منطبع ہو حس مشترک مین اوس وقت مشاہد ہو
اور جب حس مشترک سے زایل ہو جاے پہر جب چاہے اوسکے تحصیل کو عقل فعال
سے اوسکا افاضہ ہو جائے جیسا کہ قوۃ عاقلہ مین ہوا کرتا ہے کہ صورۃ عقلیہ
جب کہ محو ہو جاتی ہے قوۃ عاقلہ سے کہ کسی خزانے مین مخزون ہو کر نہین
رہتی بلکہ بالکل معدوم ہو جاتے ہے پہر جب ارادہ کرتے ہے اوسکے تحصیل کا
دوسرے بار تو عقل فعال سے اوسکا افاضہ ہو جایا کرتا ہے ۔ مخالفین انکے
اجوبہ مین بہت کچہہ اپنا سر پہوڑا کرتے ہین مگر کچہہ بن نہین پڑتی ۔

اب وہم کا حال سنو وہ سواے حس مشترک کے ایک اور قوۃ کے قایل ہین
اور اسی طرح دلیل لاتے ہین کہ سواے حس مشترک کے دماغ مین ایک قوۃ ہے کہ
وہمیہ ہے جو ادراک کرتے ہے معانی جزئیہ کا اسواسطے کہ معانی جزئیہ کا ادراک
کرنے والا نہ نفس ہے نہ کوے حاسہ ہی حواس ظاہرہ سے اور نہ حس مشترک
نہ خیال کیونکہ نفس مدرک کلیات ہی نہ جزئیات اور حواس ظاہرہ ادراک کرتے
ہین صور خارجیہ خاصہ کا اور حس مشترک صور محسوسہ کا نہ معانے کا اور خیال حافظ
ہے صور کا نہ مدرک پس مدرک معانی جزئیہ کا کوئی اور ہی چیز ہوگا وہ نہین
ہے مگر قوۃ وہمیہ ۔ اسکو ہمارے حضرات رضی اللہ عنہم نے کئی طرح پر باطل
کیا ہے ۔ ایک یہ کہ ہم نہین تسلیم کرتے کہ مدرک معانے جزئیہ کا نفس نہین ہے

اسواسطے کہ اپنی جگہ پر ثابت ہو چکا ہے کہ مدرک کلیات وجزئیات دونون کا نفس ہی
ہے اور جب دونون کا مدرک وہی ہوا تو اب دوسرے قوۃ معانی جزبیہ کی ادراک
کے واسطے ترا شنا اور اوسکا نام وہم رکھنا خالی از بے عقلی نہ ہوگا ۔ دوسرے
یہ کہ جو نفس ہذا الشخص المحسوس کی عداوت کا مدرک ہی وہ جب ہی کہ وہے ہذا الشخص المحسوس
کا بھی مدرک ہوگا دوسرے قوۃ کے حاجت نہین ۔ تیسرے یہ کہ جبکہ جائز ہوا
کہ قوۃ واحدہ یعنے حس مشترک آلہ ہے واسطے ادراک انواع محسوسات کے تو
کیون نہین جائز ہے کہ وہی آلہ ہو واسطے ادراک معانی جزئیہ موجودہ فیہا کے
اور قوۃ متخیلہ بھی اونھون نے گھڑ لی ہے اور کہتے ہین کہ مشاعر خمسہ باطنہ مین
ایک قوۃ متخیلہ ہے جسکو متصرفہ بہی کہتے ہین اور وہ قوۃ مودعہ ہے تجویف اوسط
مین دماغ سے نزدیک دودہ کے جو ہر حال مین متحرک رہا کرتا ہے اور شان سے
اوس قوۃ کے یہ ہے کہ صور و معانی کے درمیان ترکیب دیتے ہے اور
کبھے اون مین تفصیل کرتی ہے ۔ اور اوسکے وجود پر دلیل یون لاتے ہین
کہ یہ تصرفات مدرکہ مین سے کسے قوۃ کے واسطے ثابت نہین تو ضرور ہے
کہ نفس کے واسطے سواے اون قوتون کے ایک قوۃ اور ٹہرائی جاے اور
اوسکا نام قوۃ متخیلہ رکھا جاوے ۔

اسکو بہی ہمارے حضرات رضی اللہ تعالے علیہم اجمعین نے اس طرح ٹہکرایا ہے
کہ تصرف فی الشئ بدون علم کے ممکن نہین پس ثابت ہوگا اسکے واسطے

قولہ: ماسلف عنہ

فعل وادراک اور فعل وادراک دو اثر ہین اور وہ مصدر ثمر سے اون دو
اثر کے تو قول اونکا الواحد لا یصدر عنہ الا الواحد اس صورت
مین باطل ہوگا ۔ قولہ افسوس ہے کہ جن کا اعتقاد یہہ ہو کہ عقل کو مذہب
مین کچھہ دخل نہین وہ مذہب کے روز دنیا مین سرسبز رہسکتا ہے انتہی
شعر قَدْ شَابَ رَاسُكَ وَالْقَضٰى زَمَنُ الصَّبَا + وَاَرَاكَ غَدًا
فِي الْبَطَالَتِہِ تَلْعَبُ + قَالَ الشَّبَابُ لَعَلَّنَا فِي شَيْبِنَا + نَدَعُ الذُّنُوبَ
فَمَا يَقُوْلُ الْاَشْيَبُ + اگر یہہ شخص بوڑھا ہے تو واسے برحال اوکہ جلد
توبہ کا ارادہ نکرے اور اگر جوان ہے تو مرگ جوانی سے نہ ڈرے
۔ یہہ اوس تقدیر پر ہے کہ مرد ہوشیار رہے مگر کسی صیاد ناخدا ترس عیار کے
دام مین گرفتار ہے ۔ بے ربطی اقوال کے وجہہ جہل نہین مرد قابل ہے
ایسا نہین کہ اوسکو عبارت مرتبط لکہنا سہل نہین ۔ مجبور ہے اکتساب
چند در اسم نجسہ مین اعذار باردہ کے سبب سے معذور ہے ۔ اور اگر
یہہ بے ربطیان جہل سے ہین تو اگرچہ وہ وقت قریب پہنچ چکا ہے کہ لوگ والفتح
کو والفنخ یا والقبح یا والقیح یا والقتح یا والفبح یا والبفح یا والبفج یا والفبج
یا والفنخ یا والفنح یا والفیح یا والفتح یا والفبح یا والفنح یا والبفح ۔

* سفید ہوگیا سر تیرا اور گذر گیا زمانہ لڑکپن کا + اور دیکہتا ہون تجھکو مغرور بیچ بطالت
کے تو کہیلتا ہے ۔ کہا جوانون نے کہ شاید ہم اپنے بڑہاپے مین + چہوڑدینگی ذنوب کو پس کیا کہیگا بوڑہا

اور ایاک نستعین کو ایاک لستعین اور ایاک سبعین اور ایاک ستنیین پڑہین اور ایسے جاہل کو اپنا امام بناوین لیکن الحمد للہ ابہی وہ زمانہ کسیقدر دور ہے علماء دین سے جہان معمور ہے ۔ فتن یاجوجی وماجوجی کو قوت دین مین سد سکندر ذی القرنین ہے اسی سبب سے امت محمدیہ علی نبیا الصلوات والسلام کو ابہی راحت وچین ہے ۔ عقلا کو معلوم ہو کہ یہہ شخص ان ہفوات وشطحیات سے لیاقت خطاب کی نہین رکہتا مگر کیا کرین اوسنے خوف ہے جو اس ایسے شخص کے اطاعت کی لیاقت رکہتے ہین وہو کا کہا کرکہین اپنا جہوپڑا چہوڑ کر دوسرے پنجرہ مین نہ گہس جائین ۔ دیکہو یہہ جملہ کیسا بے معنی اور بے ربط ہے کہ جس مذہب مین عقل کو دخل نہین وہ مذہب کے روز دنیا مین سرسبز رہ سکتا ہے ۔ اگرچہ اس مین بہت سے احتمالات نکلسکتے ہین مگر مخاطب چونکہ فہم صحیح اور عقل سلیم کا دشمن جانی ہے تو اپنا سر کہین کرنا کیا ضرور ہے فقط ایک احتمال پر اکتفا کرتے ہین وہ یہہ کہ جس مذہب کے باتین سمجہ مین نہ آوین وہ مذہب کے دن سرسبز رہ سکتا ہے اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے نزدیک دین محمدی علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات کے سب باتین معلوم ومنکشف ہین ورنہ اس تیرہ سو برس تک یہہ دین سرسبز نہ رہتا اور حالانکہ سرسبز تو بیشک ہے مگر ہر بات معلوم ومنکشف نہین ہے اور عقول ناقصہ اوسکو

ادراک نہین کرسکتے ورنہ بتاؤ کہ اللہ تعالی نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو خاتم المرسلین اور امام النبین کیا اور کسیکو نہین کیا اسمین
عقل کو کیا دخل ہے ؟ اور اونکے چار خلیفہ ٹھیرائے اسمین عقل کو کیا دخل
ہے ؟ اور اگر اسمین عقل کو کچھ دخل بہی ہو تو اسمین کیا دخل ہے کہ پہلا خلیفہ
بنی تیم سے اور دوسرا بنی عدی سے اور تیسرا بنی امیہ
سے اور چوتہا بنی ہاشم سے ٹھرایا ؟ اور اسمین عقل کو کیا دخل ہے
کہ تیس برس خلافت راشدہ کے ٹھرائے ؟ اور اسمین عقل کو کیا دخل
ہے کہ قرآن کو سبعہ احرف مین اوتارا اور اربعہ عشر احرف یا خمستہ احرف
مین نہین اوتارا ؟ اور اسمین عقل کو کیا دخل ہے کہ وضو مین تو ہاتھ اور
پیر اور منہ دہونا اور سر کا مسح فرض کیا اور تیمم مین جو اوسکا خلف ہے صرف
دو ضربہ ایک ہاتھ اور ایک منہ کے واسطے فرض کئے ؟ اور اسمین عقل
کو کیا دخل ہے کہ حدث اور نوم سے وضو جاتا ہے اور اس وضع خاص سے
پھر آجاتا ہے ؟ اور اسمین عقل کو کیا دخل ہے کہ حیض کے اقل ایام
احناف کے پاس تین رات دن اور شوافع کے نزدیک ایک رات دن
اور اکثر ایام اونکے نزدیک دس دن اور انکے پاس پندرہ دن ہین ؟
اور اسمین عقل کو کیا دخل ہے کہ دس یا پندرہ دنکے بعد حیض نہین استحاضہ
ہے عورت نماز پھر چھوڑے ؟ اور اسمین عقل کو کیا دخل ہے کہ دن

رات مین اللہ تعالی نے سترہ رکعت فرض کئے ہین اٹھارہ انیس یا سولہ پندرہ کیون نہ کئین اور دو رکعت صبح کیواسطے اور چار چار ظہر وعصر وعشا کیواسطے اور تین مغرب کے لئے کیون مقرر کئین ؟ اور اسمین عقل کو کیا دخل ہے کہ ہر رکعت مین ایک رکوع اور دو سجدہ رکھے ہین ؟ اور اسمین عقل کو کیا دخل ہے کہ نماز مین قہقہہ مارنیسے وضو اور نماز دونو فاسد ہوتے ہین ؟ اب تو باب زکوات کو کہ اوسمین بہی بہت ایسے باتین ہین جنمین عقل کو دخل نہین - مثلا اسمین عقل کو کیا دخل ہے کہ جس حر عاقل بالغ مسلم کے پاس ساڑہے باون تولہ چاندی اوسکے حوایج ضروریہ سے زاید ہو وہ صاحب نصاب ہے اور اوسپر زکوۃ فرض ہے ؟ اور اسمین عقل کو کیا دخل ہے کہ چالیسوان حصہ دے ؟ اور اونٹونکی زکوۃ مین عقل کو کیا دخل ہے کہ پچیس مین ایک بنت مخاض* دے ؟ اور اسمین عقل کو کیا دخل ہے کہ پچیس سے کم ہون تو پانچ اونٹ کی زکوۃ ایک بکری ہے اور چھتیس مین ایک بنت لبون* ہے اور چھیالیس مین ایک حقہ+ ہے اور اکسٹھ مین ایک جذعہ** ہے -

* اور وہ ایسا بوتہ ہے جو ایک سال ہوکر دوسرے سال مین قدم رکہے -

* اور وہ ایسا بوتہ ہے کہ دو سال کا ہوکر تیسرے سال مین قدم رکہے -

+ یعنے وہ بوتہ جو چوتہے سال مین ہو -

** جسکو پانچوان سال ہو -

اور چہتر ۷۶ سے نوتے ۹۰ تک دو بنت لبون ہین اور اکانوے سے ایک سو
تیس ۱۳۰ تک دو حقہ اور ایک سوتیس سے آگے ہر پانچ اونٹ کے پیچہے ایک
بکری ہے ایک سو پینتالیس ۱۴۵ تک جب ایک سو پینتالیس ہوجائین تو دو
حقہ اور ایک بنت مخاض ہے اور ایک سو پچاس ۱۵۰ مین تین حقہ ہین پہر
ہر پانچ پر ایک بکری ہے اور ایک سو پچہتر ۱۷۵ مین تین حقہ اور ایک بنت مخاض
ہے اور ایک سو چہیاسی ۱۸۶ مین تین حقہ اور ایک بنت لبون ہے اور ایک سو
چہیانوے ۱۹۶ مین چار حقہ ہین دو سو تک پہر دو سو کے بعد وہی حساب کرے
جو ڈیڑہ سو کے بعد کیا تہا یعنے پانچ پر ایک بکری اور پچیس پر بنت مخاض اور
چہتیس پر بنت لبون اور چہیالیس سے پچاس تک ایک حقہ اسی پر گای او
بکری کی زکوۃ بہی قیاس کرلو ۶

صوم

اور صوم مین عقل کو کیا دخل ہے کہ روزہ رکہنے کے واسطے ایک پورا
مہینہ رمضان کا ہے اسطور پر کہ صبح صادق کے پہلے سے امساک ہو
کہانے پینے جماع سے غروب آفتاب تک اور اگر ان افعال کو کوی
قصداً کرے اور روزہ توڑے تو اوسپر قضا اور کفارہ دونون آوینگے
اور اگر بہولے سے کرے تو نہ قضا ہے نہ کفارہ ۶ ان احکام مین
عقل کو کیا دخل ہے اور علی ہذا القیاس باقی مسایل صیام ۶
اور باب الحج مین بہت سے باتین ہین جنین سواے حکم حاکم علی الاطلاق

۹۸

کے عقل کو دخل نہین دیکھو اسمین عقل کو کیا دخل ہے کہ ساری عمر مین
حج ایک ہی مرتبہ فرض ہے خواہ دور دور از کار رہنے والا ہو خواہ
خاص مکہ معظمہ کا ہے۔ اور اسمین عقل کو کیا دخل ہے کہ حج مین تین
چیزین فرض ہین ایک احرام دوسرا وقوف عرفات اور تیسرا طواف
الافاضہ ہے اور اسمین عقل کو کیا دخل ہے کہ جو شخص نفل کے بدنہ
یعنے قربانی کے گلے مین خواہ نذر کے بدنہ ہو خواہ شکار کے عوض کے
بدنہ یا اوسکے مانند مثل تمتع کے بدنہ کے کلاوہ باندہی اور اوسکو
حج کے ارادہ سے اپنے ساتھ لیکر کعبہ کے طرف متوجہ ہو تو اوسکا احرام
بندہ گیا ہے۔ اور اسمین عقل کو کیا دخل ہے کہ طواف مین ساتھ شوط
رکہے ہین اسطور پر کہ درمیان حجر اسود اور رکن یمانی کے کہڑا ہو کر
نیت طواف کی کر کے حجر اسود کیطرف روانہ ہو اور اپنے بائین طرف سے
گہومے داہنے سے نہ گہومے ہے۔ اور علی ہذا القیاس باقی اعمال
حج ہماری عقل ناقص سے باہر ہین ــــ

اور باب النکاح اور رضاع اور طلاق مین جو مسائل مذکور ہین انمین
ہی بہتا ایسے مسائل ہین کہ اونمین عقل ناقص کو کچھہ دخل نہین پیر ابواب
الایمان والحدود والسرقہ والسیر واللقیط واللقطہ والابق
والمفقود والشرکہ والوقف والبیوع والکفالہ والحوالہ والقضا

والشہادہ والوکالہ والدعوی والاقرار والصلح والمضاربۃ والودیعۃ والعاریہ والہبہ والاجارہ والمکاتب والولاء والاکراہ والماذون والغصب والشفعۃ والقسمۃ والمزارعہ والمساقاہ والذبایح والاضحیہ والکراہیہ والحجر واحیاء الاموات والاشربہ والصید والرہن والجنایات والدیات والقسامہ والمعاقل والوصایہ والخنثیٰ والفرایض مین ہزارہا مسایل ہین کہ عقل ناقص کو کچھ اونمین دخل نہین تفصیل کا یہہ موقع نہین کہ مطلب ہاتھ سے نکل جانیکا ڈر ہے اسلئے اشارہ اجمالی کر دیا زیادہ طوالت نہین دی اس سے تمکو خوب معلوم ہو جائیگا کہ مذہب کے سر سبز رہنے کے واسطے کچھ ضرور نہین کہ ہر بات مین عقل کو دخل بہی ہو تو یہہ تمہارا جملہ (وہ مذہب کے روز سر سبز رہ سکتا ہے جسمین عقل کو دخل نہو) غلط ہو گیا — اور اگر اس جملہ کی معنی کچھ اور رکہے ہین تو واضح کر کے لکہو کہ اوسکو کوئی سمجھے اور اگر قبول کے لایق ہو تو قبول کرے ورنہ بمقتضا سے (کالای بد بریش خاوند) پہینک مارے —

اب چند باتین اصول فقہ کے لکھتے ہین کہ جنکو ہمارے تمہارے عقول ناقصہ اپنی دخل دہی سے نہین بگاڑ سکتے ازانجملہ مثلاً **ثلثۃ قروء** جو قرآن شریف مین وارد ہے اگر اس سے تین حیض مراد

اصول فقہ

لیکن تو حیضۂ ثالثہ تک طلاق رجعی مین زوج کو رجوع کرنا پہنچتا ہے اور حیضۂ ثالثہ تک زوج کو منع ہی پہنچتا ہے اوس مطلقہ کو خروج سے اور اوس مدت تک زوج پر مسکن اور انفاق واجب ہے اور جائز ہے خلع اور طلاق اور نہین جائز ہے تزوج باختہا یا تزوج برابع سوا اہا اور حیضۂ ثالثہ کے اندر اگر زوج مرگیا تو وہ مطلقہ وارث ہوگی ۔ اور مثلاً زوج نے طلاق دی اپنے مرض موت مین پھر اقرار کی اوس مطلقہ کے لیے دین کا اور بعد مرگیا اور مطلقہ حیضۂ ثالثہ مین ہے تو اوسکو میراث اور دین دونون ملینگے ۔

اور مثلاً جزاءً بما کسبا[1] مین کلمۂ ما عامہ ہے تنا ول ہے جمیع ما وجد من السارق کو پس بر تقدیر ایجاب ضمان کے جز ا مجموع قطع وضمان ہوگا نہ فقط قطع دوسری خرابی ایجاب ضمان سے یہہ لازم آئیگی کہ قطع متروک یا نطن ہوگا اور یہہ جائز نہین اور مثلاً قولہ تعالی وامہاتکم اللاتی ارضعنکم[2] بعمومہ مقتضی ہوتا ہے حرمت نکاح مرضعہ کو اور خبر لا تحرم المصۃ ولا المصتان ولا الاملاجۃ ولا الاملاجتان مقتضی ہوتی ہے ضد ما اوجب النص العام کو تو اس نص کے

---

[1] بدلا اوس چیز کا جو کسب کیا اون دونون نے ۔ [2] اور وہ مائین تمہارے جنہون نے تمکو دودہ پلایا ۔ ☆ نہین حرام کرتے ایک چوس اور نہ دو چوسین اور نہ ایک نچوڑ اور نہ دو نچوڑ نین

مقابلہ مین یہہ خبر متروک ہوجائیگی ۔ اور مثلاً عام مخصوص عنہ البعض واجب العمل ہے باقی مین ساتھ احتمال کے پس جسوقت قایم ہوکوئی دلیل تخصیص باقی پر تو جایز ہے تخصیص اوسکی بہ خبر واحد و قیاس یہانتک کہ تین باقی رہجائین اوسکے بعد پہر جایز نہین مگر اتنی بات ہے کہ اسطرح کی تخصیص اوس عام مین ہوگی جو جمع ہے صیغۃً و معنیً مثل مسلمین و مشرکین یا معنی فقط ہو مثل قوم و رھط کے لیکن معرفہ بلام جنس اور نکرہ جو واقع ہو بعد نفی کے اور من و ما جایز ہے تخصیص اوسکی یہانتک کہ ایک باقی رہے ۔ اور مثلاً قول اللہ تعالی کا وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِن نِّسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَّا ذَٰلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَّا فَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا امام ابوحنیفہ نے فرمایا ہے کہ مظاہر اگر جماع کرے خلال اطعام مین تو پہر استیناف اطعام کچہ

نہ اور جو لوگ کہ ظہار کرتے ہین بی بیو نسے اپنے پہر پہر جاتے ہین طرف اوس چیز کے کہ کہا تہا پس آزاد کرنا ہے ایک گردن کا پہلے اس سے کہ آپس مین ایک دوسرے کو ہاتھ لگاوین یہہ نصیحت دی جاتی ہے تم ساتھ اوسکے اور اللہ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہے پس جو کوی نہ پاوے پس روزے ہین دو مہینے کے پے در پے پہلے اوس سے کہ ہاتھ لگاوین پس جو کوی نہ سکے پس کہانا کہلانا ہے ساٹھ فقیرونکو پارہ (۲۸) قد سمع اللہ سورہ مجادلہ

ضرور نہین اسلئے کہ کتاب مطلق ہے حق اطعام مین یعنے تحریر رقبہ کو مقید کیا ہے من قبل ان یتماسا سے اور صیام شہرین متتابعین کو بھی علی ہذا القیاس بخلاف اطعام کے کہ اوسکو مطلق چھوڑ دیا ہے اوسکے ساتھ یہہ نہین فرمایا کہ من قبل ان یتماسا تو شرط عدم مساس بالقیاس علی الصوم اوسپر زیادہ نکیجائیگی بلکہ مطلق جاری ہوگا علی اطلاقہ اور مقید علی تقیدہ اسیطرح رقبہ کفارہ ظہار مین مطلق ہے بلا قید ایمان کے جیسا کہ فرماتا ہے فتحریر رقبۃ من قبل ان یتماسا تو اوسکو مطلق رکہنا چاہئی بغیر قید ایمان کے اور کفارۂ قتل مین مقید کرنا چاہئی ساتھ ایمان کے جیسا کہ فرماتا ہے ومن قتل مومنا خطأ فتحریر رقبۃ مومنۃ اور مثلا کسی نے اپنی زوجہ سے کہا انت علی مثل امی تو وہ شخص مظاہر نہوگا اسواسطے کہ لفظ مشترک ہے درمیان حرمت اور کرامت کے پس جہت حرمت کے راجح نہوگی مگر بہ نیت ــــ اسی پر بنا کر کے احناف کے نزدیک جزاء صید مین نظیر واجب نہین ہوتی صورت اسکی یہہ ہے کہ کسی محرم نے صید کو حالت احرام مین قتل کیا تو قتل کے جگہ کے قریب قریب کے مقامات مین صید کی قیمت دریافت کرے پہر اوسکو اختیار ہے چاہے اوسکی ہدی خرید کر قیمت پر خرید کر کے صدقہ کرے اور چاہے کہانا مول لیکر تصدق کرے

+ اور جسنے قتل کیا مومن کو خطا سے پس آزاد کرنا ہے ایک گردن مومنہ کا ۔ پارہ والمحصنت سورۂ نسا

ہر مسکین پر نصف صاع گیہون کا یا ایک ایک صاع تمر یا شعیر کا اور اگر چاہے

روزہ رکہے بدل مین ہر نصف صاع گیہون کے ایک دن اور ہر ایک مسکین کو

طعام کرے اپنی ذات کے واسطے کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

+ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهٗ

مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ

مِنْكُمْ هَدْیًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِیْنَ اَوْ عَدْلُ

ذٰلِكَ صِیَامًا لِیَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ — اور مثلا حقیقت اور

مجاز ایک لفظ سے ارادتاً دونو جمع نہین ہوتے اسی سبب سے

حدیث شریف مین آیا ہے کہ لا تبیعوا الدرہم بدرہمین

ولا الصاع بصاعین جب صاع سے ما یدخل فی الصاع

مراد ہے تو اعتبار ارادہ نفس صاع کا ساقط ہے یہان تک کہ جائز

ہے بیع ایک صاع کی دو صاع سے — اور اسیطرح جبکہ ملامسہ

سے آیہ شریفہ او لامستم النساء مین جماع مراد ہے تو اعتبار اراز

مس بالید کا ساقط ہوا — اور مثلا حقیقت متعذرہ اور مجورہ مین

مجاز اختیار کیا جائیگا باتفاق تمامی ائمہ اسلام متعذرہ کی مثال یہ ہے

+ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت مارڈالو شکار کو اور تم احرام مین ہو اور جو کوئی مار ڈالے اوسکو تم مین سے جانکر پس بدلہ اوسکا ہے ہاتھا وسکے جو مارا ہے جانچے جانور و نسے حکم کرین ساتھا وسکے دو صاحب عدالت تم مین سے قربانی پہنچنے والی کعبہ کے یا کفارہ کہلانا ہے مسکینونکا یا برابر اوسکے روزے تاکہ چکہی بدلا کام اپنے کا

تو مت بیچو تم درہم کو بدلے مین دو درہمونکے اور نہ ایک صاع بدلے مین دو صاعونکے —

سورۃ المائدہ (۱۴) ع

کہ کسینے حلف کیا کہ لا یا کل من ھذہ الشجرۃ او من ھذہ النخلۃ ۔
تو پہیرا جایگا طرف مجاز کے اور مراد لی جائیگی اوس سے ثمر شجر نہ خود
شجر یعنے درخت اور پہیرا جایگا طرف ما یکل فی القدر کے یہانتک کہ
اگر کوئی شخص خود درخت کو کسیطرح کہاوے یا خود ہانڈی کو توڑ
کہاوے تو حانث نہوگا ۔ اور مہجورہ کی مثال یہہ ہے کہ جس کسی
شخص نے حلف کیا کہ فلان شخص کے گھر مین واللہ قدم نہ رکہونگا تو مراد
گھر مین جانا ہے نہ فقط پاؤن اوس گہر مین رکہنا ۔
اور مثلاً اگر حقیقت مستعملہ ہو اور نہو اوسکے واسطے مجاز متعارف
تو اوس جگہ حقیقت اولی ہے بلا خلاف اور اگر مجاز متعارف اوسکے واسطے
ہو تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک حقیقت اولی ہے اور صاحبین
کے پاس عمل لعموم المجاز اولی ہے جیسے کسی شخص نے حلف کی کہ لا
یا کل من ھذہ الحنطۃ تو یہہ حلف متصرف ہوگی عین حنطہ کیطرف
امام صاحب کے نزدیک یہانتک کہ اگر حالف خبز کہاوے جو حنطہ
سے ہوتی ہے تو حانث نہوگا اور صاحبین کے نزدیک متصرف
ہوگا طرف اوس چیز کے جسکو حنطہ متضمن ہے بطریق عموم مجاز پس
حانث ہوجائیگا حالف حنطہ اور خبز دونو کے کہانیسے ۔
اور مثلاً استعارہ احکام شرع مین دو طرح پر ہوتا ہے ایک بوجود

ایصال بین العلتہ والحکم ــ دوسرا لوجود اتصال بین السبب المحض والحکم
پہلا موجب ہوتا ہے صحت استعارہ کو دونون طرف سے ــ اور
دوسرا موجب ہوتا ہے صحت استعارہ کو ایک طرف سے وہ استعارہ
اصل کا ہے واسطے فرع کے بسبب احتیاج مسبب کے طرف سبب کے
اور سبب مستغنی ہوتا ہے مسبب سے پہلے کی مثال یہہ ہے کہ کسی شخص
نے کہا ان ملکت عبدًا فھو حرٌ پس وہ مالک ہوا نصف عبد کا پہر
مالک ہوا نصف دوسرے کا تو وہ غلام آزاد نہوگا جب تک کہ مجتمع نہوا وسکے
ملک مین کل عبد دفعتہً واحدۃً اور اگر کہا ان اشتریت عبدًا فھو حرٌ
پس مول لیا اوسنے نصف عبد کو پس بیع کر ڈالا اوسکو پہر مول لیا اوسنے
نصف دوسرے کو تو آزاد ہوجائیگا نصف ثانی ــ اور اگر ملک سے شرا
اور شرا سے ملک مراد لی ہے تو نیت اوسکی صحیح ہوگئی بطریق مجاز کے
اسواسطے کہ شرا علت ہے اور ملک حکم ہے پس صحیح ہوا استعارہ درمیان
علت اور معلول کے دونون طرف سے مگر اوس جگہ جہان تخفیف ہو حق عاقل
مین تو اوسکی تصدیق حق قضا مین نہوگی خاصتہً یعنے قاضی اوسکی تصدیق
نہ کریگا کیونکہ یہہ تہمت کی جگہ ہے مگر استعارہ اگر دیکہئے تو صحیح ہے
اور دوسرے کی مثال یعنے اوسکی جہان استعارہ سبب محض کا ہو واسطے
حکم کے یہہ ہے کہ کسی نے اپنی زوجہ سے کہا حررتک اور نیت کی اوس

سے طلاق کی توضیح ہوگی اسواسطے کہ تحریر تحقیقۃً موجب ہوتا ہے زوال
ملک کا بواسطہ زوال ملک رقبہ پس ہوگا سبب محض واسطے زوال ملک
متعہ کے پس جایز ہوگا استعارہ طلاق سے جو مزیل ہے ملک متعہ کا۔
اور مثلاً ظاهر نام ہے اوس کلام کا کہ ظاہر ہوا اوس سے مراد سامع کو
بنفس سماع غیر تامل سے ۔ اور نص وہ ہے کہ جاری کیا جاے کلام
واسطے اوسکے مثال اوسکی قول اللہ تعالی وتقدس کا ہے ۔
وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا پس آیہ جاری کیے گئی واسطے بیان
تفرقہ کے درمیان بیع اور ربوا کے کفار کے دعوی کے رد مین جو تسویہ
کرتے تہے درمیان بیع اور ربوا کے اور کہتے تہے البیع مثل الربوا
اور آیہ سے جانی گئی حلت بیع کی اور حرمت ربوا کی بنفس سماع
آیہ شریفہ پس تفرقہ کے حساب ون نص ہے اور حلت بیع اور حرمت
ربوا مین ظاہر ہے اسیطرح قول اللہ تعالی کا فانکحوا ما طاب لکم من
النساء مثنی وثلث وربٰع یہہ کلام جاری کیا گیا ہے واسطے
بیان عدد کے اور اطلاق واجازت جانے گئی بہ نفس سماع پس ہوا
یہہ کلام ظاہر حق اطلاق مین اور نص بیان عدد مین ۔ اور مثلاً
ظاہر اور نص اور مفسر اور محکم کے اضداد اوہین خفی اور مشکل
اور مجمل اور متشابہ پس خفی وہ ہے جو خفی ہو مراد اوسکی کسی عارض سے

ھ اور حلال کیا اللہ تعالی نے بیع کو اور حرام کیا ربوا کو [illegible]
یعنی نکاح کرو جو خوش آوین تمکو عورتون سے دو دو اور تین تین اور چار چار

نہ من حیث صیغہ کے مثال اوسکی قرآن شریف مین ہے ع والسارق

والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما پس یہ ظاہر ہے حق سارق مین اور خفی ہے

حق لوطی مین — اور مشکل وہ ہے جو زاید ہو خفا مین خفی سے نظیر اوسکی

احکام مین یہ ہے کہ کسی نے حلف کیا لا یا قدم یعنے سالن نہ کہا ونگا پیر

یہ ظاہر ہے خل مین اور دبس یعنے شیر خرما مین اور مشکل ہے لحم اور بیض

اور جبن مین یہانتک کہ طلب واقع ہوتی ہے معنی ائتدام مین پہر تامل کیا جاتا

کہ یہ معنی ایا پاے جاتے ہین لحم اور بیض اور جبن مین یا نہین —

اور مجمل خفا مین فوق مشکل ہے اور احتمال رکہتا ہے چند وجہ کا اور

ہو جاتا ہے ایسے حال مین کہ اوسکی مراد پر اطلاع نہو جب تک کہ متکلم

بیان نکرے نظیر اوسکی قول ہے اللہ تعالی کا وحرم الربوا ربوا کی

معنی زیادت ہے اور فضل — اور نفس فضل اور زیادت حرام نہین

ہے بالاجماع جو یہان مراد نہین بلکہ ربوا سے یہان وہ زیادت مراد ہے

جو خالی ہو عوض سے بیع مقدرات متجانسہ مین اور لفظ اوسپر دلالت

نہین کرتا پس مراد حاصل نہین ہوتی بہ تامل جب تک کہ متکلم کے طرف

سے اوسکا بیان نہو —

اور متشابہ خفا مین فوق ہے مجمل سے مثال اوسکی حروف مقطعہ ہین اوائل

ع چوتہا اور چوتہی پس اے حکام کاٹو تم ہاتہ ان دونونکے — پارہ لایحب اللہ سورۂ اعراف

سو رہین اور حسکم مجمل اور متشابہ کا اعتقاد دلانا ہے اللہ تعالی کی مراد پر یعنے اعتقاد اور ایمان لاوے ان دونون پر کہ جو کچھ اللہ تعالی نے ان دونون سے مراد لی ہے وہ حق ہے بغیر خوض کے ان دونون کے معنی کے استخراج مین —

پانچ جا سے حقیقت لفظ کی متروک ہونی ہے ایک اونمین سے دلالت عرف ہے اور یہہ دلالت عرف ممیز کہ بحقیقۃ اللفظ اسواسطے ہے کہ ثبوت احکام بالالفاظ ہوتا ہے واسطہ دلالت لفظ کے معنی کے مراد پر اور جب معنی متعارف بین الناس ہوی تو وہ عرف دلیل ہوجاویگا اسبات پر کہ یہی معنی مراد ہین ساتھ اس لفظ کے ظاہرًا پس مترتب ہوگا اوسپر حکم — مثال اوسکی یہہ ہے کہ کوئی شخص حلف کرے کہ مین سری مول نہ لونگا تو اوس سے وہی سری مراد ہونگے جو متعارف بین الناس ہین یعنے بکری کے نہ عصفور وحمام کے یہانتک کہ وہ حالف عصفور وحمام کے سرے لے تو حانث نہوگا — یا مثلًا کوئی شخص قسم کہاے کہ مین انڈا نہ کہاونگا تو اوس سے وہی انڈا مراد ہوگا جو متعارف بین الناس ہے یعنے مرغیکا نہ عصفور اور حمام کا یہانتک کہ اگر حالف عصفور اور حمام کا انڈا کہالے تو حانث نہوگا — دوسرے اونمین سے جہان نفس کلام دلالت کرتا ہو ترک حقیقت پر مثال اوسکی یہہ ہے کہ

کسی شخص نے کہا کہ کل مملوک لی فھو حر تو اس سے مکاتب اور جو مملوک کہ بعض اوسکا آزاد ہوا ہو خارج ہونگے کیونکہ لفظ مملوک کا مطلقاً شامل ہے اوس مملوک کو جو مطلق ہے من کل الوجہ اور مکاتب اور من اعتق بعضہ مملوک من کل الوجہ نہین ہین اور اس عدم مملوکیۃ سے مکاتب مین من کل الوجہ مولی کا تصرف نہین ہوسکتا مثلاً اگر مولی چاہے کہ مکاتب مین با تجارۃ تصرف کرے تو نہین ہوسکتا وعلی ہذا القیاس — تیسری او نمین سے جہان سیاق کلام دلالت کرے ترک حقیقت پر مثلاً افسر فوج اسلام حربی سے کہے کہ تو قلعہ سے اوتر آ اور وہ اوتر آوے تو وہ مامون ہے اور اگر یون کہے کہ اوتر آ اگر تو مرد ہے اور وہ اوتر آوے تو مامون نہوگا اسواسطے کہ قول اوسکا ان کنت رجلاً دلالت کرتا ہے اسبات پر کہ قول اوسکا انزل نہین ہے حقیقت پر — چوتہے اونمین سے جہان حقیقت متروک ہوتی ہے یہہ ہے کہ حال متکلم کا دلالت کرے اسبات پر کہ حقیقت غیر مراد ہے مثال اوسکی قول اللہ تعالی کا فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر یہہ اسواسطے کہ اللہ تعالی حکیم ہے اور کفر قبیح اور حکیم حکم نہین کرتا قبیح کے ساتھہ پس ترک کئے جاینگی دلالت لفظ کے اوپر امر کے لحکمۃ الامر — اور پانچوین انمین سے

ط پس جو چاہے ایمان لاوے اور جو چاہے کافر ہو جاوے —

جہان حقیقت متروک ہوتی ہے یہ ہے کہ محل کلام دلالت کرے اثبات
پر کہ حقیقت متروک ہو جبکہ محل نہ قبول کرے یہ کہ مضاف ہو طرف اوسکے
وہ حکم جو مستفاد ہے حقیقت لفظ سے ایک مثال اوسکی منعقد ہو جانا ہے
نکاح حرہ کا بہ لفظ بیع وہبہ و تملیک و صدقہ اور دوسری مثال یہ ہے
کہ کوئی شخص اپنے غلام کے نسبت جو معروف النسب ہو غیر سے کہے کہ
کہ ہذا ابنی تو مجاز ہوگا عتق سے اسواسطے کہ محل وہ مشار الیہ ہے
نہین قبول کرتا ثبوت بنوۃ کو مولی سے اسواسطے کہ وہ معروف النسب ہے
غیر سے ایطرح جبکہ کہا کسی نے اپنے غلام کو جو مولی سے سن مین زاید ہے
ھذا ابنی تو ہوگا مجاز عتق سے نزدیک حضرت امام الائمہ مقدام الائمہ
خلیفۃ اللہ فی الارضین فی ممالک الفقہ امیر المومنین مقتضی علی آثار سید
المرسلین حامی السنۃ ماحی البدعۃ الامام الہمام ابو حنیفۃ الکوفی رضی اللہ عنہ
وارضاہ عنا کی خلافاً لصاحبیہ اسواسطے کہ اونکے نزدیک مجاز خلف ہوتا ہے
حقیقت سے حکم مین اور حضرت امام کے نزدیک مجاز خلف ہوتا ہے
حقیقت سے حق لفظ مین فتفکر ولا تعجل فانہ من الدقایق
اور مثلاً امر مطلق مین یعنے جو مجرد ہو قرینہ دال علی اللزوم و عدم اللزوم
سے علما کا اختلاف ہے بعضون نے کہا ہے کہ موجب اوسکا اباحۃ
ہے اسواسطے کہ وہ ادنی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ موجب

اوسکا اباحت ہے اسواسطے کہ وہ ادنی ہے — اور بعضون نے کہا ہے کہ موجب اوسکا ندب ہے اسواسطے کہ وہ طلب فعل کے واسطے ہوتا ہے لغۃً پس ضرور ہے ترجیح جنبہ فعل کے ترک پر — اور بعضون نے کہا ہے کہ موجب اوسکا وقف ہے یہانتک کہ قایم ہو دلیل کسی ایک وجہ پر وجوہ سے اسواسطے کہ وہ بہت معانی مین مستعمل ہوتا ہے مثل اباحت اور ندب اور توبیخ اور تعجیز وغیر ذالک کے کہ اوسمین قرینہ کی بہت حاجت ہے جیسے اللہ تعالی فرماتا ہے اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ بعضون نے کہا ہے چپ رہو پیچھے امام کے اور بعضون نے کہا ہے جب امام منبر پر جمعہ کے روز چڑھے ہے — یہہ امر مجرد ہے قرینہ سے لیکن مذہب صحیح یہہ ہے کہ موجب امر کا وجوب ہے مگر جب دلیل خلاف پر قایم ہو اسواسطے کہ ترک امر معصیت ہے جیسا کہ انتمار طاعت ہے چنانچہ کسیکا شعر ہے اَطَعْتَ اٰلَامِرِيْكَ بِصَرْمِ حَبْلِيْ مُرِيْهِمْ فِيْ اَحِبَّتِهِمْ بِذَالِكَ + فَاِنْ هُمْ طَاوَعُوْكِ فَطَاوِعِيْهِمْ فَاِنْ عَاصَوْكِ فَاعْصِيْ مَنْ عَصَاكِ +

لا جبکہ پڑہا جاوے قران پس کان رکہو تم واسطے اوسکے اور چپ رہو تم تاکہ مرحوم ہوجاو تم —
+ اطاعت کی تونے اپنے حکم کرنیوالونکی ساتھ کاٹنے رشتہ محبت میریکے + حکم دی تو اونکو دوستونمین اونکے ساتھ اوسی قطع رشتہ محبت کی + پس اگر وہ لوگ اطاعت کرین تیری پس اطاعت کر تو اونکی + پس اگر نافرمانی کرین وہ تیری + پس نافرمانی کر تو اوس کی جو نافرمانی کرے تیری —

اور جو عصیان کہ رجوع کرتا ہے طرف حق شرع کے وہ سبب عقاب ہوتا ہے
جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے کل عاص فی النار اور عقاب
نہین ہوتا مگر بترک واجب اور ترک مباح اور ترک ندب سے عاصی نہین
ہوتا — اور مثلاً امر بالفعل موجب نہین ہوتا ہے تکرار کو چنانچہ کسی شخص
نے کہا کسی سے طلق امرأتی پس اوسکو طلاق دیا وکیل نے پھر اوسنے
اوس عورت سے نکاح کر لیا اب وکیل کو دوبارہ نہین پہنچتا ہے
کہ امر اول سے پھر اوسکو طلاق دیدے —

اور مثلاً امر ہوتا ہے واسطے طلب ادا اوس چیز کے جو واجب فی الذمہ ہے
ساتھ سبب سابق کے نہ واسطے اثبات اصل وجوب کے بمنزلہ قول
رجل کے کہ کہے کسی شخص سے اَدِّ ثَمَنَ الْمَبِیْعِ یا اَدِّ نَفَقَةَ الزَّوْجَةِ
تو یہہ امر واسطے طلب ادا ثمن کے ہے اپنے سبب سابق سے جو بیع تہا
یا واسطے طلب ادا نفقہ کے ہے جو واجب ہوا تہا بسبب نکاح کے

اور مثلاً مامور بہ کے دو نوع ہین — ایک مطلق بوقت — دوسرے
مقید بوقت — مطلق بوقت جیسے امر بالزکوۃ اسواسطے کہ وہ مقید
کسی وقت کا نہین اسطرحپر کہ اوسکے فوت سے ادا فوت ہو جاوے
اور حکم مطلق کا یہہ ہے کہ ادا واجب ہوتی ہے علی التراخی بشرطے
اسباب کے کہ نہ فوت کرے اوسکو عمر مین مثال اوسکی یہہ ہے کہ

کوئی نذر کرے کہ وہ اعتکاف کریگا کسی مہینے مین تو اوسکو اختیار ہے
جس مہینے مین چاہے اعتکاف کرے — اور مقید بوقت کے دو نوع ہین
ایک وہ کہ وقت ظرف ہو واسطے فعل کے یہانتک کہ نہ شرط کیا جاے
استیعاب کل وقت کا اوسمین مثل صلوۃ کے — دوسرے وہ کہ ہووے
وقت معیار واسطے مامور بہ کے یعنے مقدر ہو ساتھ اوسکے اسطرح پر
کہ طویل ہو ساتھ طول اوسکے کے اور قصیر ہو ساتھ قصر اوسکے کے مثل صوم
کے کہ وہ متقدر بالوقت ہوتا ہے اور وہ وقت صبح صادق سے لیکر
غروب شمس تک ہے اور حکم اوسکا یہ ہے کہ شرع جبکہ معین کردے
اوسکے واسطے وقت تو نہ ثابت ہو غیر اوس مامور بہ کا اوسوقت مین
اور نہ جایز ہوا دا اوسکے غیر کی اوسوقت معین مین —

اور مثلاً امر دلالت کرتا ہے حسن مامور بہ پر جبکہ آمر حکیم ہو اسواسطے
کہ حکیم نہین امر کرتا ساتھ قبیح کے کیونکہ وہ سفہ ہے ضد حکمت اور اللہ تعالی
ارشاد فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ — اور مامور بہ حق
حسن مین دو نوع ہے — ایک حسن لنفسہ — دوسرا حسن لغیرہ —
حسن لنفسہ کی مثال ہے ایمان باللہ و برسولہ اور شکر منعم
اور صدق اور عدل اور صلواۃ اور زکواۃ اور صوم اور حج اور سوا اوسکے
سوا ہو عبادات خالصہ سے — اور حکم اس نوع کا یہہ ہے کہ جبکہ

واجب ہوئی ہو بندہ پر ادا اوسکی تو وہ ساقط نہیں ہوتا مگر بہ ادے اور حسن لغیرہ وہ ہے جو حسن ہو بواسطہ غیر کے مثل سعی الی الجمعہ کے واسطے صلوۃ جمعہ کے اور وضو کے واسطے ادائے صلوۃ کے اسواسطے کہ سعی حسن ہے بواسطہ ہونے اوسکے مفضی طرف ادا جمعہ کے اور وضو حسن ہے بواسطہ ہونے اوسکے مفتاح صلوۃ ــ اور حکم اس نوع کا یہ ہے کہ وہ ساقط ہوتا ہے بسقوط اوس واسطہ کے یہانتک کہ سعی واجب نہیں ہوتی اوس شخص پر کہ اوس پر جمعہ واجب نہیں ہے مثل عبد اور محبوس اور مقعد اور لنگ کے اور نہیں واجب ہے وضو جسپر نماز واجب نہیں ہے مثل حائض اور نفساء اور مقطوع الیدین والرجلین اور صبی اور مجنون کے

اور مثلاً واجب بحکم الامر دو قسم پر ہے ــ ادا ــ اور قضاء ــ اور ادا عبادت ہے تسلیم عین واجب سے طرف اوسکے مستحق کے ــ پہر ادا دو نوع پر ہے ــ کامل اور قاصر کامل کی مثال ہے صلوۃ جو ادا ہوا اپنے وقت پر با جماعت ــ اور طواف متوضیا اور تسلیم مبیع سلیما کما اقتضاہ العقد الی المشتری ــ اور قاصر کی مثال ہے اداء صلوۃ بدون تعدیل ارکان ــ اور طواف محدثا ــ اور رد مبیع حال کونہ مشغولا بالدین والجنایتہ ــ اور رد المغصوب مباح الدم بالقتل ــ او مشغولا بالدین او بالجنایہ بسبب کان عند الغاصب ــ وادا و زیوف

مکان البیاد جبکہ وائن نہ جانتا ہوا وسکو۔
اور مثلاً نہی کے دو نوع ہین۔ ایک نہی علی الافعال الحسیہ مثل زنا و شرب خمر و کذب و ظلم۔ دوسری نہی عن التصرفات الشرعیہ مثل نہی عن الصوم یوم النحر و الصلوٰۃ فی الاوقات المکروھہ و بیع الدرھم بدرھمین۔ حکم نوع اول کا یہہ ہے کہ منہی عنہ عین ما ورد علیہ النہی سے پس ہوتا ہے عین اوسکا قبیح اور ہوتی ہے نہی حقیقت شرعیہ نہ مجاز عن النہی۔ اور حکم نوع ثانی کا یہہ ہے کہ ہو منہی عنہ غیر ما اضیف الیہ النہی پس ہوگا وہ حسن بنفسہ اور قبیح لغیرہ۔
اور مثلاً مراد بالنصوص کے معرفت کے چند طریق ہین۔ ایک ازمین سے یہہ ہے کہ لفظ جب حقیقت ہو واسطے ایک معنی کے اور مجاز ہو واسطے دوسرے کے تو حقیقت اولی ہے مثال اوسکی یہہ ہے کہ بنت مخلوقہ ماد زنا سے حرام ہے زانی پر نکاح اوسکا اسواسطے کہ وہ بنت ہے حقیقتاً پس داخل ہے تحت قول اللہ تعالی کے۔ وَبَنٰتُکُمْ دوسرا طریقہ مراد بالنصوص کے معرفت کا یہہ ہے کہ احد المحملین جبکہ موجب ہو تخصیص کو نص مین نہ دوسرا پس حمل اوپر اوس چیز کے کہ مستلزم ہو تخصیص کو اولی ہے مثال وسکی قول اللہ تعالی کا اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ سے پس ملامسۃ اگر حمل کی جاے جماع پر تو ہوگی نص معمول بہ جمیع صور وجود اوسکے مین

اور اگر حمل کی جائے مس بالید پر تو ہوگی نص مخصوص بہت سے صور
مین اسواسطے کہ مس محارم اور مس طفلہ صغیرہ یقیناً غیر ناقض ہے اصح
قولین سے جو منسوب ہے امام شافعی رضی اللہ عنہ کیطرف اور تیسرا
طریقہ مراد بالنصوص کے معرفت کا یہہ ہے کہ نص جبکہ پڑہی جاوے
دو قرائتون سے یا روایت کی جاسے دو روایتون سے تو ہوگا عمل ساتھ اوسکے
اور یہ ایسی وجہہ سے کہ ہو عمل با لوجہین اور مثال اوسکی قول اللہ تعالیٰ کا
وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین کہ پڑہا گیا ہے بالنصب عطفاً علی المغسول اور
بالخفض عطفاً علی الممسوح پس حمل کیے گیا قرأت خفض پر موزہ پہننے کی
حالت مین اور قرأت نصب کے ننگے پاون ہونیکی حالت مین بغیر موزہ
کے اور بہ اعتبار اس معنی کہ کہا ہے بعضون نے کہ جواز مسح کا رجل
پر ثابت ہوتا ہے کتاب سے اسیطرح قول اللہ تعالیٰ کا حتی
یطھرن پڑہا گیا ہے بہ تشدید و تخفیف پس حمل کیا جاتا ہے بقرأت
تخفیف اوس جگہ جہان ایام اوسکے دس ہون اور بہ قرأت تشدید
جہان ایام دس سے کم ہون —

اور مثلاً حروف معانی سے ایک واو ہی جو آتا ہے واسطے جمع مطلق
کے نہ واسطے ترتیب و مقارنت کے مثلاً کسی نے اپنی زوجہ سے کہا
اِنْ کَلَّمْتِ زَیْدًا وَّعَمْرًا فَاَنْتِ طَالِقٌ پس اوسنے بات کی

عمرو سے پہر زید سے تو مطلقہ ہوگی اور کہا دخلت ھذہ الدار وھذہ الدار فانت طالق پس داخل ہوی دوسرے گہر مین پہر پہلے گہر مین تو وہ مطلقہ ہو جائیگی ۔ اور مثلاً فاء کہ واسطے تعقیب مع الوصل کے آتی ہے اور اسی واسطے آتی ہے جزاؤن مین کہ وہ شروط سے متعاقب ہوتے ہین مثلاً کہا کسی نے بعت منک ھذا العبد پس کہا دوسرے نے فھو حر تو یہہ ہوگا قبول واسطے بیع کے اور ثابت ہوجائیگا عتق اوس سے پیچہے بیع کے بخلاف اوسکے کہ کہا وھو حر تو یہہ رد ہوگا بیع کا اور مثلاً ثم کہ تراخی کے واسطے آتا ہے ۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک مفید ہوتا ہے تراخی فی اللفظ کو اور صاحبین کے نزدیک تراخی فی الحکم کو ۔ اور بیان اختلاف کا وہان ہے کہ کہا کسینے اپنی غیر مدخول بہا سے ان دخلت الدار فانت طالق ثم طالق ثم طالق تو متعلق ہوگا طلقۂ اولی بالدخول اور واقع ہوگا طلقۂ ثانیہ فی الحال اور طلقۂ ثالثہ لغو ہوجائیگا ۔ اور صاحبین کے نزدیک متعلق ہونگے کل بالدخول پہر نزدیک دخول کے ظاہر ہوگی ترتیب پس نہ واقع ہوگی مگر ایک اور لغو ہوجائیگی دوسری تیسری واسطے اطلاق محلیۃ کے ۔ اور اگر کہا انت طالق ثم طالق ثم طالق ان دخلت الدار پس نزدیک امام ابو حنیفہ کے واقع ہوگی پہلی فی الحال اور ثانیہ اور ثالثہ

لغو ہو جائیگے اور نزدیک صاحبین کے ایک واقع ہوگی نزدیک دخول کے
اور اگر مخاطبہ مدخول بہا ہو اور مقدم کرے شرط کو تو طلقہ اولی متعلق ہوگی
بالدخول اور دو باقیہ واقع ہونگے فی الحال نزدیک امام صاحب کے
اور اگر موخر کیا شرط کو تو دو واقع ہونگے فی الحال اور متعلق ہوگی تیسری
بالدخول عندہ اور نزدیک صاحبین کے متعلق ہوگی کل بالدخول دو
نون فصلو نین —

اور مثلا کلمہ بل کہ آتا ہے واسطے تدارک غلط کے باقامتہ الثانی مقام الاول
پس اگر کہا اپنی غیر مدخول بہا کو انتِ طالق واحدۃ لا بل ثنتین
تو واقع ہوگی ایک اسواسطے کہ قول اوسکا لا بل رجوع ہے اول سے اور اقامۃ
الثانی مقام الاول اور نہ صحیح ہوگا رجوع زوج کا طلاق اول سے
پس واقع ہوگی اول پس نہ باقی رہیگا محل نزدیک قول اوسکے
ثنتین اور اگر عورت مدخول بہا ہوگی تو واقع ہونگے تینوں —
اور مثلا کلمہ لکن واسطے استدراک کے ہے بعد نفی کے اور ہوتا ہے
موجب اوسکا اثبات ما بعد اوسکے کا اور نفی ماقبل اوسکے کہ ثابت
ہے بدلیل نفی پس عطف ساتھ اس کلمہ کے پایا جاتا ہے اوسوقت
کہ کلام متسق ہو — اور اگر متسق نہو گا تو وہ جملہ مستانفہ ہوگا مثال اوسکی
یہہ ہے کہ کہا کسی نے لفلانٍ علیّ الف درھم قرض پس کہا

فلان نے ولکنہ غصب تو لازم ہوگا مقر کو مال اسواسطے کہ کلام ثانے
یعنے لکنہ غصب منتوا ور متصل غیر متناقض ہے پس ظاہر ہوا کہ نفی سبب
بین تہی نہ نفس مال بین ـــ

اور مثلا کلمہ او کہ آتا ہے واسطے تناول احد المذکورین کے لا علی التعین
اور اسیواسطے اگر کہا کسی نے ھذا حر او ھذا تو ہوگا بمنزلہ قول اوسکے
کے احدھما حر یہانتک کہ ہوگی واسطے اوسکے ولایت بیان۔

اور یہی کلمہ مقام نفی مین موجب ہوتا ہے نفی ہر واحد مذکورین سے
یہانتک کہ اگر کہا لا اکلم ھذا او ھذا تو حانث ہوجایگا جسوقت کہ
کلام کریگا ایک سے اون دونومین ـــ اور مقام اثبات مین شامل
ہوگا ایک دونون کو ساتھ صفت تخییر کے جیسے قول اللہ تعالی کا فکفارتہ اطعام
عشرۃ مساکین من اوسط ما تطعمون اھلیکم او کسوتھم
او تحریر رقبۃ ـــ اور کبھی آتا ہے بمعنی حتی کے جیسے اللہ تعالی
فرماتا ہے لیس لک من الامر شیئ او یتوب علیھم او یعذبھم
فانھم ظالمون بعضون نے کہا کہ اسکے معنی حتی یتوب علیھم ہے

ـــ پس کہانا کہلانا ہے دس مسکینون کا متوسط حال پر اوس سے کہ کہلاتے ہو تم اپنے
اہل کو یا کپڑا پہنانا ہے یا آزادی گردن کی ـــ

+ نہین ہے واسطے تیرے امر سے کوئی شئے یہانتک کہ توبہ قبول کرے اونکی یا عذاب
دے اونکو اسواسطے کہ وہ ظالم ہین ـــ

اور مثلا کلمہ حتی کہ آتا ہے واسطے غایۃ کے مثل الی پس جگہ ہو ما قبل اوسکا قابل واسطے امتداد کے اور مابعد اوسکا صلاحیت رکھے غایت ہونیکے واسطے اوسکے تو ہوگا کلمہ عاملہ بحقیقتہا مثال اوسکی قول عبدی حُرٌّ اِنْ لَمْ اَضْرِبْكَ حَتّٰى تَسْتَشْفِعَ لِيْ فُلَانٌ يَا حَتّٰى تَصِيْحَ يَا حَتّٰى تَشْتَكِيْ بَيْنَ يَدَيَّ يَا حَتّٰى تَدْخُلَ اللَّيْلُ تو ہوگا کلمہ عاملہ بحقیقتہا واسطے غایۃ کے اسواسطے کہ ضرب بالتکرار احتمال رکھتا ہے امتداد کا اور شفاعت فلان اور مثل اوسکے صلاحیت رکھتی ہے کہ غایت ہو ضرب کی ۔

اور مثلا کلمہ الی آتا ہے واسطے انتہاء غایت کے پھر وہ بعضی صورتو نمین مفید ہوتا ہے معنی امتداد حکم کو اور بعضی صورتو نمین معنی اسقاط کو پس اگر مفید ہو امتداد حکم کو تو نہ داخل ہوگی غایت حکم مین اور اگر مفید ہو اسقاط کو تو داخل ہو جایگی اول کی نظیری اشْتَرَيْتُ هٰذَا الْمَكَانَ اِلٰى ذَالِكَ الْحَائِطِ اس تقدیر پر حائط بیع مین داخل نہوگی ۔ اور دوسری کی نظیر یہہ ہے کہ کسی نے حلف کی لا اکلم فلانا الی شہر تو یہہ داخل ہوگا حکم مین اور مفید ہوگا فایدہ اسقاط کو ۔

اور مثلا کلمہ علی کہ آتا ہے واسطے الزام کے اور اصل اوسکی واسطے افادہ معنی تفوق اور تعلق کے ہوا کرتی ہے اور اسیواسطے اگر کوئی کہے جو چیز سوا اوسکے مجرور کے ہے وہ ساقط ہے ۔

کہا کسی نے لِفلَانٍ عَلَیَّ اَلْفُ دِرْھَم تو یہ قول محمول ہوگا دین پر بخلاف
اوسکے کہ کہے عِنْدِی یا مَعِیْ —
اور مثلاً کلمہ فی آتا ہے واسطے ظرف کے اور مستعمل ہوتا ہے زمان و
ومکان وفعل مین مستعمل فی الزمان اسطرح پر کہ کہے کوئی شخص اَنْتَ
طَالِقٌ غَدًا امام ابو یوسف کہتے ہین کہ اسمین حذف واظہار دونون
برابر ہین یہانتک کہ اگر کہے انت طالق فی غد تو منزلہ انت طالق
غدا کے ہے — واقع ہوگی طلاق فجر ہوتے ہی دونون صورتون مین —
اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک فی کو حذف کرین تو صبح ہوتے ہی طلاق
واقع ہوجائیگی اور ظاہر کرین تو ہوگی مراد وقوع طلاق فی جزء من الغد
علی سبیل الابہام پس اگر نہوتا وجود نیت کا تو واقع ہوگی طلاق اول جزء مین
اور اگر نیت کرے آخر نہار کے تو صحیح ہوگی نیت اوسکی — اور مستعمل
فی المکان اسطرح پر کہ کہے کوئی شخص اَنْتِ طَالِقٌ فِی الدَّارِ اَوْ فِیْ مَکَّۃَ تو
ہوگی یہ طلاق علی الاطلاق جمیع امکنہ مین اور باعتبار معنی ظرفیت کے جبکہ
حلف کرے کوئی شخص کسی فعل پر اور مضاف کرے اوسکو طرف کسی زمان
یا مکان کے پس دو حال سے خالی نہین یا فعل لازم ہوگا یا متعدی —
اگر لازم ہوگا تو مشروط ہوگا ہونا فعل کا اوسی زمان ومکان مین — اور
اگر متعدی ہوگا طرف محل کے تو مشروط ہوگا ہونا محل کا اوسی زمان ومکان مین

اور مثلاً کلمہ با آتا ہے واسطے الصاق کے وضع لغت مین اسیواسطے آتا ہے اثمان پر تحقیق اوسکی یہہ ہے کہ مبیع اصل ہے بیع مین اور ثمن شرط ہے اسیواسطے ہلاک بیع کا موجب ہوتا ہے ارتفاع بیع کو نہ ہلاک ثمن جب یہہ ثابت ہوچکا توھم کہینگے کہ اصل یہہ ہے کہ ہووے تبع ملصق ساتھ اصل کے مگر یہہ کہ ہووے اصل ملصق بالتبع پس جسوقت داخل ہو حرف باء کا بدل مین فی باب البیع تو دلالت کریگا یہہ یعنے داخل ہونا اوسکا فی البدل اسبات پر کہ وہ تبع ملصق بالاصل ہے اور یہہ بدل ہوگا مبیع تو ہوگا ثمن ـــ

اور مثلاً بیان سات طرح پر ہے ـــ بیان تقریر ـــ بیان تفسیر بیان تغییر ـــ بیان ضرورت ـــ بیان حال ـــ بیان عطف ـــ بیان تبدیل ـــ بیان تقریر جیسے کہا کسی نے بِفُلانٍ عَلَیَّ قَفِیزُ حِنطَۃٍ بِقَفِیزِ البَلَدِ یہہ بیان تقریر ہے اسواسطے کہ مطلق مجہول تہا نقد بلد پر ساتھ احتمال ارادۂ غیر کے پہر جب اوسکو بیان کردیا تو اوسکی تقریر کی یعنے ثابت کیا اوسکو ـــ اور بیان تفسیر وہ ہے کہ جب لفظ غیر مکشوف المراد ہو اوسکو متکلم اپنے بیان سے کشف کرے مثال اوسکی جبکہ کہا کسی نے لِفُلانٍ عَلَیَّ شَیءٌ بعد اوسکے تفسیر کی شئی کے ساتھ درہم وغیرہ کے یا کہا عشرۃ ونیف پہر تفسیر کی نیف کی ساتھ کسی عدد معلوم یعنے ثمن ـــ

یا کہا درا ہم اور تفسیر کی اوسکی عشرہ سے مثلاً — اور حکم ان دونو
نوع کا بیان سے یہہ ہے کہ صحیح ہو چا ہے موصول ہو چاہے مفصول —
اور بیان تغیر وہ ہے کہ متغیر ہو کلام متکلم کا اوسکے بیان سے اپنے کلام
کے معنی کو — اور بیان ضرورت کی مثال ہے قول اللہ تعالیٰ کا وَوَرِثَهُ
اَبَوَاهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ جو موجب ہوتا تہا شرکت کو درمیان ابوین کے
پہر اللہ تعالیٰ نے نصیب ام کو بیان کر دیا پس ہو گیا وہی بیان واسطے نصیب
اب کے — اور بیان حال کی مثال یہہ ہے کہ دیکہا صاحب الشرع
نے کسی کام کو معاینہ پس نہی نکی اوس سے تو ہوگا سکوت اوسکا بمنزلہ
بیان کے کہ وہ مشروع ہے — اور بیان عطف وہ ہے کہ ایک جملہ
مجمل پر معطوف کرو کسی مکیل یا موزون کو تو ہوگا وہ عطف بیان واسطے جملہ
مجمل کے مثلاً کوئی کہے لفلان علی مائۃ و درہم یا مائۃ و قفیز
تو ہوگا یہہ عطف بمنزلہ بیان کے کہ کل اس جنس سے ہے یعنے درہم یا حنطہ
سے — اور بیان تبدیل نسخ ہے سوا ے صاحب الشرع کے کسی سے
جایز نہین — یہود لعنہم اللہ کہتے ہین کہ نسخ احکام صاحب الشرع سے جایز
نہین اسواسطے کہ یہہ موذی ہے طرف بدا و غلط کے اور صاحب الشرع
اوس سے منزہ ہے — ہمارا جواب یہہ ہے کہ نسخ بیان ہے واسطے
مدت انتہا حکم موقت کے جو عند اللہ معلوم تہا یہہ حکم ایک مدت تک حسن تہا بعد اوسکے

فسخ ہوا —

یہانتک اقسام کتاب کا ذکر مجملاً ہوچکا اسمین کوی بات ایسی نہین ہے کہ عقل سلیم جو آلودہ شرک و بے ایمانی نہو طوعاً قبول نکرے —

اب سنت کا حال بہی تہوڑا سا دریافت کرلو وہ ایسا ہی ہے کہ جسمین حماریت کا شایبہ نہوگا اور ناطقیت سے فی الجملہ بہرہ رکہتا ہوگا تو ضرور ہے کہ اسمین کچہہ چون وچرا نکریگا وہ یہہ ہے کہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بمنزلہ کتاب کے ہے لزوم علم وعمل مین یعنے جیسا علم عمل ساتہہ کتاب کے لازم ہے ویسا ہی ساتہہ اوسکے بہی لازم ہے کیونکہ من اطاعہ فقد اطاع اللہ اور جو کچہہ خاص وعام ومشترک وماول وغیرہا اقسام کتاب کا بیان ہوچکا وہ سب اقسام سنت مین بہی موجود ہین اتنی بات البتہ اسمین زاید ہے کہ کتاب سب کی سب متواتر ہے اور سنت مین اقسام ہین کوی متواتر ہے کوی مشہور ہے کوی احاد ہے اسلئے اسکا تہوڑا سا حال اسمین بڑہایا گیا کہ خبر تین قسم کی ہوتی ہے ایک قسم وہ ہے کہ صحیح وثابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوی ہو بلا شبہ وہ متواتر ہے اور دوسری قسم وہ ہے کہ جسمین شبہہ ہو صورتاً نہ معنًا وہ مشہور ہے اور تیسری قسم وہ ہے کہ اوسمین احتمال اور شبہہ دونون ہون وہ احاد ہے —

پس متواتر وہ ہے کہ جسکو نقل کرے ایک جماعت جماعت سے کہ متصور ہو توافق اوسکا کذب پر بسبب اوسکی کثرت کے مثال اوسکی نقل قرآن و اعداد رکعات و مقدار زکوۃ ہے اور مشہور وہ ہے کہ ہو اول و اوسکا مثل احاد کے پھر دوسرے عصر مین مشتہر ہوا اور امت نے اوسکو قبول کرلیا ہو پس ہو جاتا ہے وہ مثل متواتر کے مثال اوسکی حدیث مسح علی الخفین اور رجم ہے باب زنا مین اور متواتر موجب ہوتی ہے علم قطعی کا تو ہوگا رد اوسکا کفر اور مشہور موجب ہوتی ہے علم طمانینۃ کو تو ہوگا رد اوسکا بدعت اور لازم العمل ہونے مین ان دونونکے علما کا اتفاق ہے —

اب رہی احاد پس جاننا چاہئے کہ خبر واحد وہ ہے کہ جسکو نقل کرے واحد واحد سے یا واحد جماعت سے یا جماعتہ واحد سے اور راویمین گنتی عدد کی نہین کہ کتنے ہوں صرف اسقدر ہون کہ حد مشہور و متواتر کو نہ پہنچگئے ہون — اور یہہ خبر واحد احکام شرعیہ مین واجب العمل ہوتی ہے بشرط اسلام و عدالت و ضبط و عقل وراے اور انہین شروط کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تم تک متصل ہوگئی ہو — پھر راوی اصل مین دو قسم کے ہین — ایک قسم وہ ہین جو معروف ہین بعلم و اجتہاد مثل خلفاء اربعہ سادتنا ابوبکر صدیق و عمر فاروق

وعثمان ذی النورین وعلی المرتضی وعبداللہ بن مسعود وعبداللہ بن عباس و
عبداللہ بن عمر وزید بن ثابت ومعاذ بن جبل وامثالہم رضوان اللہ تعالی
علیہم اجمعین کے پس جبکہ صحیح ہو نزدیک تیرے روایت اونکی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے تو ہوگا عمل ساتھ روایت اون کے اولی عمل بالقیاس
اسیواسطے امام محمد رحمۃ اللہ نے مسئلہ قہقہہ مین حدیث اوس اعرابی کی جسکی
آنکہ مین کچھہ خلل تھا روایت کی اور قیاس کو ترک کیا اور حدیث قی پر عمل کیا
اور قیاس کو ترک کیا اور حدیث سہو بعد از سلام پر (جو مروی ہے عبداللہ
بن مسعود سے) عمل کیا اور قیاس کو ترک کیا ہے اور دوسری قسم
راویونکی وہ ہے کہ معروف ہے حفظ وعدالت مین نہ باجتہاد وفتوی مثل
ابوہریرہ وانس بن مالک رضی اللہ عنہما کے پس جبکہ صحیح ہو نزدیک تیرے
روایت ایسے لوگونکی پس اگر موافق ہو خبر قیاس کے ساتھہ تو لازم العمل
ہونیمین اوسکے شبہہ نہین اور اگر مخالف ہو خبر قیاس کی تو عمل قیاس پر
اولی ہے چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے الوضوء مما مستہ النار کی روایت
کی پس عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے سنکر کہا کہ ا رائت لو توضأت
بماء سخین اکنت متوضیا منہ تو عبداللہ بن عباس نے رد کیا اس
روایت کو قیاس سے اگر اونکے پاس کوی خبر ہوتی تو اوسکو ضرور لاتے
اور اسیواسطے ہمارے حضرات نے مسئلہ مصراۃ مین روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

تو ترک کیا ہے بہ قیاس ــ اور بہ اعتبار اختلاف احوال رواۃ کے ہمارے
حضرات نے عمل بخبر واحد کے دو شرطین ٹہرائے ہین ــ ایک یہہ کہ وہ
حدیث مخالف کتاب وسنتہ مشہورہ نہو دوسری یہہ کہ مخالف ظاہر کی نہو ــ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ستکثر لکم الاحادیث بعدی
فاذا روی لکم عنی حدیث فاعرضوہ علی کتاب اللہ فما وافق
فاقبلوہ وما خالف فردوہ تحقیق اسکے موافق اوسکی کہ روایت کئے
گئی ہے جناب مرتضوی سے یہہ ہے کہ راوی کے تین قسم ہین ــ
ایک مومن مخلص کہ جسنے صحبت اوٹہائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور آپکے کلام شریف کی معنی سمجہا ــ دوسرا اعرابی کہ آیا کسی قبیلہ سے
پس سنا آپسے جوکچہہ سنا اور نہین سمجہا حقیقت کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہر پہر گیا اپنے قبیلہ کیطرف پس روایت کی اوسنے بغیر لفظ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے تو متغیر ہوگئی ساتہہ اوسکے معنی اور وہ سمجہتا ہے کہ معنی متفاوت
نہین ہوئے ــ تیسرا منافق کہ اوسکے نفاق پر اطلاع نہوئی پس روایت
کی اوسنے جوٹی او پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کیا اور اوس سے لوگون
نے سنا اور سمجہے کہ یہہ شخص مومن مخلص ہے اور اوس سے اوس حدیث

عنقریب ہے کہ بہت ہونگے واسطے تمہارے احادیث بعد میرے پس جبکہ روایت کیجاوے واسطے
تمہارے مجہسے کوئی حدیث پس عرض کرو اوپر کتاب اللہ کے پس جو موافق ہو پس قبول کرو
اوسکو اور جو مخالف ہو پس رد کرو اوسکو ــ

کی روایت کی اور وہ حدیث بین الناس مشتہر ہو گئی — اسی جہت سے واجب ہے کہ خبر کو عرض کرے کتاب اور سنت مشہورہ پر —

بعد مختصر حال سنت کا مذکور ہوا اب تھوڑا سا حال اجماع امت کا معلوم کرو بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجماع امت فروع دین مین حجت موجب العمل ہے شرعًا اس امت کی کرامت کی جہت سے پھر اجماع کے چار قسم ہین — ایک اجماع صحابہ کا کسی حکم پر کسی حادثہ مین صریحًا مثل اجماع صحابہ کے خلافتہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اسواسطے کہ یہہ ایسا اجماع ہے کہ اسمین کسیکا خلاف نہین ہوا سبب پائے جانے نص کے ہر وجہہ سے دوسرا بھی اجماع صحابہ ہے مگر وہ بنص بعض وسکوت باقین ہے عن الرد — تیسرا اجماع صحابہ کے طبقہ کے بعد کا — چوتھا اجماع علی احد اقوال السلف — پہلا اجماع بمنزلہ آیہ کتاب اللہ کے ہے اور دوسرا بھی ایسا ہی ہے اور تیسرا بمنزلہ خبر مشہور کے ہے اور چوتھا بمنزلہ ایک خبر صحیح کے ہے احاد سے اور معتبر اسباب مین اجماع اہل الرای والاجتہاد ہے قول عوام کا اور متکلم کا اور اوس محدث کا جسکو اصول فقہہ سے بہرہ نہو معتبر نہین پھر اجماع کے دو قسم ہین مرکب وغیر مرکب الی آخر ہذا الباب —

اب رہا قیاس اوسکے بھی دو چار جملے سنلو وہ یہہ کہ قیاس ایک حجت ہے بیچ شرع کے کہ عمل ساتھہ اوسکے واجب ہے جبکہ کسی حادثہ مین کتاب

وسنت و اجماع کا پتہ نہ لگے اور حجت قیاس مین اخبار و آثار وارد ہوے ہین چنانچہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل سے جبکہ بہیجا تہا اونکو قاضی کرکے یمن کیطرف بم تقضی یا معاذ اونہون نے عرض کیا بکتاب اللہ فرمایا فان لم تجد عرض کیا بسنت رسول اللہ فرمایا فان لم تجد عرض کیا اجتہد برأیی پس تصویب کی اوسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا الحمد للہ الذی وفق رسول رسولہ لما یحب و یرضاہ اور ایک روایت مین ہے کہ ایک عورت خثعمیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرا باپ شیخ کبیر تہا اوسکے سامنے حج کی فرضیت آسمان سے آگئی تہی اور وہ بسبب کمال ضعف پیری کے سواری پر چڑہ نہین سکتا تہا آیا آپ حکم دیتے ہین کہ مین اوسکے طرف سے حج کرون تو فرمایا علیہ الصلواۃ والسلام نے ارأیت لو کان علی ابیک دین فقضیتہ اما کان یجزیک اوسنے عرض کیا بلی فرمایا فدین اللہ اولی و احق پس لاحق کیا حضرت نے حق شیخ فانی مین حج کو ساتھ ادا حقوق مالیہ کے اور اشارہ کیا طرف ایک علت کے جو موثرہ ہو جواز مین وہ قضا ہے اور یہ لاحق کرنا عوض دیتے تو مجکو اگر ہوتا اوپر باپ تیرے کے قرض پس ادا کری تو اوسکو پس کفایت کرتا وہ تجکو اوسنے عرض کیا کیون نہین پس فرمایا کہ قرض اللہ کا بہتر اور احق ہے

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حج کو حق شیخ فانی مین ساتھ حقوق مالیہ کے قیاس سے ہے۔ اور روایت کی ہے ابن صباغ نے جو معظم اصحاب شافعی سے ہے اپنی کتاب مین جسکا نام شامل ہے قیس بن طلق اور قیس نے اپنے باپ طلق بن علی سے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گویا کہ وہ بدوی تہا اور عرض کیا یا نبی اللہ ما ترٰی فی مس الرجل ذکرہ بعد ما توضاء فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے ھل ھو الا بضعۃ منہ۔ اور اسی قبیل سے ہے جو پوچھا تہا لوگون نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ اگر کسی نے کسی عورت کے ساتھ نکاح کیا بغیر ذکر مہر کے تو اوسپر مہر واجب ہوگا یا نہین؟ اور اگر واجب ہوگا تو کتنا؟ پس کہا اونہون نے کہ مجھے ایک مہینے کی مہلت دو کہ اجتہاد کرون اپنی راے سے اگر صواب ہوگا تو منجانب اللہ ہے اور اگر خطا ہوگی تو ابن ام عبد سے ہوگی بعد مہینے کے کہا کہ میری راے مین اوس عورت کو مہر مثل دینا چاہئی لا وکس فیہ ولا شطط یعنی نہ اوسمین زیادت ہے نہ نقصان۔

اور شروط صحت قیاس کے پانچ ہین۔ ایک یہہ کہ نہو مقابلہ مین نص کے۔ دوسرے یہہ کہ نہ متضمن ہو کسی حکم کے تغیر کو احکام نص سے۔ تیسرے یہہ کہ معدی ہو طرف ایسے حکم کے جو معقول المعنی نہو۔

چوتہے یہہ کہ واقع ہو تعلیل واسطے حکم شرعی کے نہ واسطے امر لغوی کے — پانچوین یہہ کہ نہ ہووے فرع منصوص علیہ کے — مثال اوس قیاس کی جو مقابلہ نص کے ہو یہہ ہے کہ کسی نے حسن بن زیاد سے سوال کیا قہقہ فی الصلوٰۃ سے تو کہا اونہون نے کہ ناقص وضو ہے پہر کہا سائل نے کہ کوی شخص اگر نماز مین محصنہ کا قذف کرے تو نماز توٹیگی وضو نہ توٹیگا باوجود اسبات کے کہ قذف محصنہ جنایۃً اعظم ہے قہقہ سے تو یہہ قیاس سائل کا مقابلہ نص ہے جو حدیث اعرابی ضعیف البصر ہے کہ الا من ضحک منکم قہقہۃ فلیعد الصلوٰۃ والوضوٗ جمیعا — اور مثال دوسری کی (یعنے اوسکی جو متضمن ہو تغیر کسی حکم کو احکام نص سے) یہہ ہے کہ نیت کو شرط ٹہراے وضو مین بالقیاس علی التیمم اور یہہ موجب ہے تغیر آیہ وضو کو اطلاق سے طرف تقید کے اور مثال تیسرے کی (یعنے جسکی معنی معقول نہین ہونے) یہہ ہے کہ جایز رکہا ہے شارع نے وضو کو نبیذ تمر سے اوسپر قیاس کرکے دوسرے نبیذ سے وضو درست نہین — یا مثلاً شارع نے حکم دیا کہ اگر نماز مین حدث ہو جاے تو اوسی نماز پر بنا کرے اسپر کیسیکا قیاس کہ اگر نماز مین کیسیکا سر توٹ جاے یا نماز مین احتلام ہو جاے تو اوسی نماز پر بنا کرنے جایز نہین اسواسطے کہ حکم اصل مین معقول المعنی نہین ہے پس محال ہے

تعدیہ اوسکا طرف فرع کے — اور مثال چوتہے کی (یعنے وجہ ہووے تعلیل بحکم شرعی نہ بامر لغوی) یہہ ہے کہ سارق کو سارق سواسطے کہتے ہین کہ لیا اوسنے مال غیر کو بطریق خفیہ پہر نباش مین دیکہا کہ اوسمین بہی یہہ معنی پاے جاتے ہین تو بالقیاس اوسکا نام بہی سارق رکہا جیسا کہ عرب لوگ کہوڑیکو ادہم کہتے ہین بسبب اوسکے کالے ہونیکے اور کمیت کہتے ہین بسبب اوسکے سرخ ہونیکے پس اگر جاری ہوجاے مقائیسہ اسامی لغویہ مین تو جائز ہوگا اطلاق ادہم کا زنگی پر بسبب کالے ہونے اوسکے اور کمیت کا پارچہ سرخ پر بسبب اوسکی سرخی کے اور یہہ بات موّدی ہوگی طرف ابطال اسباب شرعیہ کے اور مثال پانچوین کی (یعنے اوسکی کہ نہو وے فرع منصوص علیہ) جیسا محصر محرم حلال ہوجاتے بالصوم بالقیاس علی المتمتع ہمارے نزدیک جائز نہین اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے (فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ) وعلی ہذا القیاس۔ دیکہو ان مسائل مین سوا امنا صدقنا کہنے کے عقل کا کیا دخل ہوسکتا ہے یہہ ایسی پکی باتین ہین کہ اونکا انکار وہی کریگا جو عقل سے بے بہرہ ہو — اور ان دونون مسلکو نمین (یعنے عقل کو جسمین دخل تہا اور جسمین نہ تہا) اسلئے ہمنے تفصیل کی کہ دو چار مسلون مین تو کبہی بیوقوف سا بیوقوف بہی سیدہی بات کہہ جاتا ہے اور بڑے سے بڑے قول پر کبہی کوئی نادان بہی اعتراض کر بیٹہتا ہے مگر وہ دو چار سیدہی باتین کہنے والا

اور دو چار اعتراض کرنیوالا کچھ اہل شعور وتمیز مین شمار نہین کیا جاتا —
اب تمکو اور جنکو تمہارے اغواسے بے راہی ہوگئی ہوگی کچھ ٹھہے کی کیلیے
ہوگی تو معلوم ہوجائیگا کہ یہہ دین نہایت مستحکم ہے اور دین والے نہایت
ہوشیار ہین بے سمجھی اس دین کو قبول نہین کیا اور تمام جزئیات کو جو منصوص
تھے اپنے حال پر رکھا ازانجملہ ترتیب قرانی بھی ہے کہ قرن اول کی مقبول
ہے جو خیر القرون ہے ایماناً و اسلاماً و احساناً و شرفاً و عزاً و
عقلاً و فہماً و درایةً و روایةً و عدالتاً و حفظاً و ضبطاً و
کرامةً و فضلاً و قبولاً و قرباً اور جن قرن والونکی مدح مین اللہ تعالی
وتقدس فرماتاہے سورہ ذاریات مین ان المتقین فی جنات
وعیون اخذین ما اتاهم ربهم انهم کانوا قبل ذالک محسنین
کانوا قلیلاً من اللیل ما یهجعون وبالاسحار هم یستغفرون
وفی اموالهم حق للسائل والمحروم اور سوره انبیا مین فرماتا ہے
ان الذین سبقت لهم منا الحسنى اولئک عنها مبعدون
لا یسمعون حسیسها وهم فی ما اشتهت انفسهم خالدون
اور سوره سجده مین فرماتاہے انما یؤمن بایاتنا الذین اذا ذکروا
بها خروا سجداً وسبحوا بحمد ربهم وهم لا یستکبرون
تتجافى جنوبهم عن المضاجع یدعون ربهم خوفاً وطمعاً

وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ اور سورہ مجادلہ مین فرماتا ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا
يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ
لَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ
فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ
رَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
اور اسکے سوا قران پڑہنے اور سمجہنے والے کو معلوم ہوسکتا ہے کہ سارا
قران اون لوگونکی مدح سے مالامال ہے یہ وہ حضرات تہے کہ جنکے طرف
جواب ملائکہ مین اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کا اشارہ فرمایا ہم کیا منہ
رکہتے ہین جو اونکی مدح وثنا کرین اللہ و رسول اونکی مدح کو بس ہین اَللّٰهُمَّ
اَمِتْنَا عَلٰى حُبِّهِمْ وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهِمْ وَاَوْرِدْنَا الْحَوْضَ
مَعَهُمْ وَاسْقِنَا بِكَاسِهِمْ وَانْفَعْنَا بِمَحَبَّتِهِمْ اٰمِيْن
اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعَالَمِيْن وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى صَاحِبِ
الْوَصْفِ الْاَكْمَلِ وَالْقَامَةِ الْاَعْدَلِ وَالنَّبِيِّ الْمُفَضَّلِ
وَالرَّسُوْلِ الْمُبَجَّلِ ذِي الْوَصْفِ الْجَمِيْلِ وَالطَّرْفِ
الْكَحِيْلِ وَالْكَوْثَرِ وَالسَّلْسَبِيْلِ نَاسِخِ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَشَفِيْعِنَا وَحَبِيْبِنَا وَمَلَاذِنَا وَمُطَاعِنَا

وهادینا ومرشدنا وباعث خلقتنا وسبب ایجادنا لولاه لما
اظهر الله ربوبیته ٭ اشعار از نتیجه طبع گهربار حضرت استادی
مدظله العالی شفیع المذنب المفلس العدیم ٭ نبی الرحمة اکبر الرحیم ٭
رسول الله ختم الانبیاء ٭ حبیب ذی الشفاعت واللواء ٭ ضماندار
گنهگاران امت ٭ طرفدار تبه کاران امت ٭ کسے را مثل او
گفتن حرامست ٭ که بروی نعمت یزدان تمامست ٭ گذشت از ماسوای الله
پایه او ٭ همه عالم بزیر سایه او ٭ ولغیره چابک قدم بساط افلاک ٭
والا گهر محیط لولاک ٭ قدرش بزمانه ماه واکلیل ٭ نورش بفلک چراغ وقندیل
خاکی وباوج عرش منزل ٭ امی وکتاب خانه در دل ٭ دارنده حجت الهی
داننده سر صبحگاهی ٭ تفسیر دوکون رایت او ٭ تفسیر دو حرف آیت او
سرجوش خلاصه جهانی ٭ سرچشمه آب زندگانی ٭ از رایت
کبریا هوئید ٭ سرلشکر انبیا محمد ٭ صلی الله علیه وسلم ٭ ولله در قائل
شَهِدْتُ عَلٰی اَنْ لَا نُبُوَّتَ بَعْدَهٗ ٭ وَاَنْ لَیْسَ حَیٌّ لَعَلَّهٗ بِمُخَلَّدِ
وَاَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ ضَرِیْحُهٗ ٭ وَخَیْرُ الْوَرٰی اَلْهَادِ شے
اَلْمُشَفَّعُ فِی الْغَدِ ٭ وَاَصْحَابُهٗ مِثْلُ النُّجُوْمِ وَحَوْضُهٗ ٭ وَتَرْدَادُهٗ فَاذُوْا
بِاَعْذَبِ مَوْرِدِ ٭ فَیَا خَیْرَ مَبْعُوْثٍ اِلٰی جُلِّ اُمَّتِهٖ ٭ وَمَنْ خُصَّ
بِالدِّیْنِ الْقَوِیْمِ الْمُؤَیَّدِ ٭ سَاَلْتُکَ یَا خَیْرَ الْاَنَامِ شَفَاعَتَهٗ

بها ارتجي سؤلي وابلغ مقصد نے علیک سلام اللہ یا خیر مرسل، واشرف مخلوق واکرم سید، وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ وعلماء امتہ وجمیع من آمن بہ شعر فعلیہ صلی ربنا ما لاح فی الصبح الزہر، وعلی جمیع عبیدہ ما زمزم الحادی بشار

ثم جواب شطحیات مسرف علی نفسہ غیر خائف من حلول رمسہ مشتری الظنین وبائع الیقین لاح عن جراح الموت وناس الرحیل الفوت ذی قلب صلیب وداء غریب لا یمتاز الساقی من الراقی ولا یدری عند الرحیل ما یلاقی من ارباب الزیغ والعناد ومن المقربین فی الاوصفاد

تقریظ من اشتہرت شمس فضلہ بین الانام و علی صیتہ عند الاقران من خاص و عام امام الفضلا و تاج النبلا حضرت مولانا و استاذنا السید شاہ محمد عبد الحق شمس العلما متعنا اللہ بوجودہ و حیاتہ و مد علینا ظلال برکاتہ آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمداً للسامد للداھر و شکراً للحارس الکاھر و صلوٰۃ علی المکرام لکل کارم و سلام علی المجتمع لحل المکارم و بعد فان بعض احماء الاجوبین الذی اعور فی الدین المنین و اکماء الحد دنحی کر و الودح المحلی فی الکتاب المبین و اودح کل الدس و لولا کان بالدھاء تزنیباً و ما خاف من مسباطب العرام الدوحاء المحمد تحاً منیباً و تحیر فی مبداء التیمود

وعتو دیل الصلف و ذ ورکض فی میدان المآس
اعراض اسپ تاخت بری افکندن و رقوم

وغرق فی دأماء الابلاس وغفل عن الحمام وا لتشعوا
دریا نوامیدی موت ز دنیا

سبحان من مسلم معد للمکاء لواالدلوع عن صرح

الایمان بالجمش فی تخریب القرآن وعرد الی
بنای عالی بازی کردن قرار کرد

طروح الکفر عن معمر ترتیب الرحمن فلله درّ

وعام حصار الرزانة وصدر وسد الفتانة الاحمس
وقار جمع وساده شدید

السلط فی حمایة السماء حاسم الاهواء مبطل الهراء
قطع کنندہ مذاہب باطل کلام کثیر الباطل

الولد السامک المروم السید النبل یوسف الحسینی
عالی مقصود الکاملین

المحرز لثبات العلوم انه طار د علی هل المدروس
جامع حمله کرد مجنون

المفهور والملد المکهور فقطع دابر الطلوم الجهول الکفور
خصم مقهور دم

والحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام
علی سلطان الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین

شفیع المذنبین سیدنا ومولانا ونبینا محمد وعلی آله واصحابه اجمعین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ؀

هذا ما حرره العلامة النبيل والفهامة الجليل زبدة اذكياء العصر والزمان فائق على الاماثل والاقران جامع المعقول والمنقول ينابيع الفروع والاصول الذي فيضه كبحر الجاري المولانا المولوي الحافظ السيد غلام غوث الشطاري متع الله مد وام فيضه الطالبين والقى مهنئه الى يوم الدين

بسم الله الرحمن الرحيم

حامداً ومصلياً

انما القرآن تنزيل على ختم الرسل ؛ جاء جبرئيل مروحاً من الله العليم

كان مكتوباً قديماً محدث تنزيله ؛ كل لفظ منه محفوظ بترتيب قديم

جاهل من فرط جهل مدع تنزيله ؛ محدث من عند عبد ليس ثم

فاصد تبديله تغييره مما عليه ؛ ذاك كفر اي كفر منجر نحو الجحيم

مردم علام دهر کامل فی علمه ؛؛ ذهنه ذهن فهیم طبعه طبع سلیم

سیدٌ قرم سمّی ابن یعقوب النبی ؛؛ ای ابن ابنه الصدّیق نورمالنجم الکریم

ذاته مجموع اوصاف من الشرف الاتم ؛؛ خلقه خلق عظیم فضله فضل فخیم

قد اجاب الخصم اسکاتاً علی وجهه الشَّتیٰ ؛؛ اظهر المقصود من هذا الجواب المستقیم

فیه دمغ للاکاذیب التی قد قالها ؛؛ منکر التذنیب باغ صاحب القلب السقیم

کل مضمون صحیح قوله قول فصیح ؛؛ ظاهر ما فیه من حسن و من حق صمیم

حین رمتُ الارخ ما دانی منادٍ قائلاً ؛؛ ذا جواب قد یحق الحق ما الوجه القویم

۱۳۰۸ھ

رله ایضاً

ذا جواب کله فصل الخطاب ؛؛ ذا کتاب جله لب اللباب

فیه اظهار لحق وافیاً ؛؛ مستدل من حدیث و کتاب

من فقیه ذی کمال عالم ؛؛ یا له من ربه خیر الثواب

حینما فکرت فی تاریخه ؛؛ قال لی من مثله الهام الصواب

قل بقطع الراس من اعدائه ؛؛ فیه حق ثابت نعم الجواب

۱۳۰۹ھ (۱)

(۱۳۰۹-۱=۱۳۰۸)

وله ایضاً بالفارسیه

چو شد تصنیف این والا کتابے :: پی ترتیب قرآن خوش جوابے
همه ماخوذ از قرآن و سنت :: ز بهر علم هر فصلش چو بابے
بهر لفظش بود اثمار معنے :: دران اثمار خوشش مغز و لبابے
بباغ حسن فقراتش شگفته :: گل مقصود هر جا چون گلابے
برای تشنگان در جام تحقیق :: رسد از ساقیش خالص شرابے
ز هر تقریر او مضمون شیرین :: چکد مانند باران از سحابے
بهر مضمون درے بینی که آن در :: نیابی در صدف جز اتنجابے
چنین از فیض آن عالی نهاد است :: کز و بهره برد هر فیض یابے
معزز سید یوسف حسینے :: سیادت هم فضیلت انتسابے
ادیب کامل و خوش خلق و عالم :: که دارد فضل و کامل نصابے
پی تاریخ تصنیفش نوشتم :: ز تحقیق ادق روشن جوابے

۱۳۰۸ هجری

هذا ما کتبه الفاضل من مضمار المنقول والمعقول سبّاق غایات الفروع والاصول العالم النبیل الاوحد والفاضل الجلیل الامجد الذی ذاع ذکره کالشمس الاظهر المولانا الحاج المولوی الحافظ السید عمر حفظه الله عنه

کل سوء و شر بجاه النبی سید البشر و رقاه
علی ذروۃ العز والجاہ واوصلہ الی غایۃ ما یتمناہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ منزل القرآن المجید الذی لا یاتیہ الباطل
من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید
المعجز عن الاتیان بمثلہ کل بلیغ و فصیح و قریب و
بعید المرتبۃ آیاتہ بتوقیف منہ سبحانہ و تعالی
کما وردت بہ الاحادیث واجتمعت الامۃ علی ہذا
القول السدید والصلوٰۃ والسلام علی الشفیع
یوم تاتی کل نفس معہا سائق و شہید و علی
آلہ الذین سبقت لہم العنایۃ بالتطہیر بدلالۃ قولہ
انما یرید و علی صحبہ الذین فضلوا الناس کما
فضل الطعام الثرید و علی مجتہدی ہذہ
الامۃ خصوصا المنحصر فیہم وجوب التقلید
و علی اولیاء اللہ سیما سید الاولیاء غوث الثقلین
فرد الفرید القائل من امر اللہ قدمی ہذہ علی
رقبۃ کل ولی اللہ و ذلک من فضل المولی علی

خاصّة العبيد فمن اقتدى بهم واحبّهم فهو المهتدى والسّعيد ومن خالفهم وابغضهم فهو فى النّار مع الشّيطان المريد اما بعد فقد اخذ اللّٰه ميثاق الذين اوتوا الكتاب لتبيّننّه للنّاس ولا يكتمونه وها نحن فى زمان رقّ فيه الورع وقلّ فيه الخشوع وحمل العلم مفسدوه فنطقوا فيه بالهوى وحرّفوا الكتاب بالتفسير ومالم يستطيعوا تحريفه كتموه لا سيّما هذه الفرقة النّجديه التى لفّقت كثيرا من زخرف القول باللّسان الهنديه وذكروا فيها عقائد مخالفة لاهل الاسلام فضلّوا واضلّوا العوام فمنهم من يعدّ رتبة سيّد المرسلين مساوية برتبته ومنهم من يمنع شدّ الرحال الى زيارته ومنهم من ينكر شفاعته لاهل الكبائر ومنهم من يحسبه جمادا احتجابه عن البصائر ومنهم من يحرّم تقليد ائمة المجتهدين ومنهم من ينسب الى الشرك من توسّل واستعان باحد من الاولياء والصالحين ومنهم من تقوّل على اللّٰه رجل فى هذا الزمان وزعم انّ مرتّب القرآن سيّدنا عثمان واتّهمه بانّه اسقط منه

حين ترتيبه القدر الكثير لما فيهما من علام قبول الانذار
والتكرير وخلط ايات صفات الله فى آيات ذاته
الكريمة فصار ترتيب القرآن ناقصا بمقتضى تهوساته
الذميمة واراد ان يرتبه البليد على ترتيب جديد
كلا والله فان الله حافظ لكتابه من التحريف والنقصان
والزيادة فلا يستطيعه الملحدون يريدون ليطفؤا
نور الله بافواههم والله متم نوره ولو كره الكافرون
كيف لا وهو القائل انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون
وقد رتبه الله تعالى بواسطة جبرئيل فلا يمكن ان
يوجد فى ترتيبه تغييرا وتبديل كما اخبر فى قوله
تعالى علوا كبيرا ولو كان من عند غير الله لوجدوا
فيه اختلافا كثيرا ويؤيده ما رواه اجلة المحدثين
كالامام احمد والترمذى وابى داود وكان اذا انزل
عليه شئ دعا بعض من كان يكتب فيقول ضعوا هؤلاء
الآيات التى يذكر فيها كذا وكذا كما بين العلامة الجامع
لهذه الكتاب واوضح وردبها على منكرى الترتيب
وافصح واظهر انوار الحق وصرح وكشف ظلمات الباطل

وزخرج ومع ذالك اهتدىٰ الى لا سماع انواع البديع

وزين محسنات الكتاب بالترصيع والتسجيع كيف

لا ومصنفها من اهل البراعة والتسن وشيمته

لف القبيح ونشر الحسن ودابه مع الناس الى القول

بموجب المدح مائل وعدم التورية في الكلام من اخفاء

الحق وابطال الباطل له الى الحق رجوع والتفات

وبالجملة فقد حاز جميع جميل الصفات ماحي الطغيان

حامي حمى القرآن الذي قصم ظهور الملحدين وارغم

انوف الضالين الحبر المدقق والنحرير المحقق صفوة العترة

الطاهرة ومنبع المناقب الباهرة مؤيد الدين نفاطع البراهين

السالك النهج القويم الكريم ابن الكريم ابن الكريم سمي

من سجد له احد عشر كوكباً والشمس والقمر ووالده

سمي والده مستغني اسمهما من ان يذكر ولله در من قال

جعلوا لابناء الرسول علامة

ان العلامة شان من لم يشهر

نور النبوة في كريم وجوههم يغني الشريف عن الطراز الاخضر

وسمي كتابه

ومع الا كاذيب لباغي الترتيب فهو كمسماه
للمومنين ترحيب وللمنكري الترتيب تثريب يهتدي به
الضليل الى سنن اهل السنة السنية ويرتوي به الغليل
من شريعة الشريعة البيضاء الهنية كتاب شاكلت
عباراته الدرر المنثور يستحق ان يكتب بالنور على
وجنات الحور ولله در القائل

كتاب في سرائره سرور ؛؛ مناجيه من الاحزان ناج
كراح في زجاج بل كروح ؛؛ سرت في جسم معتدل المزاج

ولئن كان ذو عيب في ريب فليأت بمثله او ليمت بغيظه
في جهله — ونارنجه باول الآية قد سنح لي وبدا

ان حزب الله هم الغالبون ابدا

١٣٠٨ هـ

ومما قلت ايضا اجاب كامل بان كتاب الله رتب الله

١٣٠٨

وكذلك نظمت بلسان الفارسية يظهر في كل مصراع
منه السنة الهجرية

نہ سبب آشنا و شیرین بزبان ۱۳۰۹ ، شد مسرور و حقیقت ۱۳۰۹

کہ مبین کسی معمول خاطر ۱۳۰۹ ، و نفع شیرین ابل سنت ۱۳۰۹

قاله بلسانه وكتبه ببنانه المفتقر الى رحمة الله الاكبر المدعو بمحمد عمر كان الله له

هذا ما قرظه الاديب المسقع والخطيب المصقع الذى فرع الانداد وبرع الامجاد ذى النعم والاياد المولوى المولوى ميرزا صادق علي بيگ صاحب اورنگ ابادى سلمه الله العلى الهادى

تقريظ

الحمد لله الذى انزل على عبده الكتاب ولم يجعل له عوجا قيما لينذر باسا شديدا وجعله معجزا على لسان عبده لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد والصلوة والسلام على خير مبعوث تبع من ذروة اللسن

فی الوجود ؛ ونبع من منبع السماحة والجود ؛ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ خیر من ھدی بالارشاد وافصح من نطق بالضاد
وافضل داع الی سبیل ربہ واکمل واع لکلمات ربہ و
محرزہا فی عیبہ تاج ارباب العمامہ واحسن من اظلتہ
الغمامہ واقلتہ تہامہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ بدور الا مامہ
وصدور الکرامہ الی یوم القیامہ وصحبہ اولی المناقب
وذوی النجدات والمناصب علیہم برکات اللہ ما
شدی الشادی وحدی الحادی

وبعدُ

فلمّا تاملتُ ما املاہ الحبر الادیب والفاضل الاریب ؛
الاورع الاجیل لیعقوب السید یوسف بن السید
یعقوب المشہور عند الناس باورنگ ابادے ادہ اللہ
وانعم علیہ بالایادے ما انعقد لنا دے وسال الوادے
قد ردا علی من اراد التحریف وعاضد الدین القویم
بما یحمل من امثالہ نظل ورنیف من یاتیہ اللہ الخبیر اللطیف
کیف لا وھو یوسف وقد قالت العرفاء بان الا سماء
تنزل من السما وقال الواصلون فی السلوک والسیر

والعارفون حق النفس والغير ان ياء اليقين ثمرة والود
ودا والود ثمرة بين السكر وبين السكر ثمر فناء الفناء وبه
تمام السلوك واجتمعت الاحرف فظهر منها يوسف ولذا
كان اول معشوق ومحبوب من الانبياء

شعر

عليهم سلام الله ما ذر شارق ؛؛ وما لاح من افق المدينة بارق

ثم تراءيت ما ضمنه كتابه وودعه خطابه ونرس اهامه
واملاءجرامه فرايت انها معالي في البيان بديع الشان
وحرينه للحفظ والصيانة عن العدوان وانها خير
تلخيص لمفتاح الديانة وخير ذخيرة في جملتين الوصل
بالحق والفصل عن الباطل بكمال الرزانة وان الجمع
هذا مع وجازته جايز لكل ما يرمى الانفس وفيه ما
تشتهيه الانفس وتلذ الاعين فبا النفس والعين
يوكد مدحه ويذم من العاقل قدحه وجل يرفى معو
فيته لقول شارح الثناء عليه ومحل دالتحميد اليه
فان الحواس الخمس كليات تنادي بالجهر لا الهمس
ان هذا المجموع منطق فصل عند التحقيق وكل من

النصف فلا مناص له بعد الی التصور الا النصدیق

فجزی الله کاتبه و راتبه وخیب کاتبه و عاتبه

گویا سعدی کاکوری که بیش از نصف ثانی اسم خود کوری نباشد
و از رفیع الدین لقب از قبیل اضداد که خفیض الدین است اراده
ناقصی فرموده و ابواب اصابه سهام بر هدف نفس خود کشوده و داد
بیدادی داده و بنا را بما لم ینقل به عاقل نهاده و ترتیب و ترکیب
وحسن نظم و اسالیب که کتاب الله المنزل علی نبیه المرسل در
اقصی درجه کمال است بطوریکه مدعی تحدی بحدی در معرض وبال
که نمی توان ازان شرح یکی از هزار یا عشر عشیر از اعشار رموز افهام
نظام را این کلام بدیع چنان حاوی است که محسنات بدیعیه بر آن
نثار اند و درر غرر جمل دلربایش اقسام باستخدام کلمات بلغا منظوم
است که معترف بعجز از اتیان تمثلش در همه اهل روزگار و فصحای
عدنان و بلغای قحطان با همه انانیتها عاقبت در تقابلش بعجز
گرائیده و سرکشان معانی و بیان در میدان تناضلش دماغ
مالیده و پیشانی بر زمین سائیده اند اگر جاهلی نادان از قبیل
این هنفقه خود را در عداد سفهه یا حمقه منسلک گرداند و خرلنگی در مقابل
خنگی جهاند جز آنکه اضحوکه اطفال و العوبه ارباب قیل و قال گردد چه

توانند بود سبحان الله ازید و بعثت خیر انبیا تا بحال که یکهزار و سه صد و هشت سال است هیچ ذی شعوری از اجانب و اقارب عالم یا جاهل ناقص یا کامل ملک یا ملوک جلیل یا صعلوک وضیع یا شریف غبی یا نحیف فصیح یا عی بلید بلیغ یا کند فهم غیر رشید نشد کسیکه در نظم و ترتیب یا اسلوب و ترکیب این کلام معجز نظام خبر اعتراف بعجز چیزی گوید یا راه تصرف ناجایز چنانچه کاکوری پوئیده است بپاے جسارت پوید بهتر انست که انسان خرق اجماع را هرگز داعی نباشد و برای خود عقلاء را دشمن جانی عبث نتراشد و صرف برای اشتهار در چاه زمزم نه شاشد عقول ناقصه را که مایل باعوجاج اند باستقامت اوردن تا قیامت نخواهد شد و معوج الخلقته هرگز باعتدال روی نخواهد آورد چنانچه قول افلاطون است در قنوت که اللهم مالت نفسی الی الاعوجاج فخذ بها الی الاستقامة فان المعوج لا نهایة له را استعاذهٔ افلاطون را ما بنز عوذه هر زی اعوجاج میکنیم و در خیر خواهے بر روی کافه خیر طلبان می زنیم

وذلک لذکری لمن کان له قلب او القی السمع وهو شهید

وما ربک بظلام للعبید

قطعه تاریخ کتاب

دمغ الاکاذیب للباغی التیتیب

از منشحات خامۂ فیض شمامہ یکہ تاز معانی سخنورے یادگار خاقانی و انوری طرہ کشاے موشگافیہاے سخن غازہ کش رخسارہ این فن آبروبخش گوہر سخندانے قلزم جواہر تازہ معانے نیر تابان سپہر مجد و علے مولانا المولوی محمد مظفر الدین صاحب المعلّٰی دام ظلہ علے رؤس الطالبین و قام فیضہ علے قلوب المسترشدین قطعہ

عزیز مصر جان یوسف حسینے !! کہ ذات او بعالم آفتاب است
رقم چون کرد این زیبا رسالہ !! کز و ہر اہل دانش بہرہ یاب است
دلیل ساطع و برہان قاطع !! برای حجت لام الکتاب است
بگفتم ای معلی سال طبعش !! جواب تابش افزالاجواب است

۱۳۰۹

س ی - ۲

۲۹۸۶ ۱۹۱

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

دفع الاحادیث لیانحی الترتیب

۱۶/۲/۸/۱۹ بعد ۱۳۲۱

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

۱. [illegible]

۲. [illegible]

۳. [illegible]

۴. [illegible]

۵. [illegible]

۶. [illegible]

۷. [illegible]

۸. [illegible]